TIGHT BINDING BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_222588
UNIVERSAL
LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ح ۱ / ۸۹۱۵۵۳۲ Accession No. ۳۲۱۶۰

Author اخوندزاده فتح علی

Title مرد خسیس

This book should be returned on or before the date last marked below.

جملہ حقوق محفوظ

سرگذشتِ مردِ خسیس

مترجمہ

مرزا جعفر قراجہ داغی

بہ اضافۂ

تمہید ۔ مقدمہ و حلِ لغاتِ جدیدہ

از

ق صاحب ایم اے منشی فاضل ایم آر اے ایس (لنڈن)
لیکچرار گورنمنٹ کالج و پنجاب یونیورسٹی لاہور

سنہ ۱۹۳۱ء

صرف ٹائیٹل در مطبع کپور آرٹ پرنٹنگ ورکس لاہور بچاپ رسید

طبع دوم (۱۰۰۰)

(قیمت فی جلد ۱۲ر)

Checked 1965

از دیباچہ طبع اوّل

-952

بیا تا گل برافشانیم و مے در ساغر اندازیم
فلک را سقف بشگافیم و طرح نو دراندازیم

Check

یہ عام شکایت ہے۔ کہ فارسی زبان میں ایسی کتابیں بہت کم ہیں۔ جن کی زبان دلچسپ اور مضمون دلپسند ہو اور جو تفنن طبع کے لئے مفید ہو سکیں۔ دیگر کتابیں مشکل ترکیبوں۔ مغلق الفاظ اور پیچ در پیچ فقرات کی بھرمار کی وجہ سے یہ غرض پوری نہیں کر سکتیں۔ کالجوں اور مدرسوں کے طالبعلم سوائے مروجہ نصابوں کے (جو انہیں امتحان میں کامیاب ہونے کے لئے خواہ مخواہ پڑھنے ہی پڑتے ہیں) دوسری کتابوں کو ہاتھ نہیں لگاتے۔ اس لئے ایسی کتابوں کی بہت ضرورت ۔ جو دلچسپ اور آسان زبان میں لکھی ہوئی ہوں۔ تاکہ طالب

۷۸۶

مقدمۂ ناشر

فنِ تمثیل

تعریف:۔ تمثیل کے لغوی معنی "صورت[1] بستن پیکر کسے را ، نگاشتن وجز آں" اور اصطلاح میں اس فن کا نام ہے جس میں کسی حکایت یا واقعہ تاریخی کے افراد متعلقہ کے لباس، طرزِ کلام اور لہجہ کی بذریعہ اشخاص ہوبہو نقل اُتاری جائے۔ ایسے اشخاص کو ممثل کہتے ہیں۔

اس فن کو تقلید بھی کہتے ہیں۔ مولینا غنیمت رح مقلدوں کی ایک جماعت کے متعلق یوں حوالۂ قلم فرماتے[2] ہیں:۔

ز فن خویشتن استاد ہر یک ۔۔۔ گہے مرد و گہے زن گاہ طفلک
گہے سناسیانِ مو پریشان ۔۔۔ گہے اسلامیانِ اہلِ ایماں
گہے در غربت و گاہے بہ شنگی ۔۔۔ گہے کشمیری و گاہے فرنگی
گہے دہقاں زنِ گاہ پہ دہقاں ۔۔۔ گہے گبر مترش نامسلماں
گہے رنگِ زنِ نوزادہ برد ۔۔۔ بدست دایہ گریاں زادۂ او

۱؎ منتہی الارب جلد چہارم۔

۲؎ نیرنگ عشق مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۲۰-۲۱۔

زہر قومے کہ خواہی جلوہ سازند　　بہر رنگے کہ گوئی عشوہ بازند

فن تمثیل کا آغاز

یقینی طور پر یہ کہنا کہ اس فن کا رواج ارتقائے تمدن کے کس درجہ میں اور کب ہوا بہت مشکل ہے۔ لیکن چونکہ اس فن کی غرض اولے (کم از کم اسکے ابتدائی مدارج میں) لہو و لعب اور تفنن طبع ہے اور لہو و لعب کی طرف میلان قدرتاً طبیعت انسانی میں پایا جاتا ہے اس لئے یہ فن کسی نہ کسی حالت میں قریبًا ہر قوم اور اس کے ارتقا کے ہر ایک زمانہ میں موجود رہا ہے۔ اور اس فن کی ترقی تہذیب قوم کی ترقی کے ہمدوش رہی ہے۔ الّا اس صورت میں کہ مذہب یا حکومت (جو تغیر رسوم و رواج کے سب سے بڑے باعث ہوتے ہیں) اس کی ترقی کے مانع نہ ہوئے ہوں +

تمثیل و اقوام آریہ

آریہ نسل کی قوموں نے اس فن کو ہمیشہ سے اپنی مذہبی قومی اور ملّی ہستی کا ایک لازمہ قرار دے رکھا ہے۔ بلکہ یہاں تک کہ مذہبی و ملی روایتوں کے تحفظ، جذبات حب قومی کے ہیجان، اور رسوم و رواج و اخلاق و تمدن کی اصلاح میں اس فن کی مدد سے انہوں نے معتد بہ کام لئے ہیں +

تمثیل و اہل فرنگ

اہل فرنگ (جو آج تہذیب و تمدن کی علم برداری کے مدعی ہیں) نے اسے فنون لطیفہ میں شمار کیا۔ اور اس قدر رواج دیا ہے کہ وہ ان کی حیات ملی میں ایک جزو لاینفک ہو گیا ہے +

تمثیل و اقوام سامیہ لیکن سامی قوموں نے کبھی اس فن کی ترویج اور ترقی میں کسی دلچسپی کا اظہار نہیں کیا اور ان کے ہاں اپنی قدرتی اور ابتدائی حالت سے زیادہ ترقی نہیں کر سکا۔ ان قوموں کی تاریخ اور اُن کا علم ادب اس فن کے ذکر سے بالکل خالی ہے ۔

تمثیل اور اہل عرب عربوں کے وسیع علم ادب سے بھی یہ نہیں معلوم ہو سکتا کہ کسی زمانہ میں یہ فن سوائے ابتدائی حالت کے ان کے ہاں مروج رہا ہو ۔

تمثیل و اسلام لیکن اسلام کے بعد اگر اس فن سے اہل عرب نے بے اعتنائی کی تو اس کی وجہ صاف اور صریح ہے مسلمان مذہب کو اپنی قومیت سے جدا نہیں سمجھتے۔ اور ان کا تمدن ان کے مذہب سے علیحدہ نہیں۔ ان کی زندگی کے ہر ایک شعبہ میں مذہب ہی کا رنگ غالب ہے۔ اس لئے ان کا تدین بہت حد تک اس فن کی ترقی میں سدّ راہ رہا ۔

چونکہ ایک پکا مسلمان لہو و لعب کو لغو سمجھتا ہے۔ اور وہ و اذا مرّوا باللغو مرّوا کراماً کے مفہوم کے مطابق اسے خلاف عبودیت رحمٰن ماننے پر مجبور ہے۔ اس لئے وہ اس قسم کے رواج سے سخت متنفر ہے۔ مزید براں ایک حدیث نبوی کا مفاد یہ ہے۔ کہ مردوں کے سوانگ بھرنے والی عورتیں۔ اور

[1] عورتوں کا سوانگ بھرنے والے مرد دونو لعنتی ہیں،، اس لئے کچھ تعجب نہیں اگر ان کا کیسۂ ادب بھی اس نقد سے بالکل خالی ہو +

تمثیل و اہل ایران } اہل ایران جو اسلام قبول کرنے کے بعد خوشہ چین تہذیب عرب تھے اسی رنگ میں رنگے گئے۔ اور انہوں نے بھی اپنے استادوں (اہل عرب) کا اقتدا کیا +

یہ بتانا مشکل ہے کہ اسلام سے پہلے ایران میں اس کا رواج تھا یا نہیں اور اگر تھا تو کس حد تک کیونکہ مسلمانوں سے پہلے کا فارسی علم ادب قریبًا معدوم ہے۔ اور جو کچھ موجود ہے وہ اس بارے میں بالکل ساکت ہے +

تاہم یہ فن حالت ’’طفولیت،، میں اب بھی وہاں موجود ہے اور اس کو دو قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے :-

(۱) تمثیل انفرادی۔ (۲) تمثیل مجلسی +

تمثیل انفرادی } اس میں صرف ایک ہی شخص کسی خاص واقعہ یا حکایت کو (خواہ نثر میں ہو۔ یا نظم میں) اس طریق پر نقل کر کے بیان کرتا ہے گویا اصلی افراد قصہ کی روح اس کے جسم میں حلول کر گئی ہے اور وہ خود آپ بیتی بیان کر رہا ہے +

مولانا آزاد مرحوم ایک ایسے ’’ممثل،، کا نقشہ ان الفاظ

---

[1] لعن اللہ المتشبھین من الرجال بالنساء والمتشبھات من النساء بالرجال (مشکوۃ المصابیح۔ باب الترجل صفحہ ۳۸۲)

میں کھینچتے ہیں:-[۵۱]

"ایران کے بازاروں میں اور اکثر قہوہ خوانوں میں ایک شخص نظر آئے گا کہ سرو قد کھڑا داستان کہ رہا ہے اور لوگوں کا انبوہ اپنے ذوق شوق میں مست اسے گھیرے ہوئے ہے۔ وہ ہر مطلب کو نہایت فصاحت کے ساتھ نظم و نثر سے مرصع کرتا ہے اور صورت ماجرا کو اس تاثیر سے ادا کرتا ہے کہ سماں باندھ دیتا ہے کبھی ہتھیار بھی سجائے ہوتا ہے۔ جنگ کے معرکے یا غصہ کے موقعہ پر شیر کی طرح بپھر کھڑا ہوتا ہے۔ خوشی کی جگہ اس طرح گاتا ہے کہ سننے والے وجد کرتے ہیں غرضیکہ غیظ و غضب عیش و طرب یا غم و الم کی تصویر فقط اپنے کلام سے ہی نہیں کھینچتا۔ بلکہ خود اس کی تصویر بن جاتا ہے۔ اسے حقیقت میں بڑا صاحب کمال سمجھنا چاہیئے کیونکہ اکیلا آدمی ان مختلف کاموں کو پورا پورا ادا کرتا ہے جو کہ تھیئٹر میں ایک سنگت کر سکتی ہے" +

ایسے ممثلوں کو "قصہ خوان" کہتے ہیں

سر جان ملکم صاحب اپنی تاریخ ایران میں فرماتے ہیں[۵۲]:-

"از اسباب دا وضاع سلطنت ایران یکے قصہ خواں است کہ آں را نقال شاہ گویند۔ وصاحب این منصب شخصے با خبر از تواریخ و مستحضر از اخبار و اشعار نوادر و نکات و دقیقہ یاب و نکتہ سنج باید۔ ایرانیاں اسباب تماشا بسیار دارند لیکن بہ نوعے

[۵۱] سخندان پارس صفحہ ۱۵۸ +

[۵۲] ترجمہ مرزا حیرت جلد دوم صفحہ ۱۵-۱۶ +

که تقلید در فرنگستان رسم است ندارند- مگر قصه خوانان ایشاں که به شخص واحد در حین تقریرِ حکایاتِ مجلس بالتمام ہستند از تبدیل حرکات و تغیر آواز به مقتضائے حالت اشخاص مختلفه در حالات عدیده مثل غضب وحلم وعقل وعشق و سرور و غم و سلطنت و گدائی امارت وچاکری فرمانبری و فرمانروائی در ہر شخص واحد دیده مے شود ،، +

یہ قصہ خوان خاص طور پر تربیت یافتہ ہوتے ہیں۔ اور نسلاً بعد نسل ان کا پیشہ یہی ہوتا ہے۔ بیاہ شادی ختنہ اور دیگر تقریبات مسرت میں ان کا وجود لازمی شمار ہوتا ہے +

یہ قصے عموماً نثر و نظم دونوں میں ہوتے ہیں۔ نثر کا حصہ تحت اللفظ میں تمثیلی طرز میں ادا کیا جاتا ہے اور نظم کو مزامیر کے ساتھ گا کر سناتے ہیں۔ زبان اکثر سوقی ہوتی ہے انہیں ہمارے ہاں کے دلپوہڑیاں۱، یا واریں۲ گانے والے مراسیوں یا جھیوروں کا بدل سمجھ لو +
بعض قصہ خواں کسی خاص قصے کے ادا کرنے میں ماہر ہوتے ہیں مثلاً شاہنامہ خواں۳ یا کوراوغلی خواں +
"روضہ خواں" جیسے ہندوستان میں مرثیہ خواں یا سوز خواں

---

۵۱ کمپنی +
۵۲ مثلاً "نادرشاہ دی پوڑھی" "چٹھیاں دی وار" "دُلّے بھٹی دی وار" اور "جیمل فتا دی وار" وغیرہ +
۵۳ کوراوغلی ایک ڈاکو کا نام تھا جس کے کارنامے قصہ خواں لوگوں کو سناتے پھرتے ہیں +

کہتے ہیں۔ اسی سلسلہ کی ایک مذہبی کڑی ہے۔ اس کا کام یہ ہوتا ہے۔ کہ ایام محرم میں واقعات شہادت امام مظلومؑ کو اسی تمثیلی رنگ میں پڑھکر سامعین کو مصروفِ نوحہ و بکاء رکھے +

تمثیل مجلسی} اس میں ایک سنگت یا جماعت افراد قصہ کی نقل اتار کر قصے کو سامعین کے سامنے بیان کرتی ہے۔ اسے "تماشاچی" یا عاشق یا لوطی[۵۱] کہتے ہیں۔ اس سنگت میں بہت سے نقال ہوتے ہیں۔ جو گاؤں گاؤں دورہ کرتے رہتے ہیں۔ مزامیر کے ساتھ گاتے بھی ہیں۔ مداری بازیگر میموں باز۔ خرس باز بھی جزو "مجلس" ہوتے ہیں۔ جو اثنائے نقل میں اپنے اور اپنے جانوروں کے کرتب دکھاتے ہیں +

تعزیہ} ملک ایران میں ایام ماہ محرم میں جو امام مظلوم و دیگر اہل بیت کی شہادت کے واقعہ ہائلہ کی یاد تازہ کرنے اور واقعہ کربلا کو زیادہ موثر طور پر بیان کرنے کے لئے "مجالس تعزیہ" یا بالفاظ دیگر "تماشائے تعزیہ" کا عام رواج ہے یہ بھی مذہبی "تمثیل مصایب[۵۲]" کا قائم مقام ہے[۵۴]۔ لیکن اس میں کوئی مصطبہ[۵۳] تمثیل نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی پردے اور منظر ہوتے ہیں۔ بلکہ ایک وسیع میدان کے وسط میں تیس چالیس گز مربع چھ فیٹ بلند چبوترہ (جسے "سکو" کہتے ہیں) بنایا جاتا ہے۔ اس کے گردا گرد دس فٹ چوڑا راستہ چھوڑا جاتا ہے تاکہ مقلدین جو اسس میں

---

۵۱ ایران کے جدید محاورے میں رند۔ بے باک۔ اوباش۔ بازاری اور گندے کے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے + ۵۲ ٹریجڈی ۵۳ سٹیج ۵۴ سین +

حصہ لینے والے ہوتے ہیں۔ اپنی نقل و حرکت بخوبی کر سکیں ؎
راستے کے چاروں طرف عورتوں اور مردوں کی نشست کے
لیئے (جو تعزیہ کی رات کو جوق در جوق آجاتے ہیں) علیحدہ علیحدہ
مضبوط رسوں کے حلقے بنائے جاتے ہیں اور ان میں جانے کے
لیئے راستے بھی الگ الگ ہوتے ہیں ؎

جب سب لوگ آچکتے ہیں تو ایک توپ داغی جاتی ہے۔
جس سے تماشہ کے آغاز کا اعلان ہو جاتا ہے اس میں سب
سے اول سقوں کی ٹولی آتی ہے۔ یہ لوگ پانی سے بھری مشکیں
اُٹھائے اپنے اپنے کرتب دکھاتے ہوئے وبیاد لب تشنہ کربلا، کے
نعرے لگاتے ہیں۔ یہ نظارہ امام شہیدؑ کی تشنگی کے دلخراش واقعہ
کی اس طرح یاد دلاتا ہے کہ اس سے حاضرین کے نوحہ و بکا۔ جوش
و خروش کی انتہا نہیں رہتی۔ ہائے حسین وائے حسین، کے نعروں
و سینہ کوبی کی آواز سے آسمان گونج اٹھتا ہے۔ پھر تعزیئے کے
افراد (جن میں رسالت مآبؐ۔ دیگر انبیائے عظام۔ ملائکہ۔ اہل بیت
نبوی۔ معاویہ۔ یزید۔ شمر وغیرہ کے ممثل ہوتے ہیں) داخل ہوتے
ہیں۔ پیغمبروں۔ فرشتوں اور مستورات کے ممثل ہمیشہ نقاب پوش
ہوتے ہیں۔ شمر و یزید کے سوانگ حاضرین کی لعنت و نفرت کے
مرکز ہوتے ہیں۔ چاروں طرف سے ان پر عملی نفرت کا اظہار
بھی کیا جاتا ہے۔ جس سے اکثر اُن ممثلوں کی جان کے لالے پڑ جاتے
ہیں۔ اسلیئے اس کام کے واسطے قید خانے کے مجرم انتخاب کیئے
جاتے ہیں ؎ سب ممثل مناسب حال لباس و اسلحہ میں اکٹھے ایک

ہی جگہ سٹیج پر بیٹھے یا کھڑے ہوتے ہیں۔ اثنائے تماشا میں اگر لباس
تبدیل کرنے کی ضرورت ہو تو مدیر مصطبہ[۵۱] جسے استاد کہتے ہیں اس
کام میں مدد دیتا ہے +

ہر ایک ممثل کے پاس اس کا حصہ[۵۲] نظم میں لکھا ہوا موجود
ہوتا ہے۔ جہاں کہیں بھول جاتا ہے سامعین کے سامنے ہی
جھٹ اس کاغذ کو دیکھکر حافظہ کو تازہ کر لیتا ہے بعض اوقات
استاد بھی جس کے ہاتھ میں سارا نسخہ موجود ہوتا ہے اسے
"لقمہ[۵۳]" دے دیتا ہے +

اس اہتمام سے ماہ محرم الحرام کی پہلی دس راتوں میں
واقعۂ کربلا کی تمثیل دکھائی جاتی ہے +

چونکہ اس تمثیل کا محرک جذبۂ مذہبی ہے اور بطور فن کے
اس کو نہیں سیکھا جاتا۔ اس لئے اس کے مقلد اکثر نکات فن
میں بالکل کچے ہوتے ہیں +

لڑکوں اور مستورات کے سوانگ اکثر بے ریش اور معصوم
بچے بھرتے ہیں۔ جو عموماً امرا و متمول لوگوں کی اولاد ہوتے
ہیں۔ اور تبرکاً اس تماشہ میں حصہ لیتے ہیں +

تمثیل کنونی (حالیہ)

ممالک اسلامیہ میں فن تمثیل صرف
مذکورہ بالا حالتوں میں پایا جاتا
تھا۔ کسی نے اس کی اصلاح اور ترقی کے لئے کوئی کوشش
نہ کی۔ لیکن قفقاز اور ملحقہ علاقوں کے سلطنت روس میں شامل

---

۵۱ سٹیج مینجر + ۵۲ پارٹ + ۵۳ پرامٹ کرنا +

ہوتے ہی شہر تفلس میں جو ان علاقوں کا شہر حاکم نشین ہے۔ روسی عامل ایم دارلنسوف نے ۱۲۶۶ھ (۱۸۵۰ء) میں منجملہ دیگر اصلاحات کے اہل شہر کی تفریح طبع کے لئے ایک "تماشا خانہ" بھی قائم کیا جہاں روسی و دیگر فرنگستانی زبانوں کی تمثیلیں تربیت یافتہ مقلدوں کے ذریعہ نقل ہونی شروع ہوئیں۔ شہنشاہ ایران ناصر الدین شاہ قاچار نے اپنے سفر نامہ میں اس تماشا خانے کا حال ان الفاظ میں بیان[92] کیا ہے:-

"بنائے مختصر است سفید کاری۔ یک چہل چراغ برنز[93] داشت کہ باگاز[94] روشن بود۔ تماشا خانہ از صاحب منصبان روس وغیرہ پُر بود۔ بہ ہمہ جہت دولیست نفر آدم مے گیرد۔ موزیک[95] خوب زدند۔ بعد پردہ بالا رفت۔ چند اکٹ دادند۔ بزبان روسی حرف مے زدند۔ خوب خواندند۔ بازی و رقص و حکایات خوب نشاں دادند۔ بسیار بامزہ و باخندہ بود۔ زنہا و جوانان روسی خوب و خوشگل بودند۔ یک رقاصۂ فرانسہ ہم بود بسیار خوشگل و خوب مے رقصید۔ دو سال است۔ اینجا آمدہ" +

مختصر یہ کہ فرنگستان کے بھڑکدار اور مہذب نظاروں نے قفقازیوں کی آنکھیں کھول دیں۔ اور ان تماشوں کی دلچسپی اور دلاویزی کا یہاں تک اثر پڑا کہ اُنہیں اپنے ملکی ذرائع تفریح بھونڈے معلوم ہونے لگے +

---

[92] روئے [93] ایک دھات ہوتی ہے [94] گیس + [95] بینڈ ۱۲

ر دخسیس وغیرہ کا اصلی مصنف اور اسکی تصنیف کی وجہ

چنانچہ مذکورہ بالا تمثیلات کا اثر سب سے زیادہ مرزا تح علی اخوانزادہ کے دل پر ہوا ۔ یہ شخص تاتاری النسل تھا ور اس کے آبا و اجداد کا وطن قراجہ داغ تھا۔ اسکا والد دربند ں پیشۂ معلمی کرتا تھا۔ اس وجہ سے اخوانزادہ (اخوندزادہ) کے لقب سے ملقب ہے ۔ روسی رعایا ہونے کی حیثیت سے ہ روسی فوج میں داخل ہوگیا تھا ۔ اس نے علوم مروجہ میں ہت اعلےٰ تعلیم پائی تھی۔ اور فرنگستانی رسوم و آداب کا بہت یدا تھا۔ اپنی قوم اور اُس کی کمزوریوں کا نبض شناس تھا ۔

اس نے روسی تماشاخانۂ تفلس کی کامیابی اور فوائد سے ناثر ہوکر آذری ترکی میں (جو فارسی اور ترکی کی معجون مرکب ہے) ایک تاریخی حکایت اور چھ تمثیلیں اس تماشا خانے ں نقل کیئے جانے کی امید پر لکھیں۔ جن کے نام بقید سنہ لیف درج ذیل ہیں :-

(۱) ملا ابراھیم خلیل کیمیا گر۔ سنہ ۱۲۶۷ھ (سنہ ۱۸۵۰ء)
(۲) موشیوژوردان ۔ سنہ ۱۲۶۷ھ (سنہ ۱۸۵۰ء)
(۳) خرس قولدورباسان۔ سنہ ۱۲۶۸ھ (سنہ ۱۸۵۱ء)
(۴) وزیر خاں سراب ۔ سنہ ۱۲۶۸ھ (سنہ ۱۸۵۱ء)
(۵) مردخسیس ۔ سنہ ۱۲۶۹ھ (سنہ ۱۸۵۲ء)

(۶) وکلائے مرافعہ۔ ۱۲۷۲ھ (۱۸۵۵ء)

(۷) قصۂ یوسف شاہ سراج ۱۲۷۲ھ (۱۸۵۵ء)

پھران سب کو ۱۲۷۶ھ (۱۸۵۹ء) میں یکجائی طور پر تفلس میں بنام "تمثیلات قاپودان مرزا فتح علی اخونزادہ" چھپوا کر شائع کیا۔ اور اپنے افسر جنرل بریاٹنسکی کے نام پر معنون کیا +

ہم یہاں پر مصنف کی تمہید کا فارسی ترجمہ تمام وکمال نقل کرتے ہیں۔ تاکہ معلوم ہو سکے کہ اس نے کن فوائد کو مدِ نظر رکھ کر ان کے لکھنے کے لئے قلم اٹھایا تھا۔ وھی ھذا:۔

درطبیعت انسان دو خاصیت عمدہ نہادہ شدہ یکے غم و دیگرے فرح ۔گریہ علامت غم۔خندہ نمونۂ فرح است۔ گاہے دقوع مصائب و صدور مفرحات وگاہے تقریر و تحریر آنہا ایں دو حالت را در مزاج انسان ظاہر مے کند + درصورت تقریر و تحریر عمدہ مؤثر براے غم و فرح وگریہ وخندہ و صنع حکایت است۔ اکثر اوقات از مصائبے کہ بوضع نامرغوب مذکور شدہ است۔ آدم متاثر نمے شود۔ لیکن ہماں مصیبت را بوضع پسندیدہ علیحدہ کہ نقل نمایند کما ینبغی تاثیر مے بخشد۔ چنانکہ در مجالس روضہ خوانان ناقص و کامل ایں ہردو کیفیت مکرر مشاہدہ شدہ۔ اگر نقل مصیبت[۵۱] یا ہجتے[۵۲] کہ از طبائع داخلاق بشریت مذاکرہ مے شود۔ کماہی و فی الواقع مذکور شدہ بطبیعت مستمع مقبول و موثر بیفتد۔ واضح و

---

۵۱ ٹریجڈی + ۵۲ کومیڈی +

مصنف ہماں نقل را حکیم روشن روان و عارف طبائع انسانی مے گویند و ناقل کامل آں سخن گوئے کامل۔ فائدہ نقل مصیبت و بہجت بیان کردن اخلاق و خواص بنی نوع بشر است کہ مستمع بخوبیہائے آں خوشحال و عامل و از بدہائے آں متاذی و غافل گردد۔ و ہم نفس امارہ از اشتغال ایں قسم حکایت متلذذ شدہ بجلب سرور معاصی و مناہی میل نکند ٭

در ممالک فرنگستان ارباب عقول سلیمہ بفواید ایں عمل برخورد شدہ از عصرہائے قدیم در شہرہائے عظیم عمارات عالیہ باسم تیاتر[۱] برپا کردہ۔ گاہ کیفیت مصیبت و گاہے کیفیت بہجت را بواسطۂ تشبیہات اظہار مے نمائند ٭

درمیان ملت اسلام تا ایں زماں ہمیں نقل مصیبت[۲] متداول بودہ ایں ہم بواسطۂ تشبیہ و تقریر در کمال نقصان و قصور ٭ یعنی اولاً وضع انشائے مصائب موافق واقع و مطابق طبع انسانی بعمل نیامدہ ٭ ثانیاً ناقلان آں از روے بصیرت تربیت نشدہ ہرکس خود سر بایں امر اقدام کردہ از لوازمات جاہل و از شرائط آں غافل است ٭ ثالثاً برائے اجرائے ایں امر عظیم در میان ملت اسلام ہرگز تدارکاتے مہیا نیست۔ بنا بریں کیفیت تشبیہات کہ یکے از الذ نعم دنیا است در غایت رکاکت ظہور مے کند

۱؎ تھیٹر ٭ ۲؎ تعزیہ ٭

مثلاً یک چیزے جزئی ہم کہ شبیہ[1] درحالت تکلم قاری بہ نظر نیاید چارہ جو نہ شدہ اند۔ شبیہ باید کہ از حفظ موافق اصطلاح مکالمہ بکند۔ مے بینی یک ورق کاغذ دست گرفتہ با عبارات غلیظہ درسیہ مے خواند۔ با این حالت تقریر شبیہ چگونہ بطبیعت انسان مؤثر خواہد افتاد + اما نقل بہجت بواسطۂ تشبیہات ہرگز رسم نیست۔ دریں خصوص تاحال تصنیفے نوشتہ نشدہ است۔ باوجود اینکہ نقل بہجت متضمن مواعظ عجیبہ و نصائح غریبہ است۔ کہ اگر بوضع بہجت فزا و طرب انگیز بیان نشود ہرگز طبیعت خاص و عام باستماع آنہا راغب نخواہد گشت +

مجالس نقل بہجت از قراریکہ در فرنگستان متعارف است اگر بہ کمال وقت ملاحظہ بکنی چیزے بخلاف ادب و حیا در آنجا مشاہدہ نے شود +

اس سے کچھ عرصہ پہلے جلال الدین مرزا پسر فتح علی شاہ قاچار نے نامۂ خسرواں، ایک کتاب ایران کی تاریخ میں لکھی۔ اور اُس کی متعدد جلدیں اپنے احباب کو بھیجیں۔ ایک جلد مرزا فتح علی کو بھی (جس سے صرف علمی مناسبت کی وجہ سے ہی تعارف تھا)۔ تفلس میں بھیجی۔ مرزا نے اسکے عوض میں اپنی تمثیلات کی ایک جلد شاہزادے کو ارسال کی۔ اور سرورق پر یہ بھی لکھدیا کہ اگر ان کا ترجمہ فارسی میں بھی ہو جائے تو خالی از دلچسپی و فائدہ نہ ہوگا۔ مگر کسی وجہ سے یہ کتاب بہت عرصے تک زینت طاق فراموشی رہی +

[1] ایکٹر +

مرزا جعفر مترجم تمثیلات

جلال مرزا جیسا خود صاحب علم تھا ویسا ہی قدردان اہل علم وکمال تھا۔ بہت سے اہل قلم اس کے سلک ملازمت میں منسلک تھے۔ ان میں قراجہ داغ کا رہنے والا مرزا جعفر بھی تھا۔ جس کا تخلص تحقیق تھا +

تاریخ اور تذکرے اس باکمال کے مفصل حالات زندگی سے بالکل خالی ہیں۔ ہاں اس کے خود بیان کردہ واقعات[۱] سے جو مسٹر سڈنے چرچل نے شائع کئے ہیں۔ اتنا معلوم ہوتا ہے کہ مرزا کی پیدائش ۱۸۳۲ء میں قراجہ داغ میں ہوئی تھی۔ وہ "قاپو دان" فتح علی سے اس سے دور کا رشتہ بھی تھا۔ اس کی بیوی مرچکی تھی۔ اور مرحومہ کی یادگار ایک اکلوتی بیٹی تھی جسے وہ بہت پیار کیا کرتا تھا۔ وہ ایران کے مروجہ طریقۂ تعلیم کو بہت ناپسند کرتا تھا۔ اور نصاب جو اس ملک کے مدارس میں جاری تھے اس قابل نہ تھے۔ کہ طلبا میں صحیح قابلیت پیدا کرسکیں۔ اور اس فکر میں رہتا تھا۔ کہ کس طرح اس طریقۂ تعلیم کی اصلاح ہو؛ اتفاقاً اسی فکر میں ایک دن اسے اپنے مربی شاہزادۂ جلال مرزا کے

---

[۱] جرنل آف دی رائل ایشیاٹک سوسائٹی مطبوعہ ۱۸۸۶ء

کتب خانہ میں مرزا فتح علی کی تمثیلات کی وہ جلد جو مصنف نے بھیجی تھی ہاتھ آگئی۔ اُس نے اس کو بڑے شوق سے پڑھا۔ اس قدر لطف آیا کہ اُسی وقت ارادہ کر لیا کہ جس طرح بھی ہو۔ مصنف کی خواہش (درباره ترجمہ فارسی) کو پورا کیا جاوے۔ چنانچہ سب سے پہلے ملّا ابراہیم خلیل کیمیا گر کا ترجمہ ۱۲۸۹ھ (۱۸۷۲ء) میں کر کے شاہزادے کے سامنے پیش کیا۔ شاہزادہ اُس کی خوبیاں دیکھ کر بہت ہی خوش ہوا۔ اور مترجم کا حوصلہ بڑھایا۔ اور باقی حصوں کے ترجمے میں جلدی کرنے کی تاکید کی۔ چنانچہ ۔ جمادی الثانی ۱۲۸۹ء کو موشیو ژوردواں کے ترجمے کی تکمیل ہوئی۔ یہ دونوں کتابیں شائع ہونے بھی نہ پائی تھیں کہ جلال مرزا کا انتقال ہوگیا اور مرزا جعفر کی ملازمت بھی جاتی رہی۔ بیکاری میں اس کو بہت سی مشکلات کا سامنا رہا۔ کبھی کبھار کوئی ملازمت مل جاتی تھی۔ لیکن مستقل ذریعہ روزگار کوئی نہ تھا۔ تاہم اس نے ہمت نہ ہاری اور ترجمے کا کام برابر جاری رکھا۔ چنانچہ خرس قولدور باسان و قصۂ یوسف شاہ سراج ۱۲۹۰ھ میں ختم ہوئے۔ اور سرگذشت وزیر لنکران۔ مرد خسیس اور وکلائے مرافعہ ۱۲۹۱ھ میں شائع کئے۔

خرس قولدور باسان کو شائع کرتے وقت ایک مختصر تمہید بھی لکھی ہے۔ جسے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ مترجم نے[1] کن حالات میں اس ترجمے کو شائع کیا تھا

[1] دیکھو فارسی کی فہرست کتب مؤلفہ راقم الحروف۔

وہ لکھتا ہے :-

چندے قبل دو تمثیل ازیں تمثیلات کتاب تماشا خانہ محض تصحیح و امتحان بچاپ رسانیدہ تقدیم حضور اعاظم و معارف نمود۔ چوں در نظر خاص و عام مقبول و فوائدش نسبت بعموم مردم مشہور و محقق گردید۔ لازم آمد کہ ؎

اذا قلت فی شئ نعم فاتمہ
فان نعم دین علے الحر واجب[1]

باقی تمثیلات ایں کتاب نیز بعون اللہ بچاپ برسد۔ ولے ازانجا کہ خواہ بصیغہ انعام وخواہ باعطاء قیمت از ہیچ جا اعانتے بعمل نیامد۔ برائے متصدی موجب کسالت و سبب تاخیر ایں تمثیل سیوم آمد۔ تا ایں روزہا بمفاد "الامور مرھون باوقاتھا" ایں تمثیل بہر نحوے کہ بود بہ چاپ رسید۔ امید از قدر دانئے خداوندان مرتبت آن ست کہ ایں نسخہا کہ از عدم شہرت و تازگی تقدیم حضور ایشاں مے شود ہر کہ را میل قبول نبودہ باشد "الیاس احدی الراحتین" نسخہ را برافع رد نمودہ متصدی را منتظر نگذارند واگر چنانکہ بصرافت طبع ملاحظۂ آں رغبت فرمودند برائے یک ہیچو

---

[1] ترجمہ۔ جب تو نے کسی کام کی ہاں کرلی تو اُس کو پورا کر۔ کیونکہ ہاں ایک قرض ہے جس کا ادا کرنا شریف پہ واجب ہو جاتا ہے ۔

نسخہ کہ دو ہزار قیمت و پنجہزار انعام قرار دادہ شدہ مضائقہ نفرموده
حین قبول نسخہ یکے ازیں دو التفات را دربارۂ حامل بہ فرمائند
کہ متصدی را امیدواری حاصل شدہ از توجہ تربیت ایشاں
ہمہ کتاب بہ چاپ برسد۔ واز فوائد مندرجہ خاص و عام بہرہ مند
شوند۔ ھوالمستعان والیہ التکلان"+

پھر ۱۲۹۱ھ میں چھپوں تمثیلوں اور قصہ یوسف شاہ سراج
کو یکجائی طور پر طہران سے شائع کیا۔ اور مرزا فتح علی مصنف
علی کے پاس تفلس میں بھیجا۔ جس نے انہیں بے انتہا پسند کیا
اور اپنے خطوط میں مترجم کی مساعی کی بہت تعریف کی +
۱۸۸۶ء میں پروفیسر پاربردے مینار کے لئے فرانسیسی
کونسل متعینۂ تبریز نے مصنف اور مترجم کے حالات پر ایک
نوٹ لکھکر بھیجا تھا۔ جس کا انگریزی ترجمہ جرنل آف دی رائل
ایشیاٹک سوسائٹی لنڈن بابت ۱۸۸۶ء میں درج ہے۔ اس سے
مصنف و مترجم کے تعلقات پر روشنی پڑتی ہے۔ ہم اُس کے اس
حصے کا اقتباس ذیل میں درج کرتے ہیں :-

"مرزا جعفر ایرانی حج کے ارادے سے تفلس میں سے گذر رہا تھا
کہ وہیں مرزا فتح علی سے شناسائی ہوگئی۔ اور دونو میں اتحاد
پیدا ہوگیا۔ مرزا جعفر کی ملاقات وہاں کے چند ایرانی آزاد منش
لوگوں سے ہوگئی۔ جن کی صحبت کا یہ اثر ہُوا کہ وہ حج کے ارادے
سے دست بردار ہوکر وہیں مقیم ہوگیا۔ اور سلطنت روس کی
ملازمت بھی کرلی۔ اس عرصے میں اپنے دوست مرزا فتح علی کی

تمثیلات کا فارسی ترجمہ کیا۔ اور تفلس میں ہی ۱۸۸۳ء میں اس کا انتقال ہوگیا۔ دس ہزار تومان (قریباً ساٹھ ہزار روپیہ) ترکہ چھوڑا۔ جو اس کے وارثوں نے تفلس جاکر واگذار کرالیا +

لیکن خود مرزا جعفر کو ان سب باتوں سے انکار ہے[1] +

اسکے اپنے بیان کا خلاصہ یہ ہے:-

(۱)۔ مرزا جعفر کے پاس کبھی اتنا روپیہ نہیں ہؤا۔ جس کا ذکر اوپر کے اقتباس میں ہے +

(۲)۔ مرزا جعفر کبھی تفلس میں نہیں گیا۔ اور نہ ہی مرزا فتح علی سے اس کی کبھی ملاقات ہوئی +

(۳) دونوں میں خط وکتابت کا سلسلہ تھا۔ اور وہ بھی تمثیلات کے ترجمہ کرنے کے دوران میں جاری ہؤا +

(۴) مرزا جعفر ۱۸۸۶ء تک زندہ تھا۔ اور ۱۸۸۴ء سے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر گوشہ نشین ہوگیا تھا۔ اور ناقدریئے ابنائے زمان کا شکوہ سنج تھا +

مقدمۂ مرزا جعفر

مرزا جعفر نے اپنی تمثیلات کے شائع کرنے پر جو مقدمہ لکھا ہے۔ وہ ہم یہاں بتمامہ نقل کرتے ہیں:-

"ہر چند تاکنوں وجودم را اثرے واعمال بے اثرم مثمر ثمرے واز تہذیب اخلاقم خبرے نشدہ نشانہ ویادگارے نہ دارم ایں اوقات ہم کہ بایں توفیق موفق مے شوم۔ بارز از بیاددلاں امیدوار

---

[1] جرنل آف دی رائل ایشیاٹک سوسائٹی ۱۸۸۶ء +

چنانم بتوجه و نظر مرحمت خود شاں بهر نحوے که دانند همراهی فرمایند
که انشاء الله از پرتو تشویق ایشاں قوت ناطقه قوت گرفته بیشتر
از پیشتر برائے انتشار ایں علم شریف ساعی شوم +

علم شریف تهذیب اخلاق که هرگز بنوع کومدی[1] و به فن لطیف
تیاتر[2] که الطف سخناں و الذ گفتگو هاست بزبان فارسی نوشته
نه شده - هموطنانم ازیں تمتع مهجور اند - انشاء الله بتوسط خامهٔ
ایں گمنام دریں نامه بزبان فارسی نگارش یافته یادگار بماند که
چوں انتشار و اشتهارش برائے اهل مملکت وسیلهٔ بصیرت
و برائے خارجه در آموختن زبان فارسی اسباب سهولت است
ایں آثار نام مرا بهتر از فرزند مخلف زنده و پایدار میدارد و برائے
طالبان تحصیل فارسی تاکنوں بایں سادگی و بے حشو و زوائدے
نمونهٔ نوشته نه شده +

اهل خارجه و ترکان آذربایجاں وغیره را به جهت آموختن
زبان فارسی مداومت و مواظبت ایں تمثیلات از ممارست
سائر کتب فرس مفیدتر و برائے رفع هرگونه کدر انیس سبے
درد سر و جلیس بے زحمت و ضرر خواهد بود +

سبب ترجمه و مقصود از آن

مراد ازیں تالیف و ترجمه تهذیب اخلاق در ضمن مکالمهٔ مضحکه به
عبارت سهل و مصطلح به طرز تماشا خانهائے فرنگستان بطوریکه
عمل در صورت تشبیه یعنے شناختن زشت و زیبائے خوئے

[1] کومیڈی ـ تمثیل بهجت + [2] تھیئٹر +

انسان است - بتماشائے شکل و شباہت و شنیدن سخنان خوش مزہ بے اغراق و موافق طبع +

چوں حکمائے عصر متفق و معتقد شدہ اند براینکہ عیوب و قبائح را چنانکہ تمسخر از طبیعت انسان بیروں مے برد ہیچ قسم نصیحت و پندے نمیتواند برد - و ہمچنانکہ استہزا ایشاں را برآں مے دارد کہ ترک اعمال قبیحہ مے نمایند - ہیچ گونہ موعظہ و پندے ایں طور موثر نے افتد - بنا برآں اشتہار و انتشار علم تیاتر را کہ مستجمع افعال قبیحہ و مستحسنۂ بنی نوع انسان است لازم دانستہ امثال اتفاقیہ و حادثات واقعہ را کماہی بے میل و غرض تالیف کردہ دقائق مطالب تہذیب اخلاق را خواندہ بخواندن و نقل کردن و خواہ بدرس دادن و تشبیہ نمودن بمردم وا نمود مے کنند - تا بہ کردارہائے خوب راغب و از کارہائے زشت بپرہیزند +

ایں بندہ کتابے بزبان ترکی دیدہ فوائد و منافع آں را مشاہدہ کردہ افسوس خوردم کہ چرا تا امروز ما اہل ایران ازیں استفاضہ محروم ماندہ ایم - محض خدمت ہموطناں و حصول اطلاع از فواید عائدۂ تیاتر و تازگی و خوش طرحئے ایں چندے بہ ترجمہ آں پرداختہ معروض نظر ارباب کمال مے نمائد - صرف نظر از فوائد عامہ کہ از قول[1] مصنف در ترجمہ عرض خواہد شد - فائدۂ خاص را نیز دریں ضمن مراعات کردہ برخلاف سلیقہ چیز نویسان قدیم از قید عبارت مغلقہ والفاظ مشکلہ رہانیدہ

[1] دیکھو صفحہ ۱۲-۱۳-۱۴ +

بزبان عوام وسخنان روان وکلمات مانوس وعبارت معروف
این کتاب مستطاب را نوشته باتمام رسانید - که بے سواد و
باسواد هردو بخواندن وشنیدن از فواید آں بهره مند شوند
واطفال مظلوم که همیشه براے یادگرفتن ترکیب کلمه و
آموختن هجی در ورطهٔ عبارات مغلق مستغرق وگرفتار
اند - بخواندن این کتاب که بزبان خود آنها مسطور است -
خلاصی یافته سهولت عبارت ومانوسئے سخنان وسیلهٔ
تشویق وترغیب آنها گردیده آنچه که مے خوانند و مے آموزند
معنی آں را نیز فهمیده بصیرت روشنائی حاصل کنند +
محقق است که لذت فهم معانی وحصول بصیرت وسیلهٔ
شوق ورغبت درس ومعرفت گشته از روے میل طبیعی
وخواهش خود بدرس خواندن اقدام خواهند نمود +
همچنین کسانیکه فارس نه بوده ایام قبل سالها براے آموختن
زبان فارسی زحمت کشیده از روئے کتب فرس و یا
ترجمه هائے انجیل وتوراة تحصیل فارسی مے نمودند و بے
وقت حرف زدن یا چیز نوشتن (دیده وشنیده است) که
چه مے گفتند وچه مے نوشتند ایشاں مورد ملامت نیستند - اما
بعد از قرنے زحمت وریاضت از وصول مدّعا تهیدست مے بودند +
امید دارم بخواندن ومداومت این تمثیلات از قیود آں عیوب
مستخلص وبرائے تحریر وتقریر ضروری از زحمت کثیر مستغنی شوند
بارسے چندانکه برائے اطفال مملکت فارس خواندن این کتاب

ضرورت دارد۔ دوچنداں برائے بزرگ وکوچک غیر مملکت فارس مداومت ایں تمثیلات لازم و درکار است" +

لیکن افسوس ہے کہ اہل ملک و ملت نے مترجم کی عملی قدر دانی نہ کی اور اسے عمر بھر اس بات کا افسوس رہا کہ نہ تو اس کی ترجمہ کردہ تمثیلات کی اہل ملک نے تماشا خانہ میں نقل کی اور نہ ہی انہیں بطور نصاب تعلیم مدارس میں داخل کیا + اس ناقدری کی وجہ یہ ہے کہ مکتبوں کے معلّم تعلیم کے پرانے طریقوں اور نصاب مروجّہ کو آسانی سے چھوڑنے والے نہ تھے علاوہ ازیں ان تمثیلوں کی تکلمی اور سوقی زبان ان کے خیال میں متانت کی منافی تھی اس لئے تعلیمی نصاب میں ان کو داخل کرنے کی بہت مخالفت کی گئی +

تشبیہی حیثیت سے ان کی ناکامی کا باعث یہ ہے کہ اوّل تو ایران میں فن' تشبہ' ابھی ابتدائی حالت میں تھا۔ اور تمام دلنظاروں، کو تماشائیوں کے سامنے پیش کرنے میں بہت دقّت تھی۔ دوسرے چونکہ ان میں ملاؤں رمالوں فالگیروں نجومیوں اور حکام عدالت کے خاکے مضحکہ آمیز رنگ میں اڑائے گئے ہیں اور ممالک ایشیا اور خصوصاً ایران میں عامۃالناس پر ان کا اثر اور نفوذ بہت زیادہ ہے۔ اس لئے ان لوگوں کی علانیہ تضحیک آسان بات نہ تھی تاہم اتنا معلوم ہے کہ بعض اصل آذری اور فارسی ترجموں کی نقلیں، مختلف اوقات میں 'تماشاخانوں' میں دکھائی گئی ہیں +

ہاں ممالک غیر کے فارسی آموزوں نے ان کتابوں کا تپاک سے خیر مقدم کیا۔ اور ایران کی تکلمی زبان کے سیکھنے میں ان سے معتدبہ

فائدہ اُٹھایا اور اٹھا رہے ہیں۔ یورپ کی اکثر زبانوں میں ان کے ترجمے اور حاشیئے شائع ہو چکے ہیں اور اکثر تعلیمی مجلسیں ان کو فارسی زبان کے نصاب میں داخل کر رہی ہیں۔ ایران کے آئندہ تعلقات بین الاقوامی کی بنا پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان کی مانگ اور قدر اب بہت بڑھ جائے گی +

ان تمثیلوں کے شائع ہوتے ہی ایرانی اہل قلم نے اپنے ہاں اس فن کی ترویج اور ترقی کی طرف توجہ کی اور تھوڑے ہی عرصہ میں اس فن کے متعلق بہت سی کتابیں شائع ہوئیں۔ جن میں سے اکثر ترجمے ہیں۔ منجملہ ان کے شکسپیئر کے ہنری چہارم کا انگریزی سے مولیر کے متعدد ڈراموں کا (جن میں سے طبیب اجباری بہت مشہور ہے) فرانسیسی سے اور تیاتر ضحاک (جس میں ضحاک ور فریدوں کا قصہ خالص تاریخی رنگ میں بیان کیا گیا ہے) کا ترکی سے ترجمہ کیا گیا۔ بامذاق مستورات نے بھی ادہر توجہ کی چنانچہ تاج ماہ آفاق الدولہ ہمشیرہ آقائے مرزا اسمٰعیل خاں اجودان باشی نے نامۂ نادری (نادر شاہ افشار کے عروج و زوال کے واقعات میں) ترکی سے ترجمہ کیا +

کچھ مدت ہوئی ہندوستان میں بھی رسالہ زمانہ کانپور کے اڈیٹر نے نواب ہندی نام ایک فارسی ڈرامہ شائع کیا تھا۔ جس میں گو محاورۂ جدید ایران کو نباہنے کی بہت قابل قدر کوشش کی گئی ہے تاہم "ہندیت" کی جھلک صاف نظر آتی ہے +

سرگذشت مرد خسیس

یہ تمثیل جیساکہ اوپر بیان کیا گیا ہے ۱۲۹۱ھ میں ترجمہ ہوئی تھی۔اس میں علاقہ قفقار کے تاتاری قبائل کے رواجات۔ اخلاق بود و باش کا نقشہ دکھایا گیا ہے۔جو ابھی تک روسی حکومت کو جکڑ بندیوں سے مانوس نہیں ہوئے۔چوری چکاری رہزنی کی روک تھام کو سدِ رزق خیال کرتے ہیں۔تجارت و زراعت کو ذلیل سمجھتے ہیں حکومت کی طرف سے عاید کردہ تجارتی پابندیوں کو برا سمجھتے ہیں ہر ایک قانون کو اپنی آزادی کے منافی جانتے ہیں۔غرضیکہ نئی حکومت میں وہ مرغ نو گرفتار کی طرح پھڑپھڑا کر جال سے باہر نکلنے کی کوشش کرتے ہیں مگر بےسود۔

مصنف مرزا فتح علی روسی حکومت کا نمک خوار ہے اور قدرتاً اسی کی طرفداری کرتا ہے۔تاہم وہ اپنی قوم کی کمزوریوں اور نقصوں سے بھی واقف اور متاسف ہے۔اور جہاں لوگوں کو حکومت اور پابندیئے قوانین کے فوائد سے آگاہ کرتا ہے وہاں دبی زبان سے حکومت کی کمزوریوں اور خصوصاً پولیس کے ہتھکنڈوں اور چالاکیوں کو بھی ظاہر کئے بغیر نہیں رہتا۔

اس تمثیل کی زبان بازاری ہے جو عوام الناس طہران اور اُس کے گرد و نواح میں بولتے ہیں۔کتابی زبان کی طرح اس میں عربی اور ترکی الفاظ کی جا و بیجا بھرمار نہیں ترکیبیں بالکل سادہ اور عام فہم ہیں طرزِ ادا میں آمد اور روانی بہت ہے عالمانہ پیچدار ترکیبوں مغلق و مشکل الفاظ اور مترادفات کا استعمال بالکل نہیں

تصنع اور تکلف سے بالکل پاک و صاف ہے۔ محاورۂ جدید کی بعض خصوصیات (جن کی طرف فرہنگ میں جابجا اشارہ کیا گیا ہے) اور جن کا استعمال اس کتاب میں ہے درج ذیل ہے :-

(۱) اسم کی جمع بنانے کے لئے عام اس کے کہ وہ جاندار کے لئے ہو یا بیجان کیلئے عموماً ہا علامت جمع ہوتی ہے "ان" کا استعمال آجکل بہت کم ہے +

(۲) ضمائر جمع کے بعد بھی مزید تاکید کے علامت جمع لگائی جاتی ہے

(۳) ترکیب اضافی میں مضاف الیہ کے بعد علامت جمع کا استعمال ہوتا ہے

(۴) ضمائر متصل کا استعمال ضمائر منفصل کی نسبت بہت زیادہ ہے اور اکثر حروف کے بعد بھی لگا لیتے ہیں +

(۵) اگر کسی اسم کے بعد حرف علت ہو تو خلاف قاعدۂ قدیم ضمیر متصل لگاتے وقت اس کے ماقبل یٓ کی ضرورت نہیں +

(۶) گفتگو میں کاف بیانیہ۔ کاف صلہ۔ حروف عاطفہ۔ حروف شرط اور حروف جر کے حذف کی طرف بہت زیادہ میلان ہے +

(۷) کہ تاکید کیلئے اور بجائے حرف شرط اکثر استعمال ہوتا ہے +

(۸) اسماء بھی صفتی معنوں میں مستعمل ہوتے ہیں اور ان کے ساتھ علامت تفضیل بھی لگا لیتے ہیں +

(۹) صفات اور اسماء دونو کے ساتھ ک تصغیر کا استعمال کر لیتے ہیں +

(۱۰) فعل حال اور فعل ماضی۔ فعل مستقبل کے معنوں میں استعمال کرتے ہیں +

(۱۱) اسم مفعول سماعی کے بعد بعض وقت لفظ "شدہ" علامت اسم مفعول تاکید کے لئے لگاتے ہیں +

(۱۲) ایک ہی جملہ میں واحد کے لئے ضمیر کبھی واحد ہوتی ہے اور کبھی جمع خصوصًا مخاطب کے صیغوں میں +

(۱۳) فاعل واحد کے فعل جمع اور بالعکس کا رواج عام ہے +

(۱۴) لفظ "بندہ" عمومًا قائم مقام "من" سمجھ کر فعل متکلم استعمال کرتے ہیں +

(۱۵) کلمات ذیل کے استعمال کا رواج محاورۂ جدیدیں بہت ہے توے (اندر) روے - سر (بر) پاے (زیر) جلو (پیش) محض (برائے) دم (نزد-در) بلکہ (شاید) خیر (نہ) وغیرہ وغیرہ +

خلاصۂ تمثیل سرگذشت مرد خسیس

مجلس اوّل

حیدر بیگ چاندنی رات میں بستی کے باہر بیٹھا اپنے دوست صفر بیگ کے سامنے اپنا دکھڑا رو رہا ہے کہ روسی حکومت کی پابندیوں کی وجہ سے ان کی قوم اور ملک کے ہنروں کی سخت بیقدری ہو رہی ہے۔ نہ سواری کا کوئی شائق نظر آتا ہے اور نہ چوری و رہزنی کا مشتاق۔ حکومت کی طرف سے تاکید ہوتی ہے کہ چوری نہ کرو۔ لوٹ مار نہ کرو۔ بلکہ تجارت و زراعت کے ذریعے روزی کماؤ۔ یہ پیشے اس کے

خیال میں شرافت اور جوانمردی کے منافی ہیں۔ تجارت ذلیل لوگوں کا کام ہے۔ اور کاشتکاری کو بہادری وجواں شیری سے کوئی مناسبت نہیں۔ پنجالنگ کہیں دورے پر آیا تھا حیدر بیگ کو چوری چکاری سے باز رہنے کی تاکید کر گیا تھا۔ چونکہ اور کوئی ذریعہ آمدنی نہیں اسلئے بہت جھلایا ہوا ہے۔ علاوہ اس کے مصیبت یہ ہے کہ اسے صونا خانم سے عشق ہے گو اس کے ماں باپ نے دولو کی شادی منظور کر لی ہے مگر افلاس وبے زری باقاعدہ شادی کرنے میں مانع ہے۔ بنا بر آں اپنی محبوبہ سے وعدہ لے آیا ہے کہ وہ اس رات کو اسکے ساتھ فرار ہو جاویگی۔ چنانچہ اسی مطلب کے لئے وہ اسوقت باہر بیٹھا اپنے دوسرے دوست عسکر بیگ کا منتظر ہے۔ اتنے میں وہ بھی آجاتا ہے اور تینوں میں اس مضمون پر گفتگو چھڑ جاتی ہے۔ حیدر بیگ دل میں اس طرح بھگا لانے کے خلاف ہے کیونکہ وہ اسے قابل شرم اور ذلیل سمجھتا ہے اس لئے کچھ متردد سا ہے۔ وجہ دریافت کرنے پر وہ حقیقت حال بیان کرتا ہے اور اپنی بے زری کا رونا روتا ہے۔ عسکر بیگ تجویز کرتا ہے کہ حاجی قرہ سوداگر آغچہ بدیعی سے روپیہ قرض لیکر تبریز سے فرنگستانی کپڑا (جس کی درآمد کی علاقہ میں حکومت روس کی طرف سے ممانعت ہے) خرید کر لایا جاوے اور اس کی فروخت سے نفع کمایا جاوے۔ اس تجویز پر سب کا اتفاق ہو جاتا ہے۔ مگر چونکہ حیدر بیگ نے صونا خانم سے اسی رات کو بھگا لیجانے کا وعدہ کر رکھا ہے اور اس کے انتظار کا خیال ہے اس لئے وہ اپنے دوستوں سے اجازت لیکر تنہا اس کے پاس جاتا ہے کہ اسے اپنی تجویزوں کے متعلق مطلع کرے۔

صبح کو ملنے کا وعدہ کر کے تینوں دوست علیحدہ ہو جاتے ہیں +

ادہر صونا خانم اپنے خیمے سے نکل کر حیدر بیگ کا بڑے اضطراب سے انتظار کر رہی ہے۔ چونکہ وقت زیادہ ہوتا جاتا ہے اور حیدر بیگ حسب وعدہ ابھی تک نہیں آیا اور بے چینی اور سراسیمگی کے عالم میں خود بخود باتیں کرنا شروع کر دیتی ہے دل میں طرح طرح کے خیالات گذر رہے ہیں حیدر بیگ کی طبیعت اور افتاد سے خوب واقف ہے اسے خطرہ ہے کہ کہیں چوری چکاری میں پکڑا نہ گیا ہو۔ کیونکہ ابھی تھوڑا عرصہ ہی گذرا کہ اسی چوری کی وجہ سے دو سال تک مفرور رہا ہے۔ کبھی اس کی محبت کے بارے میں مشکوک ہو جاتی ہے اور تنگ آکر ترک الفت پر آمادہ ہو جاتی ہے۔ مگر اسے یہ بھی امر محال معلوم ہوتا ہے۔ آہٹ کے لئے ہمہ تن گوش بنی ہوئی ہے۔ کشمکش بیم و رجا کی زندہ تصویر ہے۔ اتنے میں کسی کے پاؤں کی آواز سے چونک اٹھتی ہے اور تھوڑی دیر میں حیدر بیگ اور وہ باہم سرگرم گفتگوئے ناز و نیاز نظر آتے ہیں۔ صونا خانم جذبات عشق کے ہاتھوں بے قابو ہوئی جاتی ہے اور حیدر بیگ کو تاکید پر تاکید کئے جاتی ہے کہ جلدی بھاگ چلو مگر وہ محبت بھرے الفاظ میں بھگا لے جانے کی بے شرمی و بے حیائی کے نتائج اس کے سامنے بیان کر رہا ہے اور سمجھاتا ہے کہ ایک دو ہفتے صبر کرو۔ میں کہیں سے روپیہ کا انتظام کر کے باقاعدہ نکاح کر کے تمہیں لے جاؤں گا۔ اور اس کو اپنی تجویزوں کے متعلق بھی بتا دیتا ہے۔ مگر صونا خانم کی بے صبری کے سامنے اس کی پیش نہیں جاتی جو ہر بات کو کاٹ دیتی ہے۔ اور اس بات پر ڈٹی ہوئی ہے کہ اگر مجھ سے محبت ہے تو ابھی بھگا لے چلو

آخر اُسے با دل ناخواستہ اس بات پر آمادہ کرہی لیتی ہے اور اچک کر گھوڑے پر سوار ہوتا ہی چاہتی ہے کہ سفیدۂ صبح نمودار ہو جاتا ہے اور اس کی ماں اسے خیمہ میں نہ پاکر اُسے زور سے پکارتی ہے صونا خانم اب مجبور ہو جاتی ہے اور ماں کی نظروں سے اوجھل ہونے کے لئے زمین پر بیٹھ جاتی ہے اور حیدر بیگ مختصر مگر محبت آمیز الوداعی کلمات کے ساتھ رخصت ہو جاتا ہے +

ماں نوجوان بیٹی کے اکیلے بے وقت باہر رہنے کی وجہ دریافت کرتی ہے۔ بیٹی چالاکی وعیاری سے جواب دیتی ہے کہ میں کل شام تک غالیچہ بچھائے کام کرتی رہی واپسی پر اسے لے جانا بھول گئی تھی اور اس خیال سے کہ کہیں گوالوں اور چرواہوں کے ہاتھ نہ آ جائے سویرے ہی سے اس کی تلاش کے لئے میں آئی تھی واپسی پہ جوتی کا ایک پاؤں اتر کر گم ہو گیا ہے۔ اس کی تلاش کر رہی ہوں ماں محبت آمیز تنبیہ کرکے جوتے کی تلاش میں شریک ہو جاتی ہے اور لڑکی جھوٹ موٹ اِدھر اُدھر ہاتھ مار کر جلدی ہی چلّا اُٹھتی ہے کہ اے لو مل گئی اس پر دونوں ماں بیٹیاں اپنے خیمے کی طرف چلی جاتی ہیں +

مجلس دوم

آغچہ بدیع کے بازار میں حاجی قرہ (مرد خسیس) جو کپڑے کا مالدار سوداگر ہے اپنی دوکان پر بہت ملول اور غمناک بیٹھا ہے کہیں سے دھوکا کھا کر بہت سا کپڑا خرید چکا ہے جس کا علاقہ میں رواج نہیں۔ خریدار دوکان کی طرف منہ بھی نہیں کرتے۔ حاجی بہت

بددل ہو کر بیوپاری پر لعنتیں بھیج رہا ہے۔ خسارے کا خوف اسے ہلاک کئے جا رہا ہے اتنے میں خداوردی مؤذن آکر السلام علیکم کہتا ہے۔ حاجی آواز پر چونک اٹھتا ہے "بلی کو چھیچھڑوں کے خواب" وہ سمجھتا ہے کوئی خریدار ہے۔ فوراً پوچھتا ہے آپ ناشور مانگتے ہیں؟ کتنے تھان چاہئیں۔ مگر مؤذن اس سے اس کے مرحوم باپ کا نام پوچھتا ہے کہ اس کی روح کو سورۂ جمعہ کا ثواب پہنچائے اور اس کے بدلے میں صرف ایک عباسی (ایک قلیل القیمت سکّہ) کا طلب گار ہے۔ حاجی پہلے ہی جلا بھنا بیٹھا ہے۔ اس بات سے صاف منکر ہو جاتا ہے اور دوکان سے ہٹانا چاہتا ہے۔ مؤذن صاحب کو کھسیانا ہو کر واپس ہونا پڑتا ہے۔ بعد ازاں حیدر بیگ اور اس کے رفقا آجاتے ہیں۔ حاجی انہیں بھی خریدار سمجھ کر بہت خوش ہوتا ہے اور خوب آؤ بھگت کرتا ہے۔ اور انہیں پھنسانے کے لئے بہت خوشامد درآمد کرتا ہے مگر جب اسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خریدار نہیں تو فوراً نگاہ بدل جاتا ہے اور انہیں دوکان سے چلے جانے پر مجبور کرتا ہے اور ان کی کوئی بات سننا نہیں چاہتا۔ آخر حیدر بیگ اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے۔ کہ اس شخص کی قسمت میں ہی روپیہ نہیں تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔ چلو چلیں اس کے پاس ہم کیوں آئے۔ حاجی یہ سن کر پھسل پڑتا ہے۔ اور ان کی خوشامد شروع کر دیتا ہے۔ اور بڑے اصرار و الحاح سے حصول زر کے ذریعہ کی بابت دریافت کرتا ہے۔ جس پر وہ اپنا مافی الضمیر بیان کرتے ہیں۔ حاجی خود بھی ان کے ساتھ تبریز جانے اور کپڑا خرید لانے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اور اسے صحیح سلامت واپس پہنچانے کے صلہ

میں تینوں دوستوں کو پانچ فیصدی سود پر کچھ رقم دینے کی آمادگی ظاہر کرتا ہے۔ بات پختہ ہو جاتی ہے۔ تینوں دوست چلے جاتے ہیں۔ اور حاجی بھی دوکان سے اُٹھ کر گھر میں جاتا ہے۔ سامان سفر درست کرتا ہے۔ ہتھیار پہن لیتا ہے۔ نقدی کے صندوق کھول کر روپیہ گن رہا ہے۔ کہ اس کی بیوی تکذبان آجاتی ہے وہ اس کی ہیئت کذائی کو دیکھکر اس کے متعلق دریافت کرتی ہے اور اسکے ارادۂ سفر سے مطلع ہو کر چراغ پا ہو جاتی ہے۔ میاں بیوی میں خوب مزے کی نوک جھونک ہوتی ہے۔ اتنے میں حیدر بیگ اور اسکے ساتھی بھی آپہنچتے ہیں۔ اِدہر اُدہر کی باتوں کے بعد حاجی کے نوکر کرم علی کا قضیہ پیش آتا ہے۔ یہ شخص حاجی کی بدسلوکی اور کنجوسی سے تنگ آیا ہؤا ہے اور نوکری چھوڑنے پر آمادہ ہے۔ اور چونکہ اس سے پہلے ایک دفعہ بغیر پروانۂ راہداری سفر کرنے کے پاداش میں سزا پا چکا ہے۔ اس لئے اس مجرمانہ سفر میں حاجی کی ہمراہی سے انکاری ہے۔ مگر حیدر بیگ وغیرہ دم دلاسا دے کر اسے ساتھ لے ہی لیتے ہیں +

مجلس سوم

قاچاقچی (حیدر بیگ وغیرہ) تبریز سے مال خرید کر گھوڑوں پر گٹھڑیاں لادے دریائے ارس کے اس کنارے پر جو ایران کی سرحد میں ہے۔ آرہے ہیں۔ دریا چڑھاؤ پر ہے۔ مینہ کے آثار بھی نمودار ہیں۔ آندھی زوروں کی چل رہی ہے۔ حیدر بیگ اور

اسکے ساتھی دریا سے پار اترنے کی تجویزیں کر رہے ہیں۔ حیدر بیگ اور دوسرے آدمی حاجی کو اسباب کی حفاظت کے لئے چھوڑ کر ذرا اوپر چلے جاتے ہیں وہاں جاکر شور کرتے ہیں۔ پولیس اور گشت کے سپاہی شور سن کر ادھر جاتے ہیں اور ان کا رستہ صاف ہو جاتا ہے۔ حیدر بیگ وغیرہ جلدی ہی اس مقام پر جہاں حاجی کو چھوڑ گئے تھے واپس چلے آتے ہیں اور گھوڑوں کو دریا میں ڈال دیتے ہیں۔ حاجی کے گھوڑے کو ٹھوکر لگتی ہے اور وہ پانی میں گر پڑتا ہے۔ اور پانی اُسے بہا کر لے جاتا ہے۔ آخر وہ ایک درخت سے چمٹ جاتا ہے اور چلّانا شروع کرتا ہے۔ اور اس کے ساتھی پھندا بنا کر رسہ پھینکتے ہیں۔ جو بدقسمتی سے اس کے گلے میں پھنس جاتا ہے وہ اُسے کھینچتے ہیں اور وہ گلا گھٹنے سے بہت تکلیف اُٹھاتا ہے۔ آخر بڑی مشکلوں سے حاجی کی جان خلاص ہوتی ہے۔ اتنے میں گشت کرنے والے سپاہیوں کا ایک دستہ روند کرتا ہوُا اُن سے دوچار ہوتا ہے۔ سپاہی ان کو مشتبہ سمجھ کر ان کا احاطہ کر لیتے ہیں۔ حیدر بیگ ان کو ڈرا دھمکا کر بھگا دیتا ہے۔ مقام خطر سے نکل کر حاجی ڈینگ مارتا اور شیخی جتانا شروع کر دیتا ہے۔ اسے دفعتہً یاد آتا ہے کہ دوسرے دن جمعہ بازار لگنے والا ہے۔ اسکے سمند حرص پر تازیانہ لگتا ہے اور باوجود ساتھیوں کے روکنے اور منع کرنے کے اپنے نوکر کرم علی کو ساتھ لیکر ان سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ اور بازار کے مقام کی طرف رُخ کرتا ہے ؀

مجلس چہارم

حاجی اور کرم علی اپنے ساتھیوں سے علیحدہ ہوکر درۂ خوناشیں میں سے گذر رہے ہیں۔ دوسری طرف سے طوغ کے دو کسان آپس میں باتیں کرتے آتے ہیں وہ کٹائی کرکے واپس آ رہے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں درانتیاں ہیں۔ ان کی باتیں حسب معمول فصل اور غلے کے متعلق ہیں۔ حاجی قرہ سے ان کی مٹھ بھیڑ ہوتی ہے۔ کرم علی گھبراتا ہے۔ مگر حاجی اوپرے دل سے تسلی دے کر اشارہ کرتا ہے کہ اسباب کو لیکر آگے بڑھے۔ اور جب دیکھتا ہے کہ وہ نہتے ہیں تو اُن کو آواز دیکر روکتا ہے اور خوب ڈانٹ ڈپٹ کر ان سے پوچھتا ہے کہ تم کون ہو اور اس وقت کیا کر رہے ہو۔ کسان اس طرح اچانک روکے جانے پر گھبرا جاتے ہیں۔ مگر حاجی ان کو ڈانٹے ہی جاتا ہے۔ کبھی انکو چور کہتا ہے اور کبھی ڈاکو بتلاتا ہے اور ہتھیار ڈال دینے کا حکم دیتا ہے۔ وہ بیچارے بہتیرا اپنی اصلیت و بے گناہی کا اظہار کرتے ہیں مگر حاجی اپنی ہی ہانکے جاتا ہے۔

اسی حالت میں مودراو بمعہ خلیل یوزباشی کے وہاں آ نکلتے ہیں۔ ان کو دیکھکر کسان داد فریاد کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ حاجی بھی چلّانا شروع کرتا ہے اور ان کو چور اور ڈاکو بتا بتا کر داد خواہ ہوتا ہے۔ مودراو فریقین کے بیان سے مشکور ہوکر ان کو گرفتار کرلیتا ہے اور عدالت میں چالان کر دیتا ہے۔ عدالت کا نام سن کر حاجی کے اوسان خطا ہو جاتے ہیں رہائی کے لئے بہتیرے

ہاتھ پاؤں مارتا ہے۔ مگر سپاہی اس کی ایک نہیں سنتے اور کشاں کشاں اسکو کچہری کی طرف لے ہی جاتے ہیں +

مجلس پنجم

حاجی کے ساتھی اس سے علیحدہ ہو کر بخیریت شہر میں آ جاتے ہیں۔ اور کپڑا بیچ دیتے ہیں۔ اسکے منافع کے روپیہ سے حیدر بیگ شادی کا انصرام کر کے ضونا خانم کو اپنے خیمے میں لے آیا ہے میاں بیوی میں راز و نیاز کی باتیں ہوتی ہیں۔ بیوی گذشتہ سفر کے حالات سن سن کر دہلی جاتی ہے اور اس قسم کے آئندہ سفر سے میاں کو روک رہی ہے۔ لیکن حیدر بیگ بعض مجبوریوں کا اظہار کر کے کم از کم ایک دفعہ اور جانے کی اجازت طلب کرتا ہے۔ مگر یہ اسکے متعلق ایک حرف بھی سننا نہیں چاہتی دوران گفتگو میں حاجی کی بیوی تلکذبان آنکلتی ہے۔ اور حیدر بیگ سے اپنے شوہر کی گمگشتگی اور عدم واپسی کی وجہ دریافت کرتی ہے۔ وہ اسکو تسلی دے کر ٹالنا چاہتا ہے۔ اسی وقت مودراو ونچا لنگ سواروں کا ایک دستہ لئے آموجود ہوتے ہیں۔ اور بستی کا محاصرہ کر لیتے ہیں۔ نچالنگ حیدر بیگ کو بلا کر کہتا ہے کہ دیکھو! تم نے باوجود میری فہمائش کے وہی سابقہ کام اختیار کر لئے ہیں۔ اور اکلیس کے ارمینوں کو لوٹا ہے مناسب یہی ہے کہ تم اپنے جرم کا اقرار کر لو اور اپنے ساتھیوں کا نام بھی بتا دو۔ حیدر بیگ صاف منکر ہوتا ہے۔ نچالنگ اوہان (یہ وہی یوزباشی ہے۔ جس سے دریائے ارس کے کنارے مٹھ بھیڑ ہوئی تھی) کو سامنے

بلاتا ہے۔حیدر بیگ پہچان جاتا ہے۔مگر انجان بن کر اس کا مذاق اڑانا شروع کر دیتا ہے۔جس پر حیدر بیگ اور اوہان میں کہن سن ہو جاتی ہے نچالنگ ان کو ٹوک کر اصلی معاملہ کے متعلق دریافت کرتا ہے۔ اوہان اصل مجرم گرفتار نہ کر سکنے کی شرم کو مٹانے کے لئے چاہتا ہے کہ یہ الزام حیدر بیگ پر تھوپ دے۔خصوصاً اس لئے کہ ایک دن قبل ہی وہ حیدر بیگ کے ہاتھوں زک اٹھا کر ذلیل ہو چکا تھا اس لئے کہتا ہے کہ صاحب! یہی ڈاکو تھا جس نے ہم پر (جب ہم اکلیس کے ارمنی لوگوں کو بچانے کے لئے پہنچے تھے) تلوار سونتی اور بندوق چھتیائی تھی۔یہ اکیلا نہ تھا بلکہ اس کے ساتھ بیس اور ڈاکو تھے ہم صرف دس تھے اور مقابلہ برابر کا نہ تھا۔ورنہ ہم ان کو ضرور گرفتار کر لیتے۔حیدر بیگ بھی تجربہ کار چوروں کی طرح اوہان ہی کو ذلیل اور جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔نچالنگ حیران ہو کر کہتا ہے کہ تاتاری سب کے سب جھوٹے ہیں۔کس کی بات کو تسلیم کیا جاوے چنانچہ اسی قسم کا ایک اور مقدمہ اسوقت میرے پیش ہے۔جس میں ایک فریق تو دو ارمنی ہیں اور دوسرا ایک مسلح تاتاری اور دونو اپنے فریق مخالف کو چور اور ڈاکو بیان کرتے ہیں۔حیدر بیگ اصلیت کو بھانپ جاتا ہے۔اور یہ تجویز پیش کرتا ہے کہ اگر وہ دونو میرے سامنے لائے جائیں تو میں شاید اصلیت ظاہر کر سکوں۔نچالنگ حاجی اور دونو ارمینوں کو سامنے منگواتا ہے۔حیدر بیگ کہتا ہے کہ فریقین میں سے کوئی بھی چور اور ڈاکو نہیں۔نچالنگ یہ سن کر بہت ہی جھلاتا ہے۔اور حیدر بیگ کو سشن سپرد کرنے کی دھمکی دیتا ہے۔نچالنگ

حاجی سے دریافت کرتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو سلطنت کا ایک وفادار فرد قرار دیتا ہے۔ اس کا ثبوت یہ دیتا ہے کہ میں ہر سال ٹیکس اور محصول کی صورت میں ایک معقول رقم خزانہ شاہی میں داخل کرتا ہوں۔ نچالنگ اس نامعقولیت کا مذاق اڑا کر کہتا ہے کہ حکومت کو اس حسن خدمت کے صلہ میں تمغہ عطا کرنا چاہیئے۔ جیسے حاجی سادہ لوحی سے سچ مان لیتا ہے اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے اسی اثنا میں معلوم ہوتا ہے کہ ارمنی سوداگروں پر ڈاکہ مارنے والے بمعہ مال مسروقہ کے گرفتار ہو چکے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد ایک یساول کے ذریعہ ایک قاچاقچی (کرم علی) گرفتار ہو کر پیش ہوتا ہے۔ حاجی کو اس خیال سے کہ اب راز ظاہر ہو گیا۔ اور ممکن ہے۔ کہ مال ضبط ہو جائے غش آجاتا ہے۔ نچالنگ کی حیرت کی انتہا نہیں رہتی اور اس کا سبب دریافت کرتا ہے۔ آخر حیدر بیگ تمام حالات پوست کندہ بیان کر دیتا ہے۔ اور نچالنگ صوناخانم کی گریہ زاری سے متاثر ہو کر اور ملزمین کے اس اقرار پر کہ وہ سب روسی فوج میں بھرتی ہو جاویں گے۔ سب کو ضمانت پر رہا کر دیتا ہے اور ان کو آئندہ کے لئے قانون کی پابندی کی نصیحت کرتا ہے۔ حاجی اس موقعہ پر بھی اپنی خست کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ سپاہیوں نے گرفتاری کے وقت کہیں تھوڑی سی رقم اس سے اڑا لی تھی حاجی اس کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ اگر وہ مجھے نہ ملی تو میں تباہ ہو جاؤں گا +

سیر و خصائل افرادِ مجالس

حیدر بیگ۔ صاحب ہمت اور باحوصلہ جوان ہے۔ چوری چکاری اور راہزنی کا شائق ہے۔ اور ان باتوں میں بہت مشاق۔ ملازمت کو عار سمجھتا ہے۔ اور تجارت حرفت اور زراعت کو خلاف بہادری و مردانگی جانتا ہے۔ یہ پیشے اس کی نظروں میں ذلیل اور ناکارہ ہیں امن و امان کی زندگی اس کی جری طبیعت کے خلاف ہے۔ وہ ہر وقت لوٹ مار کا متمنی اور لڑائی جھگڑے کا خواہشمند ہے۔ ان باتوں کی وجہ سے علاقہ بھر میں مشہور ہے۔ حکام بھی اس بات کو جانتے ہیں۔ اور اس کی حرکات کے نگران ہیں۔ وہ بھی پولیس اور کاسکوں کی نقل و حرکت سے واقف ہے۔ اور ان سے بچنے کی سینکڑوں تدبیریں جانتا ہے۔ نڈر ہے۔ اور وقت پر حوصلہ نہیں ہارتا۔ اس کا دل جذبۂ عشق سے خالی نہیں۔ غریب ہے مگر غیور۔ عسرت و افلاس کی وجہ سے شادی نہیں کر سکتا۔ اپنی منسوبہ کو اغوا کر کے لے جانے کو بھی عار و ننگ سمجھتا ہے۔ عزت نفس کا محافظ ہے۔ طبیعت میں تمسخر اور دل لگی ہے۔ اور قیافہ شناس اول درجے کا ہے +

صفر بیگ و عسکر بیگ۔ حیدر بیگ کے وفادار دوست ہیں ان میں بھی حیدر بیگ کے سے اوصاف پائے جاتے ہیں مگر کم۔ ضرورت کے وقت دوست کو ہر طرح مدد دینے کے لئے تیار ہیں +

صونا خانم - سردار قبیلہ کی لڑکی ہے - خوبصورت اور نوجوان ہے - حیدر بیگ پر دل وجان سے فدا ہے - محبت میں اعتدال سے بڑھ جاتی ہے - مگر عام طور پر مآل اندیش ہے - حیدر بیگ کی حرکات راہزنی وغیرہ سے بہت خائف ہے اور اسے ارتکاب جرائم سے روکتی ہے - حیلہ ساز بھی اوّل درجہ کی ہے +

حاجی قرہ - مرد خسیس یہی ہے - بہت مالدار ہے - مگر بخل اور خست اسپر ختم ہے - مطلبی - خوشامدی - طمّاع - خود غرض اور سود خوار ہے - روپیہ کو ہر طرح سے جمع کرتا ہے - مگر خرچ کرنے میں بہت بخیل اور خسیس ہے - اس کے متعلقین حتیٰ کہ بیوی بچے اس کی بدسلوکی سے بیزار اور نالاں ہیں - وقت پر صرف باتوں سے آؤ بھگت کرنے والا ہے - مگر سو گز ناپے اور گز بھر نہ پھاڑے - سادہ لوح - جھوٹا - بات بات پر قسمیں کھانے والا ڈرپوک اور بزدل ہے - مگر کمزوروں اور نہتوں پر اپنی بہادری اور شہ زوری کا سکہ بٹھانے میں فرد ہے - بیہودہ گو اور شیخی باز ہے - مگر درحقیقت ماروں کے آگے اور بھاگتوں کے پیچھے ہے +

تکذبان - حاجی کی بیوی بڑی طرار زبان اور لڑاکی عورت ہے - حاجی کے بخل اور کنجوسی سے تنگ ہے - مگر اپنی زبان درازی سے اس کا ناطقہ بند کر دیتی ہے - اس کی مفارقت بھی گوارا نہیں کر سکتی - اس کی حرکات کی نگراں

اور ہر بات پر ٹوکتی ہے۔مگر بے سود +

حداوردی۔ ذلیل الاوقات قلاؤذی مؤذن ہے۔خدا کے کلام کا بیچنے والا ہے۔قرآن مجید کی سورتیں پڑھ پڑھ کر رقم قلیل کے معاوضہ پر ان کا ثواب بیچتا پھرتا ہے۔ مانگنے میں بہت اصرار کرتا ہے +

کرم علی۔ حاجی کا نوکر ہے۔یہ بھی اس کی کنجوسی کے ہاتھوں تنگ آکر میعاد ملازمت ختم ہونے پر ملازمت چھوڑنے کے لئے آمادہ ہے۔نہائت ڈرپوک مگر مطلب کا یار ہے۔ مسخرہ بھی ہے +

اوہان۔ روسی پولیس کا ارمنی داروغہ ہے۔بڑا ڈرپوک۔مگر چالباز ہے۔پولیس کے ہتھکنڈوں میں بہت ہوشیار ہے اصلی مجرموں کا سراغ نہ لگ سکنے پر جھوٹ موٹ دوسروں پر الزام لگا دیتا ہے۔جھوٹی شہادت دینے کا عادی ہے۔ اپنی نیک چلنی کی سندات ہر وقت اپنے پاس رکھتا ہے اور وقت بے وقت اپنی حسن کارکردگی کے اظہار کو ضروری خیال کرتا ہے +

فقط

سرگذشت مردِ خسیس

افرادِ اہل مجالس

حیدر بیگ }
صفر بیگ } بیگہائے آنجا +
عسکر بیگ }
حاجی قرہ - سوداگر +
بدل - پسر حاجی قرہ +
کرم علی - نوکر حاجی قرہ +
خداوردی - مؤذن +
اوہان - یوزباشی قراولان +
بسرکز - }
قہرمان - } قراولان +
قرابیت - }
وشش نفر دیگر }

اراکیل - }
نکرویج - } زارعین طوغ +
موورا و - حاکم +
خلیل - یوزباشی کہ ہمراہ موورا و است
نچالنگ - } سائر عملہ موورا و
یساول - } ہستند +
صونا خانم - نامزد حیدر بیگ +
طیبہ خانم - مادر صونا خانم +
تکذبان - زن حاجی قرہ +

مجلس اوّل

(واقع میشود در کنار رودخانهٔ حیدر بیگ در زیر درخت بلوط حیدر بیگ وصفر بیگ هر دو مکمّل ومسلّح چُست وچابک در شب مهتابی از خانه بیرون آمده در کنار رودخانهٔ صفر بیگ بسر سنگی نشسته - و حیدر بیگ روبروی او بحالت غمین حرف میزنند) +

حیدر بیگ - خدایا! این چه عصریست؟ این چه زمانه ایست مرد از قدر و قیمت افتاده - نه سواری بکار میخورد - نه تیر اندازی طالب دارد - نه جوانی را قیمتی مانده است - و نه بهادری را حرمتی باقیست + مثل زنها بایست صبح تا شام و از شام تا بامداد میان آلاچیق محبوس باشی - آدم از کجا دیگر زندگانی بکند - پول پیدا نماید - دولت دست بیاورد +

روزهای گذشته دورهای پیش میان هر هفته یا ماهی یکدفعه لااقل آدم کاروانی می چاپید - اردوئی میزد - چپادی میکرد + حال نه کاروان میتوان چاپید - نه اردوئی داغان توان کرد - نه جنگ قزلباشی - نه دعوای عثمان لوئی - اگر بخواهی نوکر هم بشوی بجنگ بروی - باید سر این لزگیهای لات و لوت بروی - اگر به هزار زحمت یکی را از سوراخ کوه ها در بیاری - جز انبانِ کهنه ولولهٔ شکسته چیزی دیگر بدست

نخواہد افتاد-کو دعوائے قزلباشی و عثمانی ؟ کہ ہمہ قراباغ را با طلا و نقرہ پر کنند ✤

الحال ہم خیلے خانہا ہست کہ از چپا د اصلا ندوز نان مے خورند - اولاد اصلا بیگ بازۂ دیروز در بازار آغجہ بدیع یراقہائے نقرۂ کہ پدر شان از عثمانلو اُلجہ کردہ بود - مے فروختند- بازیک ہیچو دعوائے اتفاق بیفتد- پیش از ہمہ جلودستہ وا ایستم- ہنرے نمایاں کنم- کہ رستم دستان ہم نہ کردہ باشد- کارمن این است- نہ اینکہ پنجالنگ مرا صدا کردہ است- مے گوید "حیدر بیگ! راحت بنشیں- دلگی مکن- راہ نزن دزدی نزو"- پشیمانم کرد- کہ گفتم "بلے پنجالنگ! ما ہم باین کارہا راغب نیستم- ولے بہ شما لازم است کہ امثال ما مردانِ نجیب را بلقمۂ نانے راہ نمائی بفرمائید- کار و شغلے بدہید- کہ نان و آشے داشتہ باشد" گوش کن! بہ بیں! چہ جواب داد بمن- "حیدر بیگ! زراعت بکن- باغ بکار- داد و ستد بر و- خرید و فروخت بکن" گویا کہ من با نازور ارمنی ہستم کہ ہرروز تا شب خیش برانم- یا اہل لنبرانم کرم پیلہ نگاہ بدارم - و یا لکم پیلہ وری بروم- عرض کردم "پنجالنگ! ہیچ وقت از جوان شیر برزگری و بازرگانی دیدہ نشدہ پدر من قربان بیگ (خدا رحمتش کند) ایں کارہا نہ کردہ است- من ہم کہ پسر او ہستم ہرگز ازیں کارہا نخواہم کرد ✤ اخمش را ریختہ روشش را گرداندہ اسبش را ہے کرد و رفت ✤

صفربیگ - ایں حرفہا فائدہ ندارد - آدم کہ گوشت دُزدی نخورد اسپ سوار نشود - از زندگانئے خود چہ لذت مے برد ؟ و در روئے دنیا برائے چہ راہ مے رود ؟ شب گذشت عسکر بیگ نیامد نمے دانم برائے چہ دیر کردہ است ؟ ہا ! آنست - آمد +

(دریں حال عسکر بیگ مے رسد) +

عسکربیگ - حیدر بیگ ! من ہم حاضرم - میروید ؟ بسم اللہ راہ بیفتید - پس چرا غمگینی ؟ ہیچو فکری بنظر مے آئی +

حیدربیگ - واللہ ! نمیدانم کدام دہن لق حرف مفت زن مرا بہ نچالتگ نشاں دادہ است - آمدہ بود میان بلوک گردش کند - امروز از کنارِ اوبۂ ما میگذشت - مرا صدا کردہ مے گوید "حیدر بیگ ! دزدی نرو - راہ زنی نکن" +

صفربیگ - بہ ! یعنی از گشنگی بمیر !

حیدربیگ - البتہ ہیچو مے گوید - دیگر گویا کہ در ہمۂ قراباغ ہمۂ ایں دزدیہا را حیدر بیگ مے کند - اگر او از دزدی دست بردارد - ولایت آسودہ خواہد شد - دزدئ بُز ومیش ہم برائے ما دشخار شدہ است - حالا ہم معطّل و فکری ماندہ ام - اگر برویم دخترہ را برداریم بیاریم - مے ترسیم پدر ومادرش شکایت کنند باز باید فراری بشوم +

عسکربیگ - حیدر بیگ ! ہمۂ قراباغ مے داند - دخترہ را پدر و مادرش بتو دادہ است - نمے فہمم چہ باعث شدہ است کہ باید پنہانی برداری بیاری +

حیدربیگ - چہ باعث خواہد شد؟ پول ندارم۔ خرجش را بکشم۔ عروسی بکنم۔ بر دارم بیاورم لابد شدہ ام۔ باعلتش بے پولی است۔ دیگر برائے این صفربیگ مصلحت ہیچ دید کہ بر دارم بیارم خرج عروسی از گردنم بیفتد + اما این عمل برائے من بدتر از مرگ است کہ بگویند پسر قربان بیگ پول پیدا نکرد۔ عروسی کند۔ نامزدش را بر داشت۔ گریخت۔ گریزاند۔ چون صفربیگ گفت از ترست اینہا رابہانہ درمے آوی (بجہت آں غیظ کردہ) بگردنم وارد آمدہ است۔ پئے شما فرستادم کہ تو ہم بمن ہمراہی بکنی +

صفربیگ - من چرا میگویم؟ خودت پیش من آہ واوہ کردی کہ دو سال است نئے توانی عروسی بکنی۔ نامزدت را بیاری۔ گفتم میخواہی من ہم بیایم برویم بر داریم بیاریم خودت بداں! از برائے من چہ تفاوت مے کند؟

عسکربیگ - حیدربیگ! ازیں نیّت بیفت۔ پانزدہ روز بہ من مُہلت بدہ۔ من خرج عروسئ ترا پیدا مے کنم۔ موافق قاعدہ عروسی بکن۔ نامزدت را بیار +

حیدربیگ - از کجا پیدا مے کنی؟

عسکربیگ - (یکایک) تا پانزدہ روز بہ تبریز مے رویم۔ بر مے گردیم۔ مال فرنگ مے آوریم۔ منفعت مے کند۔ مے فروشیم۔ از منفعت او عروسیت را بکن +

حیدربیگ - خوب آوازہ مے خوانی۔ اما صدات مے گیرد در تبریز مال مفت ریختہ اند؟ ما برویم جمع کنیم۔ برداریم بیاریم +

عسکر بیگ - البته مال مفت کجا بود ؟ باید پول داد خرید +
حیدر بیگ - عجب حرف مے زنی - ماشاءاللہ! من پول را از کجا بیاورم ؟
عسکر بیگ - مگر من از خودم پول دارم ؟ حرف من این است - حاجی قره آغچه بدیعی سوداگر پولدار است از و بگیریم بر ویم - مال بیاریم - بفروشیم - پول او را رد مے کنیم - نفعش از برائے ما مے ماند +
حیدر بیگ - مے گویند ،، حاجی قره خیلے مرد خسیس است بکسے پول نمے دہد +
عسکر بیگ - ہر قدر خسیس است دو آں قدر ہم طمع کار است - تطمیع مے کنیم با خودِ ما ں شرکت کند - بخاطر شراکت (که ہمراه ما بر ود) بما ہم پول میدہد - من درست مے کنم +
حیدر بیگ - خوب! اگر بخودت خاطر جمع داری - من راضیم - امّا باید دختره را به بینم - حالیش بکنم - قول داده ام + امشب انتظار مرا مے کشد +
عسکر بیگ و صفر بیگ - بسیار خوب ! بسیار خوب !! خیلے خوب شد !!!
حیدر بیگ - پس شما بر وید - من خودم مے آیم - شما را پیدا مے کنم - با ہم میرویم پیش حاجی قره +
عسکر بیگ و صفر بیگ - خدا حافظ شما ! ما رفتیم دیگر امّا صبح زود تر بیائی + (میروند)

تبدیل مجلس

(دریں حال مجلس تبدیل یافتہ۔ از دور آلاچیقے نمایاں مے شود
بہ مسافت دہ قدم دور از آلاچیق پشتِ بُتّہ ہا صوناخانم بوضع قشنگ
لباس سفر پوشیدہ چادرِ شب ابریشمی در سر کردہ گاہے نشستہ گاہے
ایستادہ از پناہ بوتہ ہا ایں سُو آں سُو نگران وچشم براہ است) +

صوناخانم ۔ خدایا بہ بینی باز چہ شد! کہ نیامد۔ شب از نیمہ
گذشت ہنوز پیداش نیست۔ سفیدۂ صبح میزند۔ حالا صبح میشود
نمیدانم چہ بکنم کہ ہم واے ایستم + اگر نیامد چارہ ندارم۔ باید برگردم
باز بروم آلاچیق + (برخاستہ ایں طرف آں طرف نگاہے مے کند
باز مے گوید) خیر۔ نیامد۔ یقین کہ دیگر نے آید۔ بے شک نخواہد آمد
بینی باز بکدام دیوانہ از خدا بے خبر دوچار شد۔ تابیدند۔ کشیدند
بردند بہ دزدیِ گاؤ خر۔ اگر نہ تا حال مے بایست بیاید۔ از عہدہ اش
کہ نے توانم برآیم۔ اگر ایں دفعہ ہم بشناسندش باز باید از لوفاری
شود۔ روز مرا سیاہ کند۔ باز دو سال دیگر توے خانۂ پدرم دوستاق
بمانم۔ بخدا! کہ دیگر پیۓ اش بلند نے شوم۔ ہرگز سر راہش نے
نشینم۔ میروم بہ یکے دیگر شوہر مے کنم۔ فکرش ایں است۔ خانۂ پدرم
سر مرا سفید کند (مے نشیند زمین۔ بار دیگر) ایپہ۔ چہ وسوسہ ہا بہ خیالم
میرسد؟ انشاء اللہ کہ نے رود۔ بہ من قسم خوردہ کہ تا ترا نبرم۔
ہرگز دزدی بتہ ہم نروم۔ بے شک چیز دیگرے باعث تاخیر او
شدہ است۔ واہ! حالا پشت بوتہ گوش بدہد۔ بشنود کہ من گویم۔

"میردم بہ یکے دیگر شوہر مے کنم" باور مے کند؟ نہ البتہ باور نمی کند۔ مے داند کہ دروغ مے گویم۔ حوصلہ ام تنگ مے شود۔ ہر چہ بدہنم مے آید۔ مے رانم۔ آہ! صدائے پا مے آید + (دریں حال از پشت بوتہ حیدر بیگ سوارہ پیدا شدہ از اسب پیادہ مے شود) +

حیدر بیگ۔ صونا خانم!

صونا خانم۔ حیدر! توئی؟

حیدر بیگ۔ منم +

صونا خانم۔ تنہائی؟ پس رفیقہات کو؟

حیدر بیگ۔ رفیق ندارم۔ تنہا آمدہ ام +

صونا خانم۔ باز این چہ حرفے است میگوئی؟ پدرم برادرم ہمہ توے آلاچیق خوابیدہ اند۔ ہیچو کہ دیر آمدۂ الآن ہم دم صبح است۔ بیدار مے شوند۔ مرا کہ خانہ ندیدند۔ خواہند فہمید۔ بے شک فرار شدہ۔ شمارا عقب کردہ مرا از دست تو خواہند گرفت بعد ازاں دیگر تا قیامت نے توانی روے مرا بہ بینی +

حیدر بیگ۔ ہنوز برائے بردن شما نیامدہ ام۔ نترس +

صونا خانم۔ (با غیظ) چہ طور "برائے بردن تو نیامدہ ام" چہ مے گوئی؟

حیدر بیگ۔ بہتر ازیں مصلحت دیدہ ام۔ گوش بدہ +

صونا خانم۔ ہیچ مصلحتے نیست بہ بینید۔ زحمت کشیدہ اید۔ اسب را پیش بکش۔ خواہیم رفت۔ من دوبارہ نے توانم۔ بآلاچیق برگرد +

حیدر بیگ۔ تامل بکن۔ حرف مے زنم۔ گوش بدہ +
صونا خانم۔ (جلوِ اسپ را گرفتہ) گوش نے دہم۔ رکاب را بگیر۔ سوار بشوم۔ حرف را توے راہ مے گوئی +
حیدر بیگ۔ (بازوِیش را گرفتہ) دخترا! تعجیل مکن۔ گوش بدہ۔ بہ بیں چہ مے گویم +
صونا خانم۔ صبح روشن مے شود۔ وقت درنگ کردن نیست۔ حرفت را باز بگو +
حیدر بیگ۔ دخترم! آرام بگیر۔ بگویم۔ پول پیدا کردہ ام۔ مے خواہم موافق قاعدہ با عادت ایلیت عروسی کنم۔ بہرمت۔ دیگر برائے چہ نصف شب بر دارم؟ ببرم؟ کسے کہ ترا از دست من نے گیرد +
صونا خانم۔ دروغ مے گوئی۔ پول پیدا کن! دریں دو سال ہم پیدا مے کرد۔ من عروسی نے خواہم۔ مے خواہم۔ بہ ہمیں طور بروم۔ تنہا من نیستم کہ با تو مے روم۔ روزے صد تا دریں ملک دست ہم گرفتہ در مے روند۔ عار کہ نیست۔ از ایلیت تا دختہ یکے را طوی نے گیرند۔ ہمہ بہ ہمیں طور ہا مے روند +
حیدر بیگ۔ جان من! عزیز من! آنہا کہ دست ہم را گرفتہ در مے روند۔ پدر و مادر شاں میل ندارند۔ اذن نے دہند۔ دختر را چارہ از ہمہ جا بریدہ لابد مے شود۔ در میرود۔ پدر و مادر تو کہ خود شاں ترا بمن مے دہند۔ نے گویند بے حیا! دیگر ایں چہ حرکتے بود کہ کردی مارا رسوا نمودی؟ آں وقت چہ بگویم

صوناخانم - (قدرے فکر رفتہ) پول از کجا پیدا کردۂ ؟

حیدر بیگ - دِه ! بنشین زمین - گوش بده - بگویم از کجا پیدا کرده ام +

صوناخانم - (مے نشیند) خوب ! بگو - به بینم +

حیدر بیگ - مے دانی که مال فرنگ در اینجا چه قدر گران و با صرفہ است برائے فروشنده +

صوناخانم - اِیئہ ! مے دانم - با مال فرنگ چه سر و کار داری ؟ تاجر که نیستی این حسابها را ملاحظه بکنی - بگو به بینم پول چه قدر پیدا کردۂ +

حیدر بیگ - آخر گوش بده - بفہم که چه مے گویم - دولت روس چیت فرنگ را قدغن کرده است - کسے از ترس نمے تواند بر ود بیاورد - مگر باتفاق یک نفر آدم رشید و بهادرے جرأت بکند - بکند - دو بار بتواند بکشد - بیاورد +

صوناخانم - اے مرد ! بمن چه ؟ روس مال فرنگ را قدغن کرده است - بچه کار من مے خورد ؟ خدا بکند ! که چیت پوشیدن را از هیچ مردم قدغن بکنند - حرف خودت را بزن - بگو به بینم - پول از کجا گرفتۂ +

حیدر بیگ - دختر ! نمے گذاری که حرفم را تمام کنم ! اما مردمان اینجا چنان بچیت هائے فرنگ حریص اند که هر وقت هر جا مے بینند دیگر بروے حریر و بیند نگاه نمے کنند - عسکر بیگ میگوید دو هم ارزان است و هم قشنگ است در نگاه همه مے رود - زنها

بلے این چیت ہا بے اختیار اند ہیچ چیت روسی را اعتنا ندارند ✦

صونا خانم۔ آخر بہ من چہ؟ چیت فرنگ یا چیت روس ہر دو بہ جہنم۔ حرف نحوست را بزن ✦

حیدر بیگ۔ مے گویند زن نچالنگ ہم پنہانی از شوہرش ہمیشہ چیت فرنگ مے خرد۔ مے پوشد۔ حاجی عزیز دریں نزدیکی بیست تومان چیت فرنگ بہ اش فروختہ است ✦

صونا خانم۔ بجہنم بفروشد! بگور سیاہ بفروشد! نمے دانم این صحبت چیست؟ از کجا بمغزاین فرو رفتہ است۔ حیدر! دماغت ناخوش شدہ است۔ چہ چیز مے گوئی؟

حیدر بیگ۔ ہر چہ مے گویم۔ آخر حالیت مے شود کہ چیت فرنگ دریں جا چہ مرغوب است ✦

صونا خانم۔ بچہ کار من مے خورد؟ حالیم بشود چیت فرنگ خرید و فروخت خواہم کرد؟

حیدر بیگ۔ خیلے خوب! دِہ۔ گوش بدہ اگر من یک دفعہ بروم۔ چیت فرنگ بیاورم بہ بزازہا بدہم۔ شبِ عروسی ترا بخانہ عروسی ما در مے آورم یا نہ؟

صونا خانم۔ ازاں وقت تا حال ہتی ہتی این را مے خواستی بگوئی۔ بارک اللہ! من ہم مے گفتم راستی راستی جوان پول پیدا کردہ است۔ مال فرنگ گویا صحرا ریختہ است۔ این برود۔ جمع کردہ بیاورد ✦ پاشو! برویم۔ پاشو! بس است۔ حالا است کہ دم صبح روشن مے شود ✦

حیدر بیگ - پول پیدا کرده تم - دروغ نے گویم +

صونا خانم - پول پیدا کردهٔ عروسیت را تمام کن + بمال فرنگ دیگر چرا مے دهی ؟

حیدر بیگ - آخر قرض کرده ام - صاحبش بشرط این میدهد که مال فرنگ را بیاورم - نفع آن را قسمت کنیم - نمیدهد که عروسی کنم +

صونا خانم - من این نفع ها را نے خواهم - عروسی کنم + پاشو ! دیم - اگر مال فرنگ هیچو مداخل دارد - صاحب پول چرا با تو قسمت می کند ؟ نے برود - خودش بیاورد - همهٔ خیرش را خودش ببرد +

حیدر بیگ - خودش مرد تاجر و تاجیک است - تا با همچو منے همراهی نکند - چه بنیه دارد ؟ بآن طرف ارس بتواند پا بگذارد - قزاقها مویش را مے کنند +

صونا خانم - قزاقها موے ترا نے توانند بکنند ؟

حیدر بیگ - من دزدی رفته ام - صد تا روباه بازی بلدم - من خود را به قزاقها نشان نے دهم - تا مویم را بکنند +

صونا خانم - تو هر وقت بدزدی و راهزنی هم میخواستی بروی مے گفتی کسے مرا نے بیند نے شناسد - اما بانے دیدند مے شناختند. دو سال فراری شدی - روے خانه ندیدی - حالا پیش روبه جرم بیرون آمدهٔ - مے خواهی بایں کارے دست بزنی - فراری بشوی - باز مرا با دیدهٔ گریان بگذاری - من راضی نیستم - نے خواهم - عروسی بکنی - پاشو ! برویم +

حیدر بیگ - گیرم که عروسی نخواستی - نان هم نے خواهی ؟

نباید۔ من یک راہ مداخلے داشتہ باشم ؟

صوناخانم۔ خدا کریم است ۔گشنہ نے خواہیم ماند +

حیدربیگ۔ دیگر چہ طور گشنہ نخواہیم ماند ؟ مے گوئی دزدی نرو۔ مال فرنگ نیار۔ نان کہ از آسمان نے بارد !

صوناخانم۔ صبح شد۔ پاشو! برویم۔ مرا ببر۔ توے خانہ ات بگذار۔ بعد از دو ہفتہ مے خواہی برو پئے مال فرنگ +

حیدربیگ۔ چونکہ رخصت مے دہی این ہفتہ را ہم در خانۂ پدرت باش۔ اگر بعد برائے تو عروسی نکردم نبردم۔ پس کمتر از من کسے نیست +

صوناخانم۔ نے خواہم نے خواہم۔ من الآن نہ خواہم رفت۔ پاشو! برویم +

حیدربیگ۔ دورت بگردم! دردت بجانم! پاے ترا مے بوسم۔ قربانت مے روم۔ دو ہفتہ مہلت مے گیرم۔ صبر کن۔ واللہ! بعد از دو ہفتہ عروسی کردہ مے برمت۔ خاطر جمع پئے عروسی۔ این طور بردن تو از براے من از مرگ بدتر است۔ پیش پدر و مادرت مرا خجلت نگذار +

صوناخانم۔ دو ہفتہ صبر کردن براے من از عذاب جہنم مشکل تر است۔ دیگر تاب نے توانم بیاورم۔ پاشو! برویم +

حیدربیگ۔ ترا بخدا! حرف مرا بشنو۔ قبول کن +

صوناخانم۔ (بناے کند بگریہ کرفتن) چہ بد! ہمچو معلوم مے شود دلت از من سرد شدہ است +

حیدر بیگ ـ صونا خانم! دلم را خون مکن۔ حالا کہ دوام نمی کنی ـ دِہ ـ پاشو! سوار شو ـ بروِیم +

(صونا خانم مے خواہد پا بر کاب بگذارد ـ درآں حال صبح سفیدہ زدہ طیبہ خانم مادر صونا خانم از آلاچیق بیروں آمدہ صدا مے زند) +

طیبہ ـ صونا! صونا!! صونا ہو ـ ے!!!

صونا خانم ـ اے واے جانم! ننم صدا کرد ـ دیگر نے توانم بروم +

(زود خود را مے چسپاند بزمین) +

حیدر بیگ ـ آہ! آہ!! دختر! پس من چہ کنم؟

صونا خانم ـ دیگر برو ـ وانہ ایست ـ ننم الآں مے آید ـ ایں سمت +

حیدر بیگ ـ پس کے بیایم؟

صونا خانم ـ دیگر ہیچ وقت نیا ـ برو ـ مرا دیگر نے توانی بہ بینی

حیدر بیگ ـ صونا! حرفت را برگردان ـ اگر نہ ایں خنجہ را پیش رویت مے زنم بر دلم ـ خودم را مے کُشم +

صونا خانم ـ نہ ـ نہ بخاطر خدا! برو ـ پئے مال فرنگ ـ بعد بر گرد ـ بیا ـ عروسیت را بکن ـ برو ـ ننم ترا نہ بیند ـ خودت را چرا مے کشی ـ من با بخت سیاہِ خودم بودم +

حیدر بیگ ـ (گردنش را بغل گرفتہ ـ رویش را بوسیدہ) حالا می روم ـ دیگر ـ دروت بجانم! غصہ نخور ـ خودت اذن دادی +

طیبہ خانم ـ اے دختر صونا! کجائی؟

(حیدر بیگ زود سوار شده، بے ابر کرده دور مے شود) +

صونا خانم - اے ننہ! اینجایم - مے آیم +

طیبہ خانم - (میرود نزد او) اے دختر! این وقت درین بیابان کارت چہ بود؟

صونا خانم - اے ننہ جان، روز اینجا قالیچہ انداختہ نشستہ بودم - شب خاطرم آمد - قالیچہ اینجا ماندہ است - از رخت خواب کہ پا شدم - آمدم - بردارم کہ اول صبح دُچار گاو گلہا و گاو سالہ چران ہا مے شود - مے برند - قالیچہ را برداشتم مے آمدم - لنگۂ کفشم از پایم در رفت - تاریک است - نے توانم بجورم +

(خم مے شود بجستن کفش) +

طیبہ خانم - پات را نمے توانی درست زمین بگذاری؟ کدام طرف افتاد؟

صونا خانم - ہمیں جا افتادہ - ہا!

(دست بزمین مے مالد - طیبہ خانم ہم کج مے شود) +

طیبہ خانم - اگر اینجا افتادہ است پس کوش +

صونا خانم - ہا! بہ بین - این است - جستم +

(لنگۂ کفش را دست گرفتہ نشانش مے دہد) +

طیبہ خانم - وہ! پا کن - برویم +

(صونا خانم کفش را پا کردہ ہمراہ مادرش مے رود) +

پردہ مے افتد

۱۳۰ / ۱۳۰

مجلس دوم

(واقع می‌شود در قریهٔ آغچه بدیع دکانی که قدری قدک کرپاس شله وچیت های وسط ریخته شده وحاجی قره نیم ذرعی دست گرفته بی دماغ وملول نشسته است) +

حاجی قره - (پیش خود تنها) خدا خراب کند هیچ بازار را ببرد چنین بده بستانرا. سگ پدری قدک وشله فروش این کارکن وستتش شرب بوده است. سه ماه است در قلعه جنس خریده ام. آورده ام هنوز پنج توب فروش نکرده ام. کسی نیست که بر روی مال نگاه کند. با دولت روس داد وستد بالمرّه بریده شده جنس مثل میراث گشته. طاعون آنجا ریخته. کسی نزدیکش نمی رود. با این بازار تا یکسال دیگر مال فروش نخواهد رفت - تمام نخواهد شد. خانه خراب شدم رفت. این چه کاری بود که سر من آمد. پانصد منات پول نقد بدهی. مداخل ومنفعت پول جهنم. مایه هم دست نیامد. هیچ چیزی کجا دیده شده؟ که نشان می دهد؟ خانه ات خراب شود چیت فروش! در ترا خدا بندد. شله فروش! چادره فروش! آه هرگز خیر نه بینی انشاء الله - صحیح وسالم منفعت مالت را نه خوری هیچو که فروختی. اوف! اوف!! (دست تأسف بزانو میزند) بی مروت! صد بار قرآن خورد - پیغمبر یاد کرد. که بسیار رمال برواج است در بازار آغچه بدیع - درعرض سه روز همه را می فروشی. بسه روزش سه ماه شده. سه ماه هم

سه سال خواهد شد - این مال مشکل فروش برود - خوب مغبونم کرد ازین قرار درست صد منات ضرر دارم - این درد مرا بے شک خواهد گشت +

(درین حال غفلتًا خداوردی مؤذن مے رسد) +

خداوردی - سلام علیک - حاجی آقا! اسم شریف پدرت چیست ؟

حاجی قره - علیک السلام آقا! ناشور فرمودید؟ تو پے چند؟

خداوردی - خیر عرض کردم اسم شریف ابوی را بفرمائید +

حاجی قره - مے خواهی چه کنی؟ باسم پدر من چه کار داری عزیز من ؟

خداوردی - من چه کار دارم؟ سورۀ جمعه خوانده ام - مے خواهم - برائے پدرت فاتحه بدهم +

حاجی قره - بفرما این عمل خیر از کجا بخیال شریف شما رسیده است؟ بسیار خوب! خیلے مرا خوشحال کردی +

خداوردی - از کجا بخیال من رسیده است؟ بسیار خوب! امروز صبح از در خانۀ ما نه بگذشتید؟ به بنده زاده نفرموده اید؟ که پدرت را بگو سورۀ جمعه به پدر من تلاوت کند - بیاید یک عباسی مے دهم +

حاجی قره - من؟ یک عباسی؟ چه طور؟ چه مے گوئی؟ دیوانه نشده که ؟

خداوردی - حاجی! هنوز دیوانه شدن من جهتے پید انکرده

است۔ خودت سفارش کردۂ پسرم ہم بمن گفتہ است۔ سورۂ جمعہ را ہم خواندہ ام۔ اگر عباسی را ندہی۔ آں وقت دیوانہ خواہم شد +

حاجی قرہ۔ مردکہ ؟ سرِخود ترا چہ شدہ بود بہ پدرِ من قرآن بخوانی ؟

خداوردی۔ من ہرگز سرِخود نخواندہ ام۔ تو گفتہ ؟ من ہم خواندہ ام +

حاجی قرہ۔ من ہیچ وقت ہیچو حرفے نزدہ ام۔ و ہرگز محال است کہ بزنم۔ از من ہیچو کارے نشدہ است۔ من ہمیشہ خودم برائے پدرم قرآن خواندہ ام۔ ولیکن ہیچ نشدہ است۔ کہ پول بدہم۔ قرآن بخوانند۔ در عمرم نکردہ ام۔ و ہرگز ہم بخیالم نیامدہ است کہ بکنم +

خداوردی۔ حاجی ! یک عباسی مگر چہ چیز است ؟ ایں قدر حرف بزنی۔ نگفتہ باشی ہم نقلے ندارد۔ یک عباسی را مرحمت بکن۔ بروم اگرچہ پسرم خصوصاً شما را مے گفت و نشان مے داد +

حاجی قرہ۔ عزیزِ من ! پسرت مشتبہ شدہ است۔ احتمال دارد کسے دیگر گفتہ باشد۔ برو پیداش کن۔ عباسی را بگیر۔ من بایں کساد بازاری یک شاہی ندارم یک عباسی را از کجا بیارم بشما بدہم۔ امروز دشت ہم نکردہ ام۔ ترا بخدا ! جلو دکان را نگیر۔ مشتری مے آید۔ رد مے شود +

(خداوردی مے رود۔ بعد عسکر بیگ و صفر بیگ و حیدر بیگ مے آیند) +

عسکر بیگ۔ سلامٌ علیکم حاجی !

حاجی قره ۔ (سرش را بلند کردہ) وعلیکم السلام ۔ حاجی قربانتاں برود ۔ بفرمائید ۔ تو بنشینید + (بیگھا داخل دوکان شدہ مے نشینند)
حاجی قره ۔ خوش آمدید ۔ دردتاں بجان حاجی ! صفا آوردید ۔ دوکان ازخودتان است ۔ پیشکش شماست ۔ چوپوق میل دارید ؟ غلیان مے فرمائید ؟
عسکر بیگ ۔ غلیان مے کشیم حاجی !
حاجی قره ۔ حاظر ۔ الآن چاق مے کنم ۔ دردتاں بجانم !
(زود غلیان را چاک مے کند) +
عسکر بیگ ۔ حاجی ! حالت بازارتاں چه طور است ؟ فروش تاں خوب است ؟
حاجی قره ۔ خدا برکت دہد ! مال که خوب شد ۔ بازار کساد نے شود ۔ خودت میدانی که من مال بد وارد دوکان نے کنم ۔ روز بروز جنس دوکان من فروش مے رود ۔ دیروز دوکان بسیار خالی شدہ بود قلعه پیغام کردم ۔ غلام بچه شما ایں مال را تازہ فرستادہ است ۔ تازہ امروز آوردہ ام چیدہ ام + (غلیان را مے دہد ۔ دست دراز مے کند ۔ از قدک و شلّه مے ریزد پیش حضرات) حاجی قربان شما ! ہرچه مے خواہید روا کنید ۔ بخانه کعبه ! به بیت اللّٰه که رفته ام ! بقرآن قسم ! بحق پیغمبر بمرگ پسرم عروسئے بدل را نه بینم ! اگر دروغ بگویم ! آنچه بدیع را بهم بزنی بهتر ازیں چیت و قدک یا جور ایں ہیچ جا دکان ہیچ کسے بهم نے رسد ۔ قماش اینها قماش دیگر دارد ۔ مشتری مجال نمیدہد ۔ ازیں سر مے آرم ۔ ازاں سر مے برند ۔ فردا اگر اینجا گذرتاں بیفتد ۔ یکے

از ینهارا در دوکان نخواهید دید۔ بخرید ببرید مبارک تان باشد ۔
پول تان حلال است بمال خوب هم قسمت شده است +
عسکر بیگ۔ مے خواهیم چه کنیم۔ حاجی! زحمت بیجا کشیدهٔ۔
پارچه ها را بهم مے زنی۔ اینجا مے ریزی +
حاجی قره۔ (متعجب و اوقات تلخ) چه طور" مے خواهیم چه کنیم"؟
مگر خرید نخواهید کرد؟ شب عید است۔ تدارک نباید به بینید؟
رخت نمے خواهید؟
عسکر بیگ۔ خیر حاجی! برائے رخت خریدن و تدارک
عیدی نیامده ایم۔ مطلب دیگر داریم +
حاجی قره۔ پول نقد نداشته باشید با روغن گاو هم معامله
مے کنم بشرطیکه خالص روغن گاو باشد +
حیدر بیگ۔ اے مرد عزیز! اگر روغن داشته باشیم۔ خود ماں
مے خوریم۔ روغن گوسفند بهم نمے رسد۔ تا چه رسد بروغن گاو +
عسکر بیگ! گوشت اینجا باشد به بیں چه مے گوید +
حاجی قره۔ (اوقاتش تلخ شده) شمارا بخدا! زحمت بکشید۔ تشریف
ببرید۔ یک وقت دیگر تشریف بیاورید۔ حرف بزنیم در دکان را نگیرید
حالا وقت آمدن مشتری است۔ مے آیند رد مے شوند +
عسکر بیگ۔ حاجی! ما هم مردمانے هستیم۔ شمارا مردے مے
دانستیم۔ که پیشت آمدیم۔ فروش را یک ساعت دیگر هم مے توان کرد
چه خبر است؟ ما هم کارے داشتیم که خواستیم تا به بینیم +
حاجی قره۔ بجان شما! بخدا! مجال ندارم۔ بعد ازیں باز هم گر۔

راخواهیم دید- الآن تشریف ببرید- زحمت نکشید +

حیدربیگ- مرد عزیز! مے خواهی جواب ماں نکنی؟ تو چه طور آدمی؟ این چه حالتے است که تو داری؟

حاجی قره- قربانت برم جواب که نکردم- خواهش کردم- که مرد کاسبم- بضرر من راضی نشوید- اگر شما نیامده بودید تا حال هفت و هشت ده توپ چیت و قدک فروخته بودم +

حیدربیگ- عسکربیگ عجب ما را پیش آدم آورد- پا شویم برویم- اینک فائدۀ ندارد +

عسکربیگ- شما! بخدا حرف نزنید- به بینم- حاجی! اگر زحمت نمے شود غلیان دیگر بما بده- بکشیم- برویم +

حاجی قره- بمرگ فرزندم! دیگر توے کیسه تنباکو نیست- همه اش همان بود- ته کیسه را تکان دادم- چاق کردم- تشریف ببرید- خوش آمدید! زحمت کشیدید!

عسکربیگ- راست است وقتے که خدا از آدم گرفت- بنده نمیتواند بدهد- من خودم مے دانم- سه ماه است در آنجه بدیع سه توپ چیت و قدک نتوانستۀ بفروشی- یک عالم ضرر داری- ما آمدیم که در سر پانزده روز صد منات خیر به شما برسانیم- چه فائدۀ؟ بختت کار نکرد- خدا حافظ! (پا مے شوند راه بیفتند)

حاجی قره- اینجا نگاه کنید به بینم چه مے گوئید؟ چه طور سر پانزده روز صد منات بخشی؟ یعنی چه؟

عسکربیگ- ما دیگر چه بگوئیم؟ تو که گوش نمے دهی آشکار

جواب کردہ بیرون ماں مے کنی +

حاجی قرہ - اے مرد عزیز من با کے بشما جواب کردم؟ کے بیرون تاں نمودم؟ بنشینید پائیں - برائے خدا! فروش امروز ہم بدرگ - بنشینید بہ بینم - من ندانستم کہ شما از حرف من خواہید رنجید - اگر نہ صد تومان ضرر مے کشیدم ہرگز بہ شما نمے گفتم بروید، کسے تا حال از من حرف سخت نشنیدہ - سخنے درشت تر از برگ گل بروے کسے نزدہ ام - کلفتے بہیچ احدے نگفتہ ام +

عسکر بیگ - خوب! حالا کہ ایں طور شد چشم! باز می نشینم و بشما ہم مے گوییم کہ مطلب ما چہ بودہ است + (ہمگی از نو مے نشینند)

حاجی قرہ - دِہ بگوئید - بہ بینم - حاجی قربان تاں برود - صد منات خیر از کجا پیدا خواہد شد؟ ایں خیر را کہ میدہد؟ کہ مے رساند؟

عسکر بیگ - خیر رساں ہمیں مرد است - ہا! حیدر بیگ +

(اشارہ بطرف حیدر بیگ مے کند) +

حاجی قرہ - (بشتاب) از کجا مے رساند؟ اے قربان تو حیدر بیگ! غلیان چاق بکنم - دردت بجانم!

حیدر بیگ - تو کہ تنباکو نداشتی از کجا غلیان چاق خواہی کرد؟

حاجی قرہ - کیسہ دارد - کاش تو غلیان بکشی! (زود دست دراز مے کند - از کیسہ تنباکو مے آورد - قلیان را چاق کردہ بہ حیدر بیگ تواضع مے کند بعد رو بہ عسکر بیگ مے نماید) + دہ! بگو بہ بینم - چہ طور مے خواہد برساند؟

عسکر بیگ - حاجی! ایں ہمہٗ مال کہ اینجا ریختہٗ یک قروش

برائے تو منفعت دارد +

حاجی قرہ - دارد یا ندارد - تو حرف خودت را بزن +

عسکر بیگ - حاجی! بزن بہادر یئے حیدر بیگ راکہ تو بلدی ؟

حاجی قرہ - بلے ! مے گویند کہ بزن بہادر است +

عسکر بیگ - ہمہ مے دانند - در ہمۂ قراباغ ہر جا کہ اسم حیدر بیگ گفتہ شود مرغ پر مے اندازد +

حاجی قرہ - در این زمانہ آدم در جیب خود زر داشتہ باشد بہتر است تا در بازویش زور - ہر کہ را زر در ترازو است زور در بازو است +

عسکر بیگ - آدم تا زور ہم نداشتہ باشد نمے تواند - زر پیدا کند - حالا گوش بدہ تا بگویم - خودت مے دانی کہ مال فرنگ در اینجا چہ قدر گران و رواج است - در تبریز چیت ذرعے یک عباسی اینجا ذرعے سی صد دینار فروش میرود - چائے گرد آنکہ یک منات اینجا یک منات و نیم نہ مے گذارند زمین نیفتد - سبب این را مے دانی - برائے چیست ؟

حاجی قرہ - خیر - چہ مے دانم ؟

عسکر بیگ - سببش این است از ترس یساولان ارمنی و قراولان گمرکخانۂ قراباغ - واز دست قزاقہا مرغ نمے تواند آن طرف ارس پر زند +

حاجی قرہ - یعنی شما از مرغ ہم تیز پرید - آن طرف ارس بہ پرید +

عسکر بیگ - البتہ دستہا را بدستہا پیشی است - حیدر بیگ

پیش ما باشد قراول یساول بما چه مے توانند بکنند +

حاجی قره - قراول و یساول را کنار بگذار - هرگاه قزاقها نباشد بخدا! ما ہے دو دفعه تبریز مے روم برمے گردم - قراول و یساول بمن چه خواهد کرد ؟ من از لطف خدا تنها بیست نفرش را جواب مے دہم - اما وقتیکه اسم روس مے برند دلم مے ترکد - شمشیر و تفنگ اینها این قدر ہا مرا نمے ترساند که آمد و شد مجلس استنطاق لرزه بجان من مے اندازد - راستش ازین قزاقها باید ترسید که شر و خطا از اینها خارج نیست و نخواهد شد +

عسکر بیگ - ایه! ما پنجاه تا گذرگاه بلدیم - قزاقها را فریب مے دہیم - از جائے مے گذریم که گرد بو پائے ماں را نه بینند تا چه رسد بخود ماں +

حاجی قره - حالا ازین آمدن پیش من غرض تاں چه چیز است ؟

عسکر بیگ - غرض ماں این است - از نشستن اینجا جز اینکه پشه بچشم و روت مے نشیند مداخلے نخواہی کرد - پاشو! پول زیادے بردار - ہم برائے ماہم واسۂ خودت - برویم تبریز - ما که از خرید و فروش آنجا سر در نمے بریم - سررشته اش نداریم - برائے خودت و برائے ما خرید کن - ما ہم ترا صحیح و سالم با مال و جان تا اینجا مے آریم - پانزده روزه صد تومان پنجاه تومان منفعت دارد - منفعت پولے که بما دادۂ بده بما منفعت پول خودت ہم بمال خودت +

حاجی قره - خوب! پولے که بشما میدہم - نفع پول من کجا میرود ؟

عسکر بیگ - آخر عوض نفع پول ما ہم در حق شما خوبی مے

کنیم. ترا از دزد فرد سلامت نگاه مے داریم. منفعت مے رسانیم دیگر زیاد ترازیں چہ مے خواہی؟ پونزدہ روزہ از ما نفع پول خواستن برائے شما قبیح است۔ قدرش قابل نیست؟ بے وجود ماکہ تو نمے توانی تبریز بروی۔ ونمے توانی مال بیاری +

حاجی قرہ۔ چرا نمے توانم بروم۔ بخواہم امروز مے روم ہیچ کس ہم نمے تواند یک پوش از من بگیرد۔ من خودم مکرر بدزد و راہ زن دچار شدہ ام۔ دعوا ہا کردہ ام +

عسکر بیگ۔ آہا جانم! صد اژدہا باشی تنہا ایں راہ نمے توانی بروی۔ بیا بے۔ ماکہ انکار رشادت ترا نہ کردیم +

حاجی قرہ۔ راستی۔ من پول بے منفعت دادن را عادت نہ کردہ ام۔ اگر نفع پولم را کم مے کنید گوش بحرف شما نمے دہم +

عسکر بیگ۔ نفرے صد تومان بدہی۔ تا پانزدہ روز چہ قدر منفعت مے خواہی؟

حاجی قرہ۔ صد تومان پنج تومان نفع برمے دارم۔ زیادہ ہرچہ ماند مال شما +

عسکر بیگ۔ (رو مے کند بحیدر بیگ و صفر بیگ) چہ مے گوئید رفقاء؟ راضی مے شوید؟

حیدر بیگ و صفر بیگ۔ چہ باید کرد؟ راضی ہستیم +

عسکر بیگ۔ حاجی! دہ۔ پاشو۔ پول حاضر کن +

حاجی قرہ۔ کے مے روید؟

عسکر بیگ۔ امشب باید برویم +

حاجی قرہ - خیلے خوب - پول حاضر است - بروید - اسباب سفرتان را بپوشید - طرف شب بیائید خانۂ ما - من ہم تدارک اسب و اسبابِ خود را بہ بینم - بردیم +

بیگ ہا - (پاشدہ) خدا حافظ حاجی ! (مے روند) +

حاجی قرہ - (پشت سرِشان) خوش آمدید - بے وقت نیائید +

بیگ ہا - خاطر جمع باشش + (دور مے شوند) +

حاجی قرہ - (تنہا) بسکہ سر ایں پدر سوختہ صاحب مال قلب نشستم - جانم تلف شد - تا قیامت اینہا فروش نخواہد رفت - مے گویند - مال فرنگ خرید و فروش نکن - سوداگری ہم مے کنی - مال روس و قزلباش بخر - بفروش - من چہ خاک بسر بریزم - ایں مال روس و قزلباش چرا فروش نمے شود ؟ خیر تا یک ہمچو کارے نمے شد نمے توانستم ضرر اینہا را دربیارم - پاشوم - بروم خانہ - تدارک خودم را بہ بینم - ہمچو خیرے کم اتفاق مے افتد - والّا من غصّہ مرگ مے شدم - (دکان را قفل مے کند - مے رود) +

پردہ تبدیل مے شود

(دراں اثنا وضع مجلس تبدیل یافتہ خانۂ حاجی قرہ بنظر مے آید +

حاجی قرہ کلید در دست اسب صندوق را باز کردہ از کیسہ تومانہا را بیروں آوردہ سی صد تومان شمردہ سوا سوا بکیسہ ہا مے گذارد - بعد مے شود تفنگ و طپانچہ وشمشیرش را مے آورد - پلیش خود جمع مے کند دریں بین تکذبان زن حاجی قرہ مے رسد +

تگذبان- مے خواہی چہ کنی؟ باز ایں اسباب ویراق را چرا پیش خود ریختۂ؟

حاجی قرہ- مسافرم- مے خواہم بروم بروبنہا +

تگذبان- باز کجا مے خواہی بروی؟ بگو بہ بینم +

حاجی قرہ- شما نباید بدانید +

تگذبان- چرا نباید بدانم؟ دزدی؟ کہ از من پنہان بکنی؟

حاجی قرہ- یک ہیچو چیزے +

تگذبان- اگر ہیچو چیزے است کہ ہرگز نے توانی بروی پاشو- برو در دکانت و مالت را بفروش +

(اسباب را از پیشش جمع مے کند) +

حاجی قرہ- خدا دکان را خراب کند- آتش بگیرد- مال مگر فروش مے رود؟ تو ہم نے گذاری- چارۂ سرخودم را بکنم +

تگذبان- مرد! لبسرت چہ شدہ است؟ مگر نگذارم چارہ اش رابکنی؟ چہ مے گوئی؟

حاجی قرہ- دیگر مے خواہی چہ بشود؟ خانہ خراب شدم- درست صدمنات تا حال صرف دکان وخسارت ایں مال را دارم نان از گلوم پائیں نے رود +

تگذبان- گلوت ہیچو بگیرد انشاء اللہ کہ آب ہم پائیں نرود اے لئیم! مثل اینکہ بچہ ہا قاپ جمع کند- ایں قدر پول را جمع کردۂ- مے خواہی چہ کنی؟ صد سال دیگر عمر داشتہ باشی؟ ہمہ اش را بخوری- بپوشی عیش و نوش کنی پول تو تمام نے شود- برائے

صدمنات ضرر چه؟ خودت را مے کشی دیوانۂ مگر؟

حاجی قره - بلعنت خدا گرفتار شوی- زنکه تخمتاں باتش بیفتد! از روے زمین نیست شود! انشاءاللہ۔ گم شو ازینجا ہے شو کولی۔

تکذبان - مردکہ دیوانہ شدۂ! من از خانۂ خودم کجا گم شوم؟ بگو بہ بینم- کجاے روی؟ من ہم بدانم۔

حاجی قره - بجہنم! گورسیاہ! دست نمے کشی؟ چہ میخواہی از جان من؟

تکذبان - کاش تا حال رفتہ بودی- جان من ہم خلاص شدہ بود- کے آں روز را خواہم دید کہ عیشے و جشنے بکنم- چہ فائدہ؟ راہ عزرائیل بند شود کہ مثل تو نحس و نجس را روے زمین گذاردہ تازہ جواناں را بخاک سیاہ مے فرستد۔

حاجی قره - از نحس و نجس ہاے روے زمین یکے خودتی- کہ طوق لعنت شدہ بگردن من فقیر افتادۂ بمن در عمر خودم بکسے اذیتم نہ رسیدہ- ضررے نزدہ ام- من چرا نحس و نجس مے شوم خدا لعنت کند- انشاءاللہ۔

تکذبان - اگر ضرر نزدۂ خیر ہم نرساندۂ- نحس و نجس بجہت این کہ مالت را نہ خودت میخوری و نہ صرف عیالت میکنی- اگر میری ہیچ نباشد- زن و بچہ ات اقلاً نان سیری مے خورند- بمیری- انشاءاللہ۔

حاجی قره - زن و بچہ زہرمار بخورند- خودت بمیر- من خلاص بشوم۔

تنگذبان - خانۂ توکہ زہر مار ہم بہم نمے رسد۔ اگر باشد آں راہم مضایقہ مے کنی راضی نمے شوی۔ بخوریم۔ بمیرد کسے کہ مال خودش نمے تواند بخورد +

(در ایں اثنا بیگہا صدا مے کنند) + حاجی ! حاجی !!

حاجی قرہ - زنکہ ! برو آں طرف۔ مردم آیند اینجا +

(تنگذبان زود رد شدہ پشت درگوش مے دہد۔ بیگہا مسلح و مکمل داخل مے شوند + سلام علیک حاجی !

حاجی قرہ - علیکم السلام! حاجی قربان تاں برود! بفرمائید بنشینید +

عسکر بیگ - حاجی! حاضری یا نہ ؟

حاجی قرہ - بلے ! دورت بگردم! حاضرم۔ اینہم پولہا است - سوا کردہ ام - اما دردت بجان حاجی! سی صد تومان را خودم بر مے دارم - در تبریز پیش روے خودتاں چاے و پارچہ مے خرم مے سپارم دست تاں بیاورید +

عسکر بیگ - ہیچ چرا حاجی ؟ اینجا بسپاری چہ مے شود ؟

حاجی قرہ - آں طور بہتر است - ہیچ تفاوتے ندارد +

عسکر بیگ - چہ تفاوت دارد ؟ باشد - دِہ - پاشو - برویم +

حاجی قرہ - قدرے صبر کنید غلام بچہ را فرستادہ ام اسبہا و نوکر مرا بیاورد +

عسکر بیگ - چندتا اسپ بر مے داری - حاجی ؟

حاجی قرہ - سہ تا - قربان تو! یکے را غلام بچہ سوار میشود

یکے را ہم خودم۔ یکے را ہم بار مے کنم۔ نوکرہ جلوش را مے کشد۔
شما چند تا بر مے دارید؟

عسکر بیگ۔ ما ہم نفرے دو تا اسب بر مے داریم یکے
برائے سواری۔ یکے برائے بارگیری۔ این یراق واسباب از کیست
حاجی؟

حاجی قرہ۔ بلے از خودم است +

عسکر بیگ۔ خیلے خوب پس بپوش +

حیدر بیگ۔ واللہ حاجی! اگر آدم ناشناسے ترا بہ بیند
زہرہ ترک مے شود +

صفر بیگ۔ بخدا کہ من بحاجی این گمان را نداشتم +

حاجی قرہ۔ مردی در وقت کار معلوم مے شود۔ دردت
بجانم! شما مرا ہمین ذرع ذرع کن جا آوردہ اید داخل حساب نمے
دانید۔ اما انشاء اللہ مے بینید کہ من آدم ترسو نیستم۔ تعجب
دارم از بعضے سوداگرہا کہ در رہگذر مال شان را ریختہ خالی
بر مے گردند +

صفر بیگ۔ حاجی! سوداگرہا مال شانرا بے جہتہ نمیریزند
مال بگیرہا تا قولا یند۔ نمے دانی بچہ حیلہ کاریہا پیش مے آیند۔ در
لباس یساول و قراول خود را بمردم نشان نمے دہند۔ کہ آدم
بشناسد۔ گاہے اسب یا لانی یا الاغ سوار مے شوند۔ گاہے پیادہ
بے اسباب و یراق جلو آدم مے آیند۔ تو ہم چہ مے دانی مے گوئی
فقیر رہگذر است۔ چونکہ روبرو و نزدیک مے رسند ہیچ نمے فہمی۔

اسباب و یراق از کجا پیدا شد۔ دیگر مجال دست و پا جمع کردن نمانده
لخت لخت مے کنند ہرچہ داری مے گیرند +

حاجی قرہ۔ اینہا ہمہ از ترس و بے احتیاطی بسر آدم مے آید۔
آدم نباید ہیچ کس را بگذارد نزدیک خود۔ در ہر لباس مے خواہد۔
باشد یکدفعہ بمن دچار شوند بہ بینند کہ چہ بسر شاں مے آرم۔ بہمہ
ایشاں تو بہ مے میدہم۔ کہ ہرگز سرراہ ہیچ رہگذرے را نگیرند +

صفر بیگ۔ بلے راست مے گوئی۔ آدم باید احتیاط را از
دست ندہد، و نہ ترسد +

(دریں اثناء کرم علی نوکر حاجی و بدل پسرش وارد مے شوند) +

کرم علی۔ آقا! اسب ہا حاضر است۔ کجا مے خواہی بروی؟

حاجی قرہ۔ تبریز +

کرم علی۔ مرا ہم مے خواہی تبریز ببری؟

حاجی قرہ۔ بلے +

کرم علی۔ برائے چہ مے روی آقا؟

حاجی قرہ۔ بتو چہ؟

کرم علی۔ بمن چہ؟ خودت مے گوئی ترا ہم مے برم۔ ندانم کہ
بچہ کار مے روم +

حاجی قرہ۔ مے روم خرید مال فرنگ۔ بار مے کنم گردۂ یابو۔
تو ہم جلوش را مے کشی +

کرم علی۔ آقا! تو کے تذکرہ گرفتی کہ تبریز بروی؟

عسکر بیگ۔ تذکرہ لازم نیست +

کرم علی۔ ہیچ باشد من نمے روم۔ یکدفعہ ازینجا بسالیان بے بلیط رفتم۔ مودراو گرفت آن قدر کوتکم زد کہ الآن ہم دردش را فراموش نہ کردہ ام +

عسکر بیگ۔ نترس۔ مودراو ہرگز رفتن مارا نخواہد فہمید +

کرم علی۔ راستش این است کہ وعدۂ من نزدیک است۔ تمام شود۔ مے خواہم بروم۔ نوکر کس دیگر بشوم۔ حاجی مواجب را بسیار کم مے دہد۔ علے الخصوص شکمم ہم اینجا سیر نمے شود۔ من کہ نمے روم +

عسکر بیگ۔ تو این سفر را با ما بیا۔ در راہ ہرچہ شکمت جا بگیرد۔ بشما نان مے دہیم۔ یکے یک توپ چیت بتو ہم مے بخشیم +

کرم علی۔ حاجی ہم مے بخشد ؟

حاجی قرہ۔ بار مرا صحیح وسالم بیاری برسانی۔ من ہم برائے خیر شما تلاش مے کنم۔ چیت ہا را کہ بیگہا بشما مے دہند۔ گران تر مے فروشم +

کرم علی۔ باشد این ہم بکنی۔ باز خوب است

حاجی قرہ۔ (بہ بیگہا)۔ بفرمائید برویم +

(ہمگی بیرون مے روند۔ بعد تکذبان بمجلس مے آید) +

تکذبان۔ (تنہا) اے واے! دیدی۔ خدا خانتان را خراب کند۔ شوہر کہ ام را تا بید ند۔ بردند۔ برائے مال قدغن۔ کارے بسرش بیاید بچہ ہام یتیم خواہد ماند۔ واے! واے خدایا!! (مے زند بزانوش) +

پردہ مے افتد

مجلس سوم

(واقع مے شود در کنار ارس سمت قزلباش بیگہا و حاجی قرہ از تبریز مال فرنگ خریدہ برگشتہ کنار ارس پیادہ شدہ در گوشۂ گرد ہم آمدہ اند۔ رودخانہ ارس غرشہا غرش جاری مے شود۔ شبے است پُرمہ برق ہم گاہ گاہے مے زند) +

حیدر بیگ۔ الآن ازینجا نمے شود گذشت۔ باید سہ چہار گذرگاہ پائیں تر رفت ہا و ہوئے کرد۔ قیل و قالے انداخت۔ تا قزاقہا تمام جمع بشوند آنجا۔ بعد ما برگردیم۔ ازہمیں جا بگذریم۔ برویم +

عسکر بیگ۔ اے مرد! در ہیچو مہ در رطوبت ہوا قزاقہا ہمہ زیر سقف جمع شدہ۔ کنار ارس الآن جن ہم پیدا نمے شود۔ ہمیں جا کہ آمدہ ایم بگذریم۔ برویم +

حیدر بیگ۔ ہرگز نمے شود من این طرف ارس خیلے دزدی آمدہ ام۔ ہمیشہ قزاقہا کنار ارس کمین گاہ دارند +

حاجی قرہ۔ حیدر بیگ درست مے گوید۔ احتیاط را از دست نباید داد ہماں طور کہ او مے گوید ہیچو مے کنیم +

صفر بیگ۔ حرف حاجی محکم تر است۔ مے رویم پائیں۔ ہا و ہوے مے کنیم۔ حاجی! تو پیش بارہا باش۔ تا برگردیم +

(بیگہا میروند پائیں۔ کمے مے گذرد کہ ہا و ہو بلند مے شود۔ قزاقہا از بالا دستہ بدستہ سہ نفر چہار نفر بنا مے گذارند۔ پائیں آمدن) +

یکے از قزاقہا۔ آہ! ملعونہا یقین دزدند۔ اسب آوردہ اند۔

مے خواہند بگذرانند +

دوئے - من ہیچ مے دانم اینہا قاپاقچی باشند- پئے مال فرنگ رفتہ بودند- آمدہ اند +

سیمے - ہرکس کہ مے خواہد باشد پدرش را مے سوزانیم +

(دنبالۂ قزاقہا بریدہ مے شود- ہا وہو آرام مے گیرد- بیگ ہا نزد حاجی قرہ حاضر مے شوند) +

حیدر بیگ - دہ! زود باشید- بزنید بآب کہ وقت معطلی نیست +

(ہمہ میریزند رودخانۂ ارس- میان آب اسپ حاجی قرہ سکندری میخورد- حاجی از پشت اسپ بروے آب افتادہ آب مے بردش- بر مے خورد بشاخۂ درخت بیدے کہ کنار رودخانہ بلند شدہ بآب افتادہ بود- دو دستی بشاخۂ بید چسپیدہ داد مے زند) +

حاجی قرہ - امان! اے حیدر بیگ! اے امان! عسکر بیگ! آصفر بیگ! بدادم برسید کہ خفہ شدم- مردم- امان! ہراے!

حیدر بیگ - حاجی! کجائی؟

حاجی قرہ - اینجا- بشاخۂ درخت بید چسپیدہ آویزانم +

حیدر بیگ - اے خانہ خراب شدہ! جاے گودی ہم افتادہٖ کہ بیروں آوردنت ممکن نیست +

بدل - اے قربان تاں بروم! با بام ماند درآرید +

کرم علی - بگذار خفہ شود- بمیرد- مال و دولتش بریزد- بماند پنج روز دنیا بخور- عیش کن بچہ دردت مے خورد- بندش میشوی

عسکر بیگ - مردکہ بجفنگ نگو- طناب را درآر- بدہ اینجا +

(کرم علی زود طناب را در مے آرد۔ مے دہد) +

حیدر بیگ ۔ عسکر بیگ! زود باش۔ طناب را بیار +

(عسکر بیگ طناب را مے رساند) +

حیدر بیگ ۔ حاجی! طناب را کہ مے اندازم۔ بگیر +

حاجی قرہ ۔ آے قربانت شوم! نمے توانم بگیرم۔ اگر دستم را از شاخہ بر دارم۔ آب پُر زور است۔ مے بردم۔ حلقہ بکنید۔ بیندازید۔ بیفتد بہ کمرم + (حیدر بیگ طناب را حلقہ کردہ مے اندازد۔ مے افتد بگردن حاجی قرہ۔ و مے کشد۔ حاجی دو دستی از طناب چسپیدہ خفہ کنان بکنار ارس پے رسد۔ وا مے ایستد۔ آبش مے ریزد) +

حاجی قرہ ۔ خانہ اش خراب شود کسے کہ مرا بایں روز انداخت درش بستہ شود آنکہ مرا از دکانم آوارہ نمود +

حیدر بیگ ۔ حاجی! در سفر کارہا سر آدم مے آید۔ نباید دل تنگ شد۔ وقت گفتگو نیست۔ ہمت بکنید بر ویم۔ یکدفعہ مے ریزند سرماں۔ رسوا ماں مے کنند تا زود است باید از کنار ارس کنارہ بکشیم۔ در نیستان قائم بشویم۔ وقتیکہ نصف شب شد۔ مردم خواب رفتند۔ راہ بیفتیم + (ہمہ از کنار رود خانہ کنارہ رفتہ از چشم ناپدید مے شوند۔ بعد دہ نفر ارمنی مسلح از گوشۂ مے رسند) +

اوہان ۔ (یوز باشئے ارمنہ) شیرم سرکز! شیرم قرابیت! شہرم قہرمان! شماسہ تا پیش من وا ایستید۔ جلو بروید۔ تفنگہا تاں را حاضر داشتہ باشید۔ ہر وقت گفتم۔ بلا تامل بیندازید۔ بزنید شما را رامن باسم مودر او نشان دادہ خواستہ ام برائے ہیچ روزے اگر

شما پیش من باشید صد تا را جواب مے دہیم - اے بچہ ہا! ہمگی پشت سر ما باشید - نترسید - انشاء اللہ بارا کہ دیدند بارشاں را ریختہ مے گریزند - اگر نہ گریختند - دست باز گردند - خدا مے داند - ہمہ شانرا مثل جنگل ریز ریز خواہم کرد +

سرکز - آیوزباشی! از کدام طرف خواہند آمد ؟

اوہان - از ہمیں جلو ماں خواہند آمد - قاصد خبر شاں را آوردہ گفتہ است غیر ازیں راہ ندارند - بیایند - سرکز! متوجہ باشید - انشاء اللہ ازیں بارہا یکے پنجاہ منات زیادہ تر بخشش خواہیم برد +

سرکز - آ! یوزباشی ہمۂ بارہا شانرا خواہید گرفت ؟

اوہان - خدا میداند کہ تا خورجین شانرا ہم خواہم گرفت +

سرکز - آ! یوزباشی بینوانیستند - ہرچہ باشد باز قراباغی ہستند - اہل ولایت حساب مے شوند - اگر ما ملاحظۂ حالت آنہا را نکنیم - پس کہ خواہد کرد؟ باز باید چیزے بخود شاں وا بگذاریم کہ نفرین ماں نکنند +

اوہان - پسرا! چہ حرفے است مے زنی؟ جانب داریئے مردم بما ماندہ است؟ جانب داری کردن ملاحظۂ اہل ولایت نمودن از نفرین خلق خوف کردن با نوکری نمے سازد - خدمت دیوان انجام نمے گیرد +

سرکز - یوزباشی! پیش بروم - بہ بینم مے آیند یا خیر +

اوہان - خوب - احتیاط خود ترا داشتہ باشی - مبادا!

بترسانی۔ برگردند۔ بگریزند +
سرگز ۔ خیر۔ پیش روئے شاں کہ ہرگز نمے روم + (مے رود)
اوہان ۔ بچہ ہا! سرحساب باشید +
(بنا مے کند بصف آرایئے مردم ۔ بعد) +
سرگز ۔ یوز باشی! آتش بخانہ ات بیفتد! این است ۔ مے آیند ۔ اما جوان بلند بالائے مسلح و مکمل جلو شاں افتادہ مے آید ۔ چساں مہیب است کہ خون از چشمش مے چکد +
اوہان ۔ راستی ؟
سرگز ۔ خدا مے داند +
اوہان ۔ بگو تو بمیری ؟
سرگز ۔ سر تو! بتو! بمیری! لوری کہ صورتش ہیبت عزرائیل دارد +
اوہان ۔ راستی ؟ تفنگ و طپانچہ در برش دیدی ؟
سرگز ۔ بخدا! کہ دیدم +
اوہان ۔ چند تا بودند ؟
سرگز ۔ ہمۂ شاں سہ تا بنظرم آمد ۔ اما آں یکے ہیچ یک آنہا شبیہ نیست +
اوہان ۔ ہیچ ترس و واہمہ نمے خواہد ۔ بگذار بیایند ۔ اما سرگز! خیلے نزدیک ترا یستادہ ایم ۔ اینجا غفلتا بسر ما مے ریزند ۔ قدرے عقب تر وا ایستیم ۔ سرحساب باشیم ۔ بہتر است + آدمہا را کش عقب + (قدرے عقب مے روند ۔ یک صف مے ایستند ۔ دریں حال

بیگھا پیش پیش حاجی قرہ پشت سر ہا در وسط مے رسند) +

حیدر بیگ۔ (تفنگ دست گرفتہ پیشتر مے آید) اے سوارہ! چہ کارہ اید؟ سر راہ را چرا گرفتہ اید؟ از راہ بیروں بروید +

اوہان۔ پہ! از راہ چرا بیروں برویم؟ تو کیستی کہ ہمچو دلیرانہ حرف مے زنی؟

حیدر بیگ۔ قرشمال! قراسورانی؟ راہ داری؟ تو چہ؟ سر راہ مردم را گرفتہ؟ ہر کہ ہستیم۔ گفتم از راہ بیروں برو۔ بگو چشم! مے خواہی شکمت را سفرۂ سگ بکنم؟ (تفنگ را بلند مے کند) اے پسر! عسکر بیگ! صفر بیگ! ایستادہ اید؟ چرا نمے زنید؟ بیفتید بزنید۔ بکشید +

اوہان۔ (و آدمہاش از راہ کنارہ مے کنند) مرد عزیز! دیوانہ شدۂ۔ ہار شدۂ۔ گویا شما خون ناحق ریختن را آموختہ شدہ اید۔ امّا عزیز من! ما ہم مرد ملّانے نیستیم کہ ما را بکشید +

حیدر بیگ۔ قرشمال! یعنی شما ہمچو مردہان بزن بہادر ید کہ کشتہ نشوید۔ بگیرید کہ آمد + (تفنگ را دراز مے کند) +

اوہان۔ آ! جان عزیز! دیوانہ نباش۔ ہا! بہ بیں۔ ما رفتیم بیا ایں راہ راست بگیر و برو۔ بخاطر خدا باعث خون ناحق مردم نشو۔ ما کہ با شما کار نداریم +

حیدر بیگ۔ نے شود۔ قرشمال! عوضِ آں خود نمایئے تو تا ترا نکشم۔ دِلَت نخواہم کرد +

اوہان۔ بابا جان! من برائے خود نمایئے خود نگفتم کہ مرد مانے

نیستیم۔ کہ بخواہید مارا بکشید۔" مقصود این بود کہ ما فرستادہ و مامور مود را و ہستیم۔ مارا بکشید۔ جواب مود را و را چہ مے دہید؟

حیدر بیگ ۔ قرشمال! ما مے دانیم۔ جواب مود را و را چہ مے دہید؟ جواب بدہیم؟ انکار مے کنید؟ اینجا استنطاق خانۂ روسی است؟ احوال مے پرسد۔ گفتم سر راہ را نگیر۔ از راہ کنار برو۔ واللہ الآن ہمہ را مثل برگ درخت مے ریزم +

اوہان ۔ مے رویم مے رویم۔ فرزند! دل تنگ نباش سرکز۔ بچم! قرابیت! قہرمان! برگردید برگردید۔ فرزندانم کہ ازینہا بوے خون مے آید +

سرکز ۔ آ۔ یوزباشی! برگردیم پس بمود را و چہ بگویم؟

اوہان ۔ پسر! چہ خواہیم گفت؟ نمے بینی اینہا دزدند قاچاقچیٔ مال فرنگ کہ ہیچ نمے شود۔ قاچاقچی از نیم فرسخے کہ یک سیاہی نمایاں بشود مالش را مے ریزد۔ فرار مے کند۔ اینہا مے خواہند مارا بکشند لخت کنند۔ قاصد پدر سوختۂ سفیہ اینہا را ناحق قاچاقچی دانستہ خبر آوردہ است + (ہمہ بر مے گردند) +

سرکز ۔ آ۔ یوزباشی! اگر مود را و بپرسد "بکسے دچار شدید؟ کسے را دیدید؟" چہ بگوئیم؟

اوہان ۔ مے گوئیم "ما قاچاقچی ما قاچاقچی ندیدیم ہرگز" +

سرکز ۔ پس بگوئیم بدنند دچار شدیم؟

اوہان ۔ آ۔ بچم! ما چہ کار داریم بگوئید؟ شتر دیدی ندیدی؟

قرابیت ۔ خیر۔ آ! یوزباشی! مے گوئیم کہ بدنند دچار آمدیم زیادہ

بودند۔ نتوانستیم عقب بکنیم۔ پا پے نشدیم۔ برگشتیم +

اوہان۔ خوب۔ اورا بعد فکرے کنیم۔ کہ چہ بگوئیم۔ حالا ہے کنید۔ برویم +

سرکز۔ پس بگذار بپرسم "کہ قاچاقچی ہستید ؟ مال فرنگ دارید ؟" (عقب برمے گردد) +

حیدربیگ۔ ارمنی! باز برگشتی۔ واللہ! اجلت رسیدہ است۔ من تا ہمہ شما را نکشم شما ازینجا گم نمے شوید۔ بے روید +

(حرکت مے کند سرارمنی ہا۔ سرکز مے گریزد۔ وقت گریختن کلاہ ازسرش مے افتد) +

اوہان۔ (دل تنگ)۔ آ! پسر سرکز! ایں طرف برگرد۔ سرماں خون نیار +

سرکز۔ یوزباشی! کلاہ از سرم افتاد۔ بگذار۔ بردارم۔ بیایم +

اوہان۔ (از حوصلہ در رفتہ) پسر! بگذار۔ بیا۔ بگذار۔ بماند کلاہ جہنم۔ سرت را مے برند + (سرکز زود تر مے رود) +

حیدربیگ۔ (پشت سرشان)۔ آے گوش بدہید! بحق خدا! بارواح پدرم! اگر دیدن مارا جائے بروز بدہید۔ بشنوم۔ مے آیم۔ نسل تا شما را از روئے زمین برمے دارم تا پاں بچہ ہائیکہ توے خانہ در گہوارہ دارید۔ مے کشم۔ خود بدانید +

اوہان۔ (از دور) نے داخم۔ بخیال شما چہ مے رسد؟ مگر ما ہم ایں نیستیم؟ رو بروے ہم نخواہیم آمد چہ کار داریم بروز بدہیم تو ہیچ مے دانی ما بسر شما آمدہ بودیم۔ ما با شما در وغگی شوخی مے

کردیم مے گفتیم۔ کہ مودراؤ مرا فرستادہ است۔ تا بہ بینیم شما چہ خواہید گفت ما اہل ہاورُوت ہستیم۔ آمدہ بودیم از شاہسوندہا گاؤمیش بخریم معاملۂ مال سر نگرفت برگشتہ ایم۔ مے رویم +

حیدر بیگ۔ خوب! وہ بروید + (بغیظ پا ہاش را زمیں مے زند) + زود زود بروید۔ ہا! وہ۔ رفتند + (ارمنی ہا تند تند مے دوند تا از چشم ما پدید میشوند۔ پس ازاں حاجی قرہ نزدیک تر آمدہ رو مے کند بر قفا) اے داد بیداد! ہے! ایں ارمنی ہا را چرا وِل کردید؟ چرا دست و پالِ شاں را نہ بستید۔ نینداختید پایں نیستاں۔ در اینجا بمانند تا بمیرند +

حیدر بیگ۔ برائے چہ حاجی؟

حاجی قرہ۔ برائے اینکہ مے روند۔ قزاقہا را بیاورند سر ماں +

حیدر بیگ۔ گاؤمیش خر را با قزاقہا چہ سروکار نیست؟ چہ لازم کردہ است بخودش زحمت بدہد قزاقہا را بسر ما بیاورد +

حاجی قرہ۔ شما نمیدانید بیشک اینہا گاؤمیش خر نبودہ اند۔ حرف شاں اعتبار ندارد۔ بقول صفر بیگ اینہا صد تا حیلہ در بغل دارند +

حیدر بیگ۔ حاجی! من ضامن کہ دریں سفر از اینہا بتو بہیچ وجہ ضررے نرسد +

حاجی قرہ۔ چہ مے گوئید؟ مگر منحصر ہمیں سفر است؟ باید بہ چند نفر ازیں قبیل مرداں تنبیہ کاملے کرد کہ دیگر جلو قاچاقچی را نگیرند۔ ہیچ آدم ہا را کہ جلو آدم مے گیرند۔ اگر آدم صحیح و سالم وِل کنند دیگر از دست اینہا مے تواں مال قاچاق آورد؟ آمد و شد کرد؟ بعد ازیں دیگر من از ہیچ سفر پر منفعت دست بردار نخواہم شد۔ و

چہ فائدہ؟ من بشما خاطر جمع شدم عقب ماندم والا ضرب شست خود را بایتہا مے نمودم وازیں قبیل نادرستہا از برائے آیندہ راہ را پاک مے کردم ✤

عسکر بیگ - خوب - دفعہ دیگر کہ راست آمدی ضرب شست را نشاں بدہ حالا کہ گذشت ✤

حاجی قرہ - انشاءاللہ - خواہید شنید - دِہ! ہے کنید - برویم - وقت ایستادن نیست - باید امشب بہ قارقا بازار برسیم - بدل را آنجا پیش شما بگذارم - خودم با کرم علی پیش بیفتم - بروم بآنچہ بدیع - فردا کہ روز جمعہ است بجمعہ بازار آنجا برسم - مال را بفروشم ✤

حیدر بیگ - حاجی! از آنجا آں طرف ترتہا مے توانی بروی؟

حاجی قرہ - از آنجا آن طرف تر دیگر قزاق مزاق کہ نیست؟

حیدر بیگ - قزاق نیست - اما یساول مود را وہست دوچار بشوی آں وقت کارت خوب تر مے شود ✤

حاجی قرہ - من خودم از خدا مے خواہم کہ بہ یساول مود را د بر بخورم - قصاص از انہا بکشم ✤

حیدر بیگ - بارک اللہ حاجی! ماشاءاللہ - خیلے زیرکی - من ترا ہیچو بجا نیاوردہ بودم ✤

حاجی قرہ - یکے دوتا - یساول دچار من مے شد کارے بہ سر شاں مے آوردم - کہ تا قیامت مزہ اش از دہن شاں بیروں نہ مے رفت - بعد ازیں مردم از طرف آنہا آسودہ مے شدند - تا چند تا ے ایتہا گوشمال نہ خورند - دماغ شاں نسوزد - ولایت از

دست اینہا فارغ مے شود +

حیدر بیگ۔ اگر مے شد کہ حاجی! ماہم ہنر ترا مے شنیدیم خوب بود + (راہ مے افتند۔ از چشم ناپدید مے شوند)+

پردہ مے افتد

مجلس چہارم

(واقع مے شود در درّہ خوناشین شب ماہتاب دو تا ارمنی۔ یکے پیادہ۔ دیگرے روے الاغ مے آیند) +

اراکیل۔ مکردیچ! خدا بگذارد انشاء اللہ امسال غلّۂ ماں ہشتاد تا مے شود +

مکردیچ۔ انشاء اللہ کہ مے شود۔ سہ سال است غلّۂ ماں را ملخ مے خورد۔ امّا خدا امسال آں قدر دادہ است کہ تلافے سالہاے گذشتہ خواہد شد +

اراکیل۔ مکردیچ! خیالم مے رسد کہ چہ قدر خوب شد از سالہاے گذشتہ غلّہ ہاے ماں در چاہ انبار ماں ماندہ بود۔ والّا ایں سالہاے گرانی بما خیلے بد مے گذشت +

مکردیچ۔ بیشک۔ اگر گندم تاپوے مے شد ماں دیزاق ہمگی از گرسنگی مے مردند +

اراکیل۔ خدا بزراعت برکت بدہد: در دنیا بہتر از آں

پیشتر نیست +

مکردویچ - صدای پای است می آید- وا ایست به بیں-
کیست؟ (وای ایستند- دریں حال حاجی قره از جلو پیدا می شود) +

کرم علی - آقا! خانه ات خراب شد- دو تا آدم پیش روی ماں
می آیند- نگفتمت که از رفیقهات بیخود جدا نشو- طمعت زود
آورد- سواشوی آمدی- وه! پروکه خوب ببازار آنچه بدیع رسیدی
فروختی- الآن خواهند گرفت +

حاجی قره - پسره! چه حرف مفت می زنی؟ که می توانند مال
بگیرد؟

کرم علی - اینها می گیرند- ها! پیشتر بیا- به بیں بیشک اینها
ساول موو را واست- وه! دست و پا بزن- به بینم چه خواهی کرد-
بارت را چه طور حفظ خواهی نمود +

حاجی قره - خدا بگذارد- یکپوش خلال بآنها نے دهم که دندان
شاں را پاک کنند- تو سر بار خودت قائم بنشیں- نیفت- من جلو
اینها را بگیرم- به بینم عرف شاں چه چیز است- باید اینها را گرفت
دست و بال شاں را بست انداخت- ایں درّه بمانند تا چشم شاں
کور شود- تا چند تا از اینها را ایں طور نکنم- ضرب شست مرا نه
چشند- مزه دهن شاں را نفهمند- راهها از آسیب اینها ایمن
نخواهد شد- بیا ریسئے خدا کاری باید بکنم- دیگر کسی جرأت نداشته
باشد- طمع بمال قاچاقچی بکنند +

کرم علی - من مثل میخ آهن روی بار کوبیده شده ام- تا نه

گیرند - بکشند - نیندازند - نخواهم افتاد - خاطرت جمع باشد +

حاجی قره - خوب - بارک الله! وه! ہے کن - برو جلو - وا ایست تا من به بینم - اینها چه کاره اند + (تفنگها را دست گرفته مے رود سر ارمینها) آدام کیستید؟ بگوئید واگرنه مے زنم تان - ها!

مکر دیچ - آ - جان من چرا مے زنی؟ دیگر ما که خلافے بشما نه کرده ایم - رہگذریم - راه مے رویم +

حاجی قره - خفنگ نگو - همه کس راه ہا مے رود - راستش را بگو به بینم که ہستید - این وقت شب اینجا چه کار دارید؟

مکر دیچ - طوعی ہستیم - رفته بودیم دشت - درو مے کردیم - دروے ماں تمام شد - حالا برگشته ایم - مے رویم خانۂ ماں +

حاجی قره - با این حرفها سر مرا مے پیچانید که؟ چه؟ من از آنها نیستم که خیال تاں رسیده + خودم مے دانم که شما که ہستید تا شما را شل و کول نکنم نه ولایت از دست شما آسوده مے شود - نه آیند و روند از دست شما خلاصی دارد +

مکر دیچ - (تعجب کناں) اراکیل! این چه مے گوید؟ یعنی چه؟

اراکیل - موافق قاعده پیش برد - احوال بگیر بپرس - ببیں چه مے گوید - مقصودش چه چیز است؟

مکر دیچ - اے برادر! ما مردماں فقیر رعیّت پادشاه ہستیم - سر خود ماں را بکاسبی نگاه مے داریم - در سر خود ماں ہرگز به کسے ضرر ماں نرسیده است - نه راہزنیم - نه قراسورانیم - ما چه کاره ایم که ولایت از دست ما آسوده بنشیند +

حاجی قره - من از حیله بازیہاے شما خبر دارم - اگر شما آدم درست ہستید ایں وقت شب اینجا چہ مے کردید ؟ اینجا چرا مے مانید ؟ ہمیشہ فکر وخیال شما بمردم ضرر زدن وخانہ مردم خراب کردن است - تفنگہاتاں را بریزید زمین والا میزنم - ہا ! خود بدانید ؟

مکر دیچ - آجانم ! تفنگ ماں کجا بود کہ زمین بریزیم - ماہیم وایں دوتا داس - دیگر جز ایں اسبابے پیش ما نیست - اگر غرض شما این است مارا لخت بکنی او را بگو ؟

حاجی قره - من آدم لخت کن نیستم - من آنم کہ جان مثل شما حریص مال مردماں را مے گیرم ؟

اراکیل - مکر دیچ ! ایں چہ طور دزد ست ؟ من از حرفہاے ایں ہیچ سرم نمے شود - چہ مے گوید ؟

مکر دیچ - من ہم ہیچ سر در نمے برم - نمے فہمم - حرف نزن - گوش بدہ بہ بینم باز چہ مے گوید ؟ (رد مے کند بحاجی قره) برادر ! ما چہ طور حریص مال مردمیم ؟ ما مردمان رعیت خراج وباج بدہ و توجیہ بدہ بادشاہیم - بیگار کشیم - بقدر قوت بمردم خیرہاں مے رسد - دریں زمستان گرانی ہمسایہاے حول وحوش او بہ مسلمانہا را غلہ قرض دادیم - دستگیری نمودیم کہ از گرسنگی نمیرند - اگر تا حال کسے از اہل طورغ یک قوروش یا یک پول سیاہ مال کسے را خوردہ است - کسے گفتہ باشد - شنیدہ باشی - خون ما بر شما حلال است ؟

حاجی قره - خون شما خیلے وقتے است حلال شدہ است - تا حال کسے نبودہ است بریزد - حال اجل شما را کشاں کشاں بہ من

دو چار کرده است۔ چاه کن خودش همیشه تهِ چاه است۔ از بس خانهای مردم را خراب کرده اید۔ امروز بمکافات عمل خود تان خواهید رسید۔ پراقهاتان را بریزید۔ والا بخدا! که تفنگ را سر دل تان خالی خواهم کرد ۔ (ارمنی ها ترسیده مضطرب مے شوند)

مکردیچ ۔ آے برادر! بحق زمین بحق آسمان! ما یراق نداریم۔ چه چیز را بریزیم؟ آخر تقصیر ما؟ گناه ما؟ برائے چه بما غضب کرده؟

حاجی قره ۔ تقصیر و گناه شما این زمین و آسمان را پُر کرده است۔ تور و مساقها! صنعت دیگر قحط شده بود که این کار را برائے خود پیشه قرار داد ید؟

مکردیچ ۔ اے جان عزیز! دیگر در دنیا بهتر از صنعت ما صنعت دیگر هم هست؟ پیشهٔ ما نباشد نان گیر کسے نمے آید۔ عالم همه از گرسنگی مے میرند

حاجی قره ۔ ببین۔ ببین۔ جرأتش را نگاه کن تعریف صنعتش را هم مے کند۔ قرشما لها مردم عذاب بکشند۔ بعرق جبین و کدیمین مال جمع کنند۔ شما مفت تصاحب بکنید۔ همچو چیزے کجا دیده شده؟ بخدا این دین رواست؟

مکردیچ ۔ اے برادر! برائے خدا ما را اذیت نکن۔ بگزار راه مان را بگیریم۔ برویم۔ کارهائے تو بخوش طبعی و شوخی مے ماند

حاجی قره ۔ بخدا! قدم از قدم تان برداشتید۔ نعش تان را روے زمین افتاده بدانید۔ حرف مرا شوخی مے پندارید؟ مے خواهید من بحرف مثل شما احمقها باور کنم بگذارم؟ نزدیک بیائید۔ آں وقت

هرچه دل تان مے خواهد بکنید۔ گفتم یراقها تان را ببرید +

مکرم دبیج ۔ ارائیل! چه باید کرد؟ چه بکنیم؟

ارائیل ۔ والله! من خودم هم مات مانده ام +

مکرم دبیج ۔ خدایا! این چه کارے بود ۔ افتادیم ۔ آجانم پیش که بے گذاری برویم ۔ پس بگذار ۔ برگردیم عقب ۔ از راه دیگر برویم ۔ این راه مال تو باشد +

حاجی قره ۔ هرگز محال است که بتوانید قدم از قدم بردارید ۔ مے خواهید بروید ۔ بمو و راد خبر کنید ۔ خودش با جمعیت بیاید سر من بریزد خوب فکر کرده اید! انشاء الله خبر مرگ شما به مو و راد خواهد رسید ۔ تا بعد ازیں سائر هم کاران شما را هم عبرت بوده باشد +

مکرم دبیج ۔ آ ۔ پدر جان! تو ما را حساب مے کنی که این بازیها را سر ما مے آری؟

حاجی قره ۔ من شما را دزد ۔ راهزن ۔ خانهٔ مردم خراب کن ۔ ظالم ۔ مفت خور ۔ لائق چوب دار حساب مے کنم +

مکرم دبیج ۔ پس تو خودت چه کاره؟ کیستی؟ که خودت ظلم را مے کنی ۔ و بما ظالم مے گوئی؟

حاجی قره ۔ شما خودتان بهتر دانید که من کیستم ۔ اگر نمے دانستید هرگز این وقت شب مان میان دره جلو مرا نمے گرفتید +

مکرم دبیج ۔ والله! ما خودمان هم خیلے خیلے پشیمان شده ایم که چرا ازیں راه آمدیم که تا بتو دچار بشدیم ۔ با هیچ ترا نمے شناسیم و نمے دانیم چه مے گوئی ۔ هرگز خیال مان نمے گذشت که ترا به بینیم +

حاجی قره ۔ این حرفها بیک پول نے ارزد۔ آخر حرف من این است که مرا معطل نکنید تیر نہ خوردہ زخم بر نداشتہ از یراق بیرون بروید +

مکردیچ ۔ اراکیل! چارہ چیست؟ چہ نکنیم؟

اراکیل ۔ واللہ! باللہ! تاللہ!! یراق نداریم ۔ جز این دو تا داس دیگر برندۂ پیش ما بہم نے رسد۔ مے خواہی بیندازیم این داسہا؟ (داسہا را مے اندازند پیش حاجی قره) +

حاجی قره ۔ تفنگ طپانچہ و شمشیر تان را بیندازید۔ والّا آتش کردم ۔ ہا!

اراکیل ۔ اے مرد! تو چہ طور آدمی؟ بحق خدا! بحق پیغمبر! نہ تفنگ داریم نہ طپانچہ +

حاجی قره ۔ قبول ندارم ۔ باور نے کنم ۔ دروغ مے گوئید۔ پنہاں کردہ اید۔ بیندازید +

مکردیچ ۔ حالا کہ باور نے کنی خود بداں ۔ ہرچہ دلت مے خواہد بکن ۔ خدا خیرت بدہد!

حاجی قره ۔ ہیچ؟ پس بہ بینید کہ چہ مے کنم + (تفنگ را از بالاے سر آنہا خالی مے کند ۔ خرم کردہ اراکیل از سر خر افتادہ غلط مے خورد ۔ حاجی قره طپانچہ را کشیدہ داد زناں سر اینہا) حرکت نکنید حرکت نکنید کہ مے کشم تان + (بیچارہ ارمنی ہا یکے افتادہ از ترس بلند نے شود۔ دیگرے سر پا نے تواند بجنبد) +

مکردیچ ۔ اے بندۂ خدا! آخر ما را چرا ناحق مے کشی؟

حاجی قره - حرکت نکنید + (بعد رو به کرم علی کرده) آ- پسره کرم علی! من اینها را نگاه مے دارم - تو زود بدو - خلاص شو +

کرم علی - آقا! عقب بدوم یا پیش بدوم؟

حاجی قره - ہے - ابله! عقب کجا مے دوی؟ مے خواهی باز بروی کنار ارس - پیش بدو - برو - خلاص شو - زود +

کرم علی - یعنی مے گوئی با بار بدوم بروم؟

حاجی قره - فوه! ابله! ہے! البته! بے بار چرا مے روی؟

کرم علی - خودم هم مے دانستم که هیچ است +

(اسب را ہے کرده مے رود - از چشم دور مے افتد - درین حال اراکیل مے خواهد بلند شود) +

حاجی قره - (فریاد مے زند) آے! حرکت نکن - بخدا نے زنمت +

(اراکیل باز مے نشیند یکدفعه موورلاو بانجار جمعیت پیدا مے شود) +

خلیل یوزباشی - (بموورلاو) آے آقا - اینجا ایند - بیائید که جسته ام +

مکردمیچ - آے دورسرتان بگردم! بیائید - مارا از دست این ظالم برهانید +

اراکیل - (بلند شده) آے قربان تان بروم! برسید ما را از دست این دزد نجات بدهید +

حاجی قره - آے! قربان چشمت! هر که هستی بیا - اینها از ترس من نمے توانند حرکت کنند - برس - دست اینها را به بند نگاه بدار من خلاص بشوم - بروم سپئے کار خودم +

(دریں حال موورادو با جمعیّت دَورِ اینہا را مے گیرند) +

موورادو۔ حرام زادہا! از دست من کجا مے توانستید در بروید؟ سراغ تاں را گرفتہ پئے شما مے آمدم۔ خلیل یوزباشی! نگذار +

خلیل یوزباشی۔ (بہ نزد ارمنی ہا رفتہ) اے بخدا! حرکت نہ کنید مے زنم۔ ہمۂ تاں را مے کشم۔ یراقہا تاں را بریزید +

مکر دیچ۔ آ۔ دور سرت بگردم! ما دزد نیستیم۔ ایں مرد سر راہ ما را گرفتہ بود + (اشارہ بحاجی قرہ مے کند) +

خلیل یوزباشی۔ (رجوع مے کند بحاجی قرہ) اے مرد کہ! حرکت نکن۔ یراقت را بریز +

حاجی قرہ۔ اے برادر جان! من آدم بے عرض اہل کسبہ آسودہ و بے خیال مے رفتم۔ اینہا جلو مرا گرفتہ معطّلم کردہ بودند۔ مے خواستند۔ لختم کنند۔ ایں قدر خود داری کردہ دست و پا نمودہ ام کہ نگذاشتہ ام تا حال لختم کنند +

موورادو۔ خلیل یوزباشی! فرماں بدہ ہمہ یراقہا را بریزند۔ بعد ازاں مقصّر و غیر مقصّر معلوم مے شود +

مکر دیچ۔ آقا! واللہ! ما یراق نداریم۔ مے خواہید نزدیکتر بیائید بہ بینید +

خلیل یوزباشی۔ (بہ حاجی قرہ) اے مرد کہ! موورادو مے فرماید۔ یراقہات را بینداز کنار +

حاجی قرہ۔ آہ! قربانت بروم! مگر موورادو اینجاست؟ چشم۔ اینست انداختم۔ مال و جانم بموورادو پیشکش است۔ امّا اینہا

دروغ عرض مے کنند۔ یراق شاں را قائم کردہ اند +
(یراقہاش را مے ریزد زمین) +

موورا و۔ (نزدیکتر آمدہ بحاجی قرہ) مردکہ! سہ شبانہ روز است من پئے تو مے گردم۔ خلیل یوز باشی! بہ بند دستہاے این را + (خلیل یوزباشی بازوے حاجی قرہ را مے بندد) +

حاجی قرہ۔ آے! دور سرت گردم! تقصیر من چہ چیز است؟

موورا و۔ چانہ نزن۔ رفیقہات را بگو۔ واگرنہ فردا ے دہم دارت مے کشند +

حاجی قرہ۔ آقا! مرا چرا دار بکشند؟ دزد و راہزن را دار مے کشند۔ من نہ دزدم نہ راہزن +

موورا و۔ چہ طور دزد و راہزن نیستی؟ پس تو رفیق دزدان ارامنۂ اکلیس نیستی کہ لخت شاں کردہ ابریشم شاں را بردہ اید؟

حاجی قرہ۔ آ! دور سرت گردم! من مرد فقیرم۔ شغلم سوداگری است۔ آدم لخت کردن ازم برنمے آید +

موورا و۔ پس این وقت شب با این اسباب و یراق اینجا گہ کہ را مے خوری؟ آدم درست ہمچو وقت در ہمچو جائے چرا مے ماند؟ بچہ ہا! این را محکم نگاہ دارید بہ بینم آنہا کیست + (رو مے کند بہ ارمنی ہا) + مردکہ! شما چہ کارہ اید؟

مکردیچ۔ آ۔ قربانت! ما فقیر درو گر اہل طوغ از سر زراعت برگشتہ بخانہ مے رفتیم۔ این مرد ما را توے راہ نگہداشتہ نمے

گذاشت بروم - اگر شما نے رسید ید دست ایں گرفتار بودیم +

موورا و - اے مرد! اینہارا تو اینجا نگاہ داشتہ بودی ؟

حاجی قرہ - من اینہارا نگاہ داشتہ بودم ؟ دروغ گفتہ باشند خدا خانہ شانرا خراب کند! اینہا سرِ راہ مرا گرفتہ بودند - مے خواستند - لخت کنند +

مکرودیچ - آقا! بخدا! دروغ مے گوید - او مے خواست مارا لخت کند +

حاجی قرہ - اینہا خیلے حیلہ دارند - آقا! بحرف اینہا باور نہ کنید - اینہا بمن ہمچو وانمود مے کردند کہ از یسا ولہاے شما ہستند - حالا حرف شاں را بر مے گرداند +

مکرودیچ - آقا! واللہ! ایں مرد دروغ عرض مے کند - حرفش را اعتبار نکنید - امّا از اوّل تا آخر بخود ماں دروغ طوطی گفتہ التماس التجا کردہ ایم از ما دست بکشد - دست بے کشید رفیق ہم داشت ہمیں حالا گریخت و رفت +

موورا و - خلیل یوزباشی! وہ! بیا بفہم کہ کدام یکے راست مے گوید - شیطان ہم از حرف اینہا سر در نے برد - کہ میداند کہ اینہا چہ طور آدم اند؟ ہرسہ تاش را بردارید - ببرید - فردا بہ پنجالنگ نشان بدہیم - استنطاق بشوند - والّا ما سر در نے بریم ہرچہ کہ ایشاں بفرمایند - عمل مے کنیم +

(خلیل یوزباشی ہمہ را دستاق مے کند) +

حاجی قرہ - (گریہ کناں) خانہ ات خراب بشود اے کہ خانہ

مرا خراب کردی - خون بجوری اے که مرا بخون ناحق انداختی ! بے ایمان از دنیا بروی اے که مرا به بلاے ناگهانی دچار ساختی ! من کجا دیوان کجا؟ من از استنطاق مے گریختم باز که باستنطاق افتادم - یکے یکے از موے سر گرفته تا نوک ناخن پا خواهند پرسید وه! بیا بسوالهاے بے معنئے اینها جواب بده - بیا که تمام خواهد شد +

یکے از ارمنی ها - اے مرد! ترا به بینم هرگز دلت شاد و رویت خندان نشود که مارا ناحق باین مصیبت انداختی! که مے داند کے از استنطاق خلاص خواهیم شد؟ استنطاق روس تا پنج سال دیگر هم تمام نمے شود - زراعت مارا که بیارد؟ خرمن ما را که بکوبد؟ حاصل ما چه طور بشود؟ که بردارد؟ که جمع کند؟ آه! آه!! آه!!! پدرت آتش بگیرد سوارهٔ تفنگی!

خلیل یوزباشی - مردکه! کم چانه بزن - راه برو +

(همه مے روند - ناپدید مے شوند) +

پرده مے افتد

مجلس پنجم

(واقع مے شود درمیان اوبهٔ حیدر بیگ توے آلاچیق نشسته - یک روز پیش عروسی کرده - عروسش را آورده - همه بچه و جوانهاے اوبه جمع شده دف و دائره مے زنند مے رقصند - مے خوانند - مے جهند - مے افتند) +

حیدربیگ - خدایا! ہزار بار شکر بکرم تو! ــــه اینکه مے بینم بہ بیداریست یارب! یا بخواب + روبروے صوناخانم نشسته ام- دو سال با درد مفارقت بیابان گرد بوده روزگارے به جدائی گذرانیده تاکه بآرزو رسیده ام- ــــه کجا من شکراین نعمت توانم + بجا بیاورم ؟

صوناخانم- حیدربیگ! ترا بخدا! بعد ازیں دگر گردش نروی دیگر مرا تاب جدائی وطاقت دوری نمانده خدا نکرده کارے بکنی فراری بشوی- یا دست بیفتی بگیرندت من دیگر در دنیا زنده نے توانم بمانم- من بعد اگر یک روز بے تو بمانم مے میرم +

حیدربیگ- خاطرت جمع باشد- دزدی نے روم، - ہرگز نخواہم رفت- بچالنگ خودش زہانے بمن سپرده است- امّا راه مداخل خوبے جسته ام چندان نقلے ہم ندارد که تو ہم مانع بشوی- رضا ندہی +

صوناخانم- بگو به بینم چه راه مداخلے است +

حیدربیگ- خودت که مے دانی- بیست وپنج روز پیش ازیں نگفتمت ؟ از حاجی قره پول برداشته مے رویم براے مال فرنگ + آں وقت راضی نے شدی- حالا که خیرش را دیدی؟ محض اینکه رفتیم- آوردیم- درمیان یک روز در قارقا بازار فروختیم- مایه را پسر حاجی قره برداشت- منفعتش را ما آوردیم- رفقاء این سفر قسمت خودشاں را بمن دادند- در مدت ده روز خرج عروسی کرده موافق عادت ایلیت تو را آوردم- اگر بحرف تو

گوش مے وادم - نمے رفتم - یا باید ترا برداشتہ فرار مے کردم تا ہنوز ہم خانۂ پدرت ماندہ بودی +

صونا خانم - پس چہ طور مے گویند؟ مال فرنگ قدغن است ہرکہ آمد وشد کند تنبیہ دارد +

حیدر بیگ - البتہ عاجزہا را ہر جا بہ بینند مالش را مے گیرند - خودش را ہم تنبیہ مے کنند - اما کہ مے تواند نزدیک من بیاید ؟

صونا خانم - پس جلو ترا ہیچ نگرفتند ؟

حیدر بیگ - چرا نگرفتند ؟ یکدفعہ دہ نفر سرباں آمدند - ہمہ را دواندم - مثل مور و ملخ پاشیدند - رفتند +

صونا خانم - امان اے حیدر ! ایں کار ہم باز خطر دارد - راستش من باینہم راضی نیستم - بجاجی قرہ پیغام مے دہم کہ دیگر بشما پول ندہد - دوبارہ شما را فریفتہ زیر پاتاں نشستہ نبرد - واللہ ! وقتیکہ خیالش را مے کنم دلم مے لرزد +

حیدر بیگ - دلت چرا مے لرزد ؟ چہ خبر است مگر آسے ! صونا جانم ! صونا جانم ! ! صونا جانم ! ! ! (گردن صونا خانم را بغل گرفتہ از روش ماچ مے کند - دوبارہ) + قربانت بروم ! پس چہ کار بکنم ؟ چہ کار سے دست بزنم ؟ باچہ چیزے شما را نگاہ بدارم ؟

صونا خانم - (گریہ کناں) دستت بکش - ازیں کارہا ہم دست بردار - نمے خواہم - جہازیکہ از خانۂ پدرم آوردہ ام یک سال خوب مے توانیم گذراں بکنیم - بعد اگر کار خوب بے خطرے پیدا نکردی خود بداں +

حیدر بیگ - پس بگذار یک دفعه هم بروم - قرض رفیقها را بدهم - دیگر نے روم +

صونا خانم - (گریه کناں) هیچ یکدفعه را هم نے گذارم نیم دفعه را هم نے گذارم - رفیقهات صبر کنند +

حیدر بیگ - آخر شرط کرده ایم - اگر نروم - پول شاں را بخواهند - صبر نے کنند +

صونا خانم - تو کار نداشته باش - من به ننم سفارش مے کنم - ببا بام بگوید - آنها را ساکت کنند +

حیدر بیگ - خوب - امّا نے دانم - تو از چه بابت احتیاط مے کنی ؟

صونا خانم - احتیاط من این است که باز اسم تو میان بیاید - کار از برات پیدا شود من سیاه روز گردم +

حیدر بیگ - بیهوده خیال گرفته است - هرگز این طور نخواهد شد +

صونا خانم - چه فائده من که نے توانم آرام بگیرم - دلم هیچو مثل برگ بید مے لرزد - هیچو مے دانم باز ترا از دست من بگیرند +

(دریں اثنا تکذبان زن حاجی قره داخل مے شود) +

تکذبان - آ! دور سرت گردم! بس شوهرم را چه کردی ؟ چه کار بسرش آمد ؟ همه آمدید - او نه خودش پیدا شد نه نوکرش پیدا شد +

حیدر بیگ - واه! ضعیفه! هنوز هم نیامده است ؟ نرسیده است ؟

تگمذبان۔ خیر۔ آخر این چہ کاسے بود کردید؟ مردمرا تا بیدید۔ بردید۔ آوارہ گنار دید۔ مگر کشتنش دادید؟

حیدر بیگ۔ اے ضعیفہ؟ نترس۔ بہ بینی کدام دہ گیر کردہ مانندہ است۔ مے آید۔ مے رسد۔ فکر نکن +

تگمذبان۔ دہ گیر ئے کند۔ اگر اختیارش دست خود بود۔ تا حال مے آید۔ من شوہرم را از تو مے خواہم۔ ہیچو کہ بُردی ہماں اورہم بدست من بدہ +

حیدر بیگ۔ برائے ما محصّل واقع شدی۔ شوہرت بچۂ نابالغ نبود ما اورا بتابیم ببریم۔ تکلیفے کردیم خیر خودش را ملاحظہ نمود کہ با ما ہمراہی کند۔ راہ افتاد۔ آمد۔ متوجہ شدہ از جاہاے خطرناک گذرانیدیم۔ بہ آبادی کہ رسید راہش را گرفت۔ رفت دیگر ما چہ بکنیم کہ نیامدہ است؟ نرسیدہ است۔ سرما را درد نیار۔ برو بیروں +

تگمذبان۔ مے روم بموو راو بہ نجالنگ شکایت مے کنم۔ شوہرم را شما گُم و کور کردہ اید +

(درین حال ہاے ہو بلند شدہ موو راو و نجالنگ با چند سوار دور تا دور آلاچیق را مے گیرند) +

موو راو۔ فرمایش نجالنگ است کسے از جائے خود نہ جنبد +

حیدر بیگ۔ (پیش آمدہ) موو راو! غرض نجالنگ چیست؟ چہ مے فرمایند؟ اینجا مقصّرے نیست از او فراری باشد +

موو راو۔ مقصّر ہست یا نیست۔ نجالنگ مے خواہد حیدر بیگ

را به بیند +

حیدر بیگ - حیدر بیگ منم - خدمتے فرمایش دارید بفرمائید +

پنجالنگ - (پیش آمده) حیدر بیگ! نصیحت من بگوش تو فرو نرفت - از پئے کارہاے بد بلند شوی - حالا باید ہمراہ من بقلعه بروی + (صوناخانم بہانے کند بلرزیدن وگریہ کردن) +

حیدر بیگ - پنجالنگ! شما بمن فرمودید - "دزدی نرو" اگر رفته ام حرف شما را شنیده ام - قلعه رفتن زحمتے دارد +

پنجالنگ - بلے حرف مرا نه شنیدۂ - ده روز پیش ازیں قدرے بالاتر از کنار ارس ارمنیہاے اکلیس را لخت کرده ابریشم شاں را برده اید - مطلب آشکار شده است - بہتر آنست که براے تخفیف تنبیہ خود گردن بگیری رفیقہا ترا ہم نشاں بدہی +

حیدر بیگ - پنجالنگ! شماے فرمائید مطلب آشکار شده است - الآن من دزدی نرفته ام و کسے را لخت نکرده ام - اگر کسے روبروے من وا ایستاد ایں حرف زد - خون من بر شما حلال است +

پنجالنگ - خوب - خلیل یوزباشی! آں ارمنیہا را صدا کن اینجا + (خلیل یوزباشی اوہان یوزباشی را با دستۂ خود پیش مے آورد) + اوہان یوزباشی! ایں بود که به شما دچار شده بود ؟

اوہان - قربانت شوم - من ہرگز موذی نبوده ام - بیست سال است به بزرگان ولایت خدمت مے کنم بیست تا کاغذ

رضامندی دارم سال گذشته مدال نقره برائے من نوشته بودند
سرتیپ عداوت قدیمی بامن داشت۔ نگذاشت لشکر نویس
برات مدال مرا بنویسد۔ این کاغذہائے خدمتہائے من است۔
بگیرید۔ بخوانید + (کاغذہا را نشان مے دہد) +

پنچالنگ۔ ہنوز برائے دانستن خدمات تو وقت ندارم۔
آنچه که دیدۂ آں را بگو +

اوہان۔ قربان سرت! من از برائے بیگ بودن خود شہادت
نامہ دارم۔ بگیرید۔ بخوانید + (شہادت نامہ را بیروں آوردہ بہ
پنچالنگ نشان مے دہد) +

پنچالنگ۔ اے پسرۂ احمق! حرف را بزن۔ اثبات نجابت
خود را بگذار وقت دیگر +

حیدر بیگ۔ پنچالنگ! صدتا ازیں شہادت نامہا بہ یک
پول نمے ارزد۔ کسیکه در ذاتش شبہه داشته باشد۔ برائے
نسب خود شہادت نامہ درست مے کند +

اوہان۔ این حرف را اگر حضور پنچالنگ نمے گفتی جائے
دیگر مے باشد یا این تفنگ جواب شما را مے دادم + (دست مے
کند بہ تفنگ باز بہ پنچالنگ عرض مے کند) + دور سرت گردم! من دریں
دفتر نفوس آخری بیگ نوشته شده ام۔ حال این مے خواہد بیگئے
مرا پامال کند۔ احقاق حق بکن تا من بدبخت نه شوم +

پنچالنگ۔ اگر دوباره مطابق سوال من جواب ندہی الآن
حکم مے کنم پنجاه تا چوب بتو بزنند۔ بیگئے خود را بالمرّه فراموش

مے کنی. من از تو مے پرسم این بود بشما دُچار شد؟
او ہان - بلے قربان! این بود با بیست نفر سوارہ مسلح شمشیر بہ سرِ ماں کشید - تفنگ بروے ماں گرفت - ما ہمہ جہتہ دہ نفر بودیم اگر از ما زیادتر بلنے شدند از دولت سرِ شما اینہا را مے گرفتیم - از ما کہ گذشتہ اند رفتہ اند ارمنیہائے اکلیس را لخت کردہ اند +

حیدر بیگ - نچالنگ! ہر چہ عرض مے کنند ہمہ بہتان و دروغ است +

نچالنگ - طائفۂ تاتار تماماً دروغ گو و کذاب مے شوند - تو ہم از انجملۂ کہ بحرف تو اعتبار کردن بسیار مشکل است - یکے ہم با اسباب ویراق دو تا ارمنیئے طورغ را درمیان راہ نگاہ داشتہ بود - لخت کند - حالا آشکار دروغ مے گوید - کہ گویا ارمنی ہا مے خواشتہ اند اورا لخت کنند +

حیدر بیگ - نے دانم چہ جور آدم است - من ہمۂ خوب و بد قراباغ را مے شناسم - اگر بہ بینمش مے فہمم کہ حرفش راست است یا دروغ و بہ بسر خودت کہ حقیقتش را عرض مے کنم +

نچالنگ - خلیل یوزباشی! آں مردکۂ دوستاق را بیار اینجا - حیدر بیگ بہ بیندش +

(خلیل یوزباشی حاجی قرہ را حاضر مے کند) +

نچالنگ - ہا! دِہ! بگو بہ بینم این کیست؟ چہ طور آدم است؟

حیدر بیگ - پنچالنگ! من این را مے شناسم - بسر پنچالنگ این آدم لخت کن نیست ارمنی ها خلاف عرض کرده اند +

پنچالنگ - خلیل یوزباشی! ارمنی ها را بیار پیش +

(خلیل یوزباشی طوغی ها را مے آورد) +

پنچالنگ - حیدر بیگ! اینست که بحرف شما اعتماد نه مے توانم بکنم - بیا خودت فکر بکن - به بیں این ارمنی ها آدم لخت کن است؟ این مرد حرفش این است که اینها مے خواستند او را لخت کنند +

حیدر بیگ - هیچ نیست - این مرد هم این حرف را دروغ گفته است + (پنچالنگ کج خلق مے شود) +

پنچالنگ - پس چه طور باید بشود؟ معلوم که همه دروغ مے گوئید - و همه باید تنبیه بشوید - من ترا که باید ببرم قلعه +

حیدر بیگ - اختیار با شماست +

(صونا خانم بنا مے کند بلرزیدن) +

پنچالنگ (بحاجی قره) مرد که! بگو به بینم آخر بچه جهت این ارمنیها را توے راه لنگ کرده بودی؟

حاجی قره - آها دور سرت گردم! آنها مرا لنگ کرده بودند لخت کنند - من مرد کاسب هرگز راهزنی نه کرده ام - کار من نبوده است - من همیشه خرید و فروش مے کنم - هر سالے مبالغے بپادشاه خدمتها کرده ام +

پنچالنگ - به پادشاه چه خدمت کردهٔ مرد که؟

حاجی قره - قربون سرت! پانزده سال است - سالے پنجاه

تومان به گمرک خانهٔ بادشاه خیر مے رسانم +

پنجالنگ- بلے معلوم شد خدمتهاے بزرگ کردهٔ! الحق سزاوار مرحمتهاے بزرگ هم هستی!

حاجی قره- بلے قربان! عوض این خدمتهاے من بایست مدال طلا بمن مرحمت شود- نه اینکه... +

پنجالنگ- بلے بادشاه مثل شما خدمتگار بسیار دارد- پولهاے که مے دهید باید بدهند مدال طلا درست بکنند- باز بجود شما تقسیم نمایند! اجفنگ نگو- جواب بده به بنیم ارمنی ها را چرا نگاه داشته بودی؟

حاجی قره- دور سرت گردم! آنها مرا معطل کرده بودند +

مکر دمیج- قربانت شویم! دروغ مے گوید- او خودش مے خواست مارا لخت کند +

(درین حال یساول از طرف موورا و جوانشیر مے رسد) +

یساول- (به پنجالنگ) آقا! موورا و مرا خدمت شما فرستاد زبانی عرض کنم- دزد ارمنی هاے اکلیس پیدا شد- ابریشمها را هم پیش گرفتند- دزدها هم دوستاق است از عقب هم احوالات را نوشته خدمت شما اطلاع خواهد داد +

موورا و- یقین که باز تاتار است +

یساول- بلے تاتار بودند +

پنجالنگ- مگر شما خیال مے کردید- انگلیس یا فرنگ خواهد شد +

اوہان - دور سرت گردم! دزد ہمیشہ از تاتارہا مے شود- از ماہا ہرگز دزد نمے شود +

پنچالنگ - نفست بگیرد! ایں از درست کارہاے شماہا کہ نیست از دست تاں بر نمے آید- جرأت ندارید- دزدی بروید +

یساول - آقا! موورا و یک نفر قاچاقچی ہم گرفتہ بود — خودش را با بارش فرستادہ است +

(ازیں حرف رنگ حاجی قرہ پریدہ) +

پنچالنگ - کجاست؟ بیارند حضور +

(یساول مے رود بیاوردش) +

حیدر بیگ - پنچالنگ! حالا بشما معلوم شد کہ من دزد نیستم- و دزدی نمے روم +

اوہان - آقا! ہماں دزدہا ئیکہ گرفتہ اند بے شک رفیق ایں خواہند بود +

پنچالنگ - آنجاش تحقیق خواہد شد- معلوم مے شود +

(دریں حال یساول کرم علی را بحضور مے آورد- حاجی قرہ محض دیدن کرم علی ایے واے گفتہ غش مے کند مے افتد) +

پنچالنگ - (تعجب کردہ) ایں؟ یعنی چہ طور شد؟ ایں چرا غش کردہ؟ ایں را حال بیارید بہ بنیم +

(موورا و آب مے ریزد حیدر بیگ و خلیل یوزباشی بازوش را مے گیرند- مے مالند- حاجی قرہ چشمش را واے کند) +

پنچالنگ - مرد! بتو چہ شد؟ چرا بے ہوش شدی؟

(زبان حاجی قره بند مے شود۔ نے تواند جواب بدہد) +

پنجالنگ ۔ (کرم علی) پسرہ! راستش را بگو تورا رہا مے کنم۔ این مردکہ ترا دیدہ چرا بے ہوش شد؟

کرم علی ۔ نے دانم قربون سرت!

پنجالنگ ۔ تو کے باکہ پئے مال قاچاق رفتہ بودی؟

کرم علی ۔ من ہیچ وقت با ہیچ کس پئے مال قاچاق نرفتہ بودم +

پنجالنگ ۔ پسرہ! چہ مے گوئی؟ ترا سر بار گرفتہ اند ۔ چہ طور مے توانی منکر این مطلب بشوی؟

کرم علی ۔ من ہرگز از آں بار خبر ندارم +

پنجالنگ ۔ پس آں مال از کیست؟

کرم علی ۔ نے دانم +

پنجالنگ ۔ پس تو سر اسب نبودی؟

کرم علی ۔ بلے بودم

پنجالنگ ۔ پس بار را سر اسب کہ بار کردہ است؟

کرم علی ۔ شیطان گذاشتہ است۔ من ازیں بار خبر ندارم +

پنجالنگ ۔ عزیز من! شیطان را ما بہتر از تو مے شناسیم۔ او خیلے کارہا دارد۔ امّا مال قاچاق خرید و فروش نے کند۔ راستش را بگو والّا پوستت را مے کنم +

حیدر بیگ ۔ عرض دارم پنجالنگ!

پنجالنگ ۔ بگو۔ بہ بینم +

حیدر بیگ۔ در خدمت شما بسیار مقصرم۔ ولیکن بتقصیر خودم اقرار مے کنم۔ ایں مرد را با دو نفر رفیق دیگر من برائے آوردن مال فرنگ بردہ بودیم۔ اینکہ گرفتہ اند نوکر ایں است۔ از شدت خستت بجہت گیر آمدن مالش کہ فہمید غش کردہ۔ ارمنی ہا را ہم از ترس مال خود در راہ معطل کردہ است +

پنجالنگ۔ (بہ حیدر بیگ) مطلب معلوم شد۔ رفیقہات کہ بود؟

حیدر بیگ۔ عسکر بیگ بود و صفر بیگ +

پنجالنگ۔ (بہ موو راو) بفرست آنہا را بیاورند +

موو راو۔ چشم۔ الآن + (موو راو یساول پئے آنہا مے فرستد) +

پنجالنگ۔ (بہ حیدر بیگ) پس چرا خجالت نہ کشیدی؟ گفتی اوہان دروغ مے گوید +

حیدر بیگ۔ اوہان باز دروغ گفتہ است۔ بجہت اینکہ ماہمہ جہت شش نفر بودیم۔ مال فرنگ مے آوردیم۔ چہار تا ہم بار داشتیم۔ با اینہا دچار شدیم ہا ہوئے کردیم۔ ترسانیدیم دوانیدیم شاں۔ برگشتیم آمدیم بسر خودت! از لخت شدن ارمنیہائے اکلیس ما ہرگز خبر نداریم +

(دریں حال یک نفر یساول عسکر بیگ و صفر بیگ را حاضر مے کند) +

پنجالنگ۔ حیدر بیگ! رفیقہات اینہا است؟

حیدر بیگ۔ بلے! اینہا است +

پنجالنگ۔ حیدر بیگ! ہر چند از بابت دزدی تقصیرے

بر تو نیست - اما چوں بے بلیط از سرحد بآں طرف رفتہ - مال فرنگ
ہایں طرف آوردہ و تفنگ و شمشیر بسر قراولاں موو رلاوکشیدۂ
باید من الآن شمارا دوستاق کنم - ببرم قلعہ +

حیدر بیگ - اختیار بہ شماست - پنچالنگ!

صوناخانم - (ایں حرف را شنیدہ دویدہ رفتہ دست بدامن پنچالنگ شدہ) قربانت شوم! مرا بکُش - اورا مبر - مرا بے صاحب مگذار +

پنچالنگ - حیدربیگ! ایں کہ است؟

حیدربیگ - پنچالنگ! ایں کنیز شما است - دیروز عروسیش را کردہ آوردہ ام - باعث ہمۂ ایں بدبختیہاے من ہمین است +

پنچالنگ - چہ طور؟ مگر او چرا باعث بد بختئے تو مے شود؟

حیدربیگ - پنچالنگ! ما نہایت عاشق و معشوق ہمدگر بودیم - دو سال مے شد از بے پولی حسرت مے کشیدم - نمے توانستیم عروسی بکنیم - آخر الامر ناچار شدم کہ پولے گیر بیاورم - دزدی کہ بشما قول دادہ بودم نمے توانستم بروم - رفتم مال فرنگ آوردم - فروختم - با منفعت آں عروسی کردم - دیروز ایں را آوردہ ام - کاش کہ مے مردم! ایں روز را نمے دیدم!

صوناخانم - دور سرت گردم! سر پادشاہ تصدق کن - بندہ بے جرم آغا چیزے کرم نمے شود کہ ایں مطلب را شما بالا بنویسید شاید باین اشک چشم من رحم کنند - من از زبان

خود کاغذے دہم۔ بعد ازیں حیدر بیگ را ہرگز نگذارم۔ پئے کار بد برود +

حیدر بیگ۔ نچالنگ! من حاضرم این تقصیر را در داغستان پیش روے دشمنان بادشاہ با خون خویش بشویم +

نچالنگ۔ (بہ موو راو) واللہ! دلم مے سوزد۔ این بیچارہا را از ہمدگر جدا بکنم۔ امّا تا این مطلب را بیالا اظہار بکنیم۔ موافق تو اکون مے تواں اینہا را بضامن داد ؟

موو راو۔ بلے مے شود +

عسکر بیگ۔ نچالنگ! ما ہم حاضریم۔ روبروے دشمن شمشیر بزنیم +

نچالنگ۔ (بہ موو راو) اینہا را ضامن بدہ۔ تا از بالا خبرے برسد +

موو راو۔ بچشم + (دریں حال تکذبان زن حاجی قرہ داخل شدہ روے پائے نچالنگ افتادہ) +

تکذبان۔ دور سرت گردم! شوہر مرا ہم بمن ببخش +

نچالنگ۔ (بہ حاجی قرہ) مردکہ! دیگر پئے مال فرنگ نمے روی کہ؟

حاجی قرہ۔ توبہ! نچالنگ! توبہ!! توبہ!!! شب و روز شما را دعا خواہم کرد کہ مرا ازیں عمل بزگردانیدی +

نچالنگ۔ (بہ موو راو) این را ہم ضامن بدہ +

موو راو۔ چشم +

حاجی قره ـ دور سرت گردم! پس مالم چه طور میشود؟
پنجالنگ ـ دریں باب قدرے صبر بکن +
حاجی قره ـ قربانت شوم! مالم نرسد مے میرم +
پنجالنگ ـ خود ے دانی مے خواہی بمیر ـ مے خواہی نہ میر خلیل یوزباشی! نوکر حاجی قره وارمنیهاے طوغی را خلاص کن برونده +
پنجالنگ ـ (رو مے کند به بیگها) امثال شما مردمان نجیب وبیگ زادگاں را سزاوار نیست ہرگز خودتاں را بارتکاب عملہاے بد وکارہاے ناشائستہ بدنام بکنید ـ در نظر امناے دولت خوار وخفیف به نظر بیائید ـ چنانکه دزدی عمل بداست و در نزد ہمه کس مذموم وممنوع است ـ ہمچنانست اقدام کردن بسائر عملہاے که دولت بنا بر مصلحت خود ومنفعت ملت غدغن کرده است ـ مال فرنگ از جانب دولت غدغن است ـ ہرکس بایں کار اقدام بکند معلوم است ـ خلاف جمهور کرده واطاعت امر پادشاه را نه نموده است ـ وہرکه از امر پادشاه بیروں رود ـ برخلاف حکم او رفتار نماید ـ مثل این است که خلاف امر خدا وحکم پیغمبر خدا کرده است ـ زیراکه امر خدا وحکم پیغمبر وفرمان پادشاه براے سلامتئ ملت وحفظ ناموس وترقی ومعموریت مملکت باہم توام است ـ ہرکه از امر خدا بیروں برود عذاب اخروی را گرفتار خواہد شد ـ وہرکه از اطاعت پادشاه خارج شود عقاب دنیوی را دوچار خواہد شد ـ وہرکه خلاف امرونہی پیغمبر را بکند ـ در ہردو جہان روسیاه

وشرمنده خواهد بود - وهرکه اطاعت خدا ما کرد - بهشت نصیب اوست - وهرکه فرمان پادشاه را برد - شفقت و مرحمت قسمت اوست - وهرکه با اوامر رسول متحلّی شود بالذت آخرت وعزت دنیا متجلّی گردد - رحم امنای دولت دنیا دبر آنست که این تقصیرات شما را برای جهالت و نادانی که دارید نه بخشند - امّا شما را لازم است عقل وهوش پیدا کنید - خیر خود تان را ملاحظه نمائید - به نیت خالص از صداقت اندیشان دولت باشید - درهر خصوص اوامر و نواهی را یاد بگیرید - خیالات فاسده را از سر خود بیرون کنید تا رستگار بشوید +

بیگها - بسرو چشم نچالنگ ! بجان ودل نصیحت شما را قبول داریم +

نچالنگ - (دست صونا خانم گرفته) به بین ! بخوبی و اشک چشم تو حیدر بیگ را از تو جدا نه کردم - از او خوب متوجه مے شوی باز بکارهاے بد اقدام نکند - تا از بالا جواب برسد +

صونا خانم - چشم نچالنگ ! خاطر جمع - خودم را به کشتن میدهم - نمے گذارم که دیگر پئے کارهاے بد برود +

نچالنگ - خیلے خیلے راضیم - ضمانت تو از ضمانت همه کس معتبر تر است - خدا حافظ ! (مے رود که برود) +

حاجی قره - دور سرت گردم نچالنگ ! ایسا ولان موو راو

وقت گرفتن من نیم عباسی از جیبم در آورده اند- بفرمائید بدہند فی

پنجالنگ- (بمو راو) بفرمائید الآن پول این را بدہند-
این قسم عملهاے این یساولها باید ترک بشود -تاکے اینها
بے ترتیب ودله خواہند بود- این کارها چه معنی دارد- بدنامی
دولت است- دلیل است به بے عرضگئے من وشما +

حاجی قره- خدا عمر ودولت ترا زیاد کند! آقا! تا عمر
دارم این التفات شما را فراموش نخواهم کرد +
(پنجالنگ دور مے رود- آدمهاش هم پشت سر آنها مے روند) +

پرده مے افتد

تمام مے شود

(بقلم محمد صادق. صدیقی منشی فاضل)

فرہنگ و تعلیقات

سرگذشتِ مردِ خسیس

ص۱۲ حاجی قرہ - اصل ترکی میں حاجی قارا ہے +

یوز باش - ترکی لفظ ہے - یوز بمعنے صد (سَو) اور باش بمعنی سردار - فوج میں سَو سپاہیوں کا سردار - داروغہ - جمعدار

قراول - فوجی سپاہی - ترکی لفظ ہے - دیدبان - محافظ - کانسٹیبل +

موورا و - رُوسی زبان میں شہر کے مجسٹریٹ کو کہتے ہیں +

پچالنگ - یہ بھی روسی زبان کا لفظ ہے - حاکم ضلع یا ڈپٹی کمشنر کے برابر کا عہدہ ہے - چیف سپروائزر +

یساول - ترکی لفظ ہے - پولیس کانسٹیبل - سنتری - دیکھو فوقی یزدی کا یہ شعر ؎

پرہ آں نگاہ خشم آلود + کہ یساول بہ مجلسش غضب است

تکذبان - اصل ترکی کتاب میں صرف تکذ ہے +

۲ آوبہ - اوبا - بستی - قریہ - گاؤں - خیمہ گاہ +

بہ سرسنگے - ایک پتھر پہ چٹان پہ +

صـ ۴۲ سر۔ طرف۔ کنارہ
بکار... خوردن۔ بہ کار خوردن۔ کام آنا۔ مفید۔ "بہ کار آید"
کا استعمال آجکل بہت کم ہے +
آلاچیق۔ (اصل ترکی میں آلاچوق ہے)۔ بید کی تیلیوں کا
بنا ہؤا جالی دار خیمہ جو نمدے سے ڈھکا ہؤا ہوتا ہے +
دست بیاورد۔ دست سے پہلے حرف جار "بہ" محذوف
ہے۔ ہاتھ میں لائے +
روزہائے گذشتہ۔ "در" حرف جار محذوف ہے +
لااقل۔ کم ازکم۔ آجکل بہت مستعمل ہے +
چاپیدن۔ غارت کرنا۔ لوٹنا۔ لوٹ مار کرنا +
چپاوی۔ (چپاو)۔ چھاپہ۔ لوٹ۔ غارت +
داغان کردن۔ پریشان کرنا۔ چھاپہ مار کر تتر بتر کر دینا
قزل باش۔ (قزل = سرخ۔ باش = سر) نادرشاہ کی
فوج میں ایک ایرانی دستہ کا نام تھا۔ جس کی ٹوپیاں
سرخ ہوتی تھیں۔ ترک اہل ایران کو مجازاً
قزلباش کہتے ہیں +
عثمانلو۔ آلِ عثمان۔ ترک +
دعواے۔ جنگ۔ مٹھ بھیڑ +
لزگ۔ صحرانشینوں کا ایک قبیلہ ہے +
لات و لوت۔ حقیر۔ بے مایہ۔ مفلس۔ کنگال +
سوراخ کوہ۔ غار۔ کھوہ +

یراق ۔ (یراغ) آجکل بمعنی ساز و سامان و اسلحہ استعمال ۴
کرتے ہیں ۔ اصل میں اس گھوڑے کو کہتے تھے جس پر
سوار ہو کر غارت کرنے کے لئے جاتے تھے +
اُلجہ کردن ۔ لوٹنا ۔ غارت کرنا ۔ ڈاکہ مارنا ۔
پارز یک ہیچو الخ ۔ اس کے پہلے حرف شرط محذوف ہے
یک تنکیر کا فائدہ دے رہا ہے + اگر پھر کبھی ایسی
مٹھ بھیڑ کا موقعہ ملا تو الخ +
راحت الخ ۔ اس کے پہلے حرف محذوف ہے ۔ آرام سے
بیٹھ ۔ امن سے رہ + راحت آجکل و بہ راحت ،
استعمال ہوتا ہے +
دلگی ۔ چوری چکاری ۔ راہزنی ۔ عیاری +
بانا زور ۔ خسیس کمینہ حقیر +
خیش راندن ۔ ہل چلانا ۔ کھیتی باڑی کرنا +
لنبران ۔ نام قبیلہ +
لک ۔ نام قبیلہ +
جواں شیر ۔ ایک قبیلہ کا نام ہے +
اخمش را ریختہ ۔ تیوری چڑھائے ۔ تیور پر بل ڈال
کر +
روش ۔ رویش ۔ آجکل ضمیر متصل لگاتے وقت اگر اس
کے ماقبل حرف علت ہو تو ی نہیں لگاتے ۔ مثلاً
بابام (بابایم) گلوم (گلویم) عموم (عمویم) وغیرہ +

ص۴۳ ہے کردن۔ اطلاع دینا۔ افسوس اور حسرت کرنا۔
گھوڑے کو چلاتا + ملا طغرا ؎
بیا تا برخشِ طرب ہے کنیم + سمند غم دہر را پے کنیم +
علی خراسانی ؎
مرا رساند بکوے تو ہیچ باد صبا
بشوق خویش دریں راہ بس کہ ہے کردم
ہے کلمہ تنبیہ بھی ہے +

ص۴۴ ہا۔ کلمہ تنبیہ ہے۔ جو کسی چیز کے دفعۃً سامنے آجانے یا
بھولی ہوئی بات کے یاد آنے کے موقعہ پر بولتے ہیں +
راہ افتادن۔ چل پڑنا +
فکری۔ فکرمند۔ ہیچ فکری... مے آئی؟ فکرمند سے
معلوم ہوتے ہو؟
دہن لق۔ دھوکے اور فریب کی باتیں کرنے والا۔ بکواسی۔
لق۔ فریب۔ دھوکا۔ خراب اور گندا انڈا + (برہان)
حرفِ مفت زدن۔ یاوہ گو۔ بکواسی +
بلوک۔ علاقہ۔ ضلع +
پَہ۔ حرف انبساط ہے جو فرط لذت یا خوشی میں زبان پر
آتا ہے۔ مگر یہاں طنزاً بولا گیا +
گشنگی۔ عوام لوگ گرسنگی کو بگاڑ کر گشنگی کہتے ہیں ؎
شاعر و رمّال و مرغ خانگی + ہرسہ تا گہ میخورند از گشنگی

ص٤٤ بسحق اطعمہ ؎

صبا بہ گلشن گیپا گرت گذار افتد
بحق پاچہ کہ بوے بہ گشنگاں آری

دشخار۔ (دشخوار) بمعنی دشوار۔ مشکل (برہان)

ص٤٥ لابد شدہ ام۔ مجبور ہو گیا ہوں +

بے پولی۔ یاے مصدری ہے (بے پول شدن) مفلس ہونا۔ مفلسی +

عروسی کند۔ اس کے پہلے کاف بیانیہ محذوف ہے +

گریخت گریزاند۔ (خود بھی) بھاگ گیا (اور لڑکی کو بھی) بھگا لے گیا + واو عاطفہ محذوف ہے۔ اور یہ حذف عام ہے +

بگردنم ... آمدہ است۔ مَیں مجبور ہوں میرے ذمہ ہے +

آہ۔ اوہ۔ یہ کلمے افسوس۔ رنج اور بیتابی کے موقعہ پر بولے جاتے ہیں +

خوب آوازہ الخ۔ بات تو خوب کہتے ہو (طنزاً) مگر رک رک کر بولتے ہو +

آوازہ خواندن۔ گانا۔

ص٤٦ دو آنقدر۔ اس سے دوچند

حالیش کنم۔ (اورا حالی کنم) حالی کردن۔ اطلاع دینا جتانا +

پیدا کردن۔ تلاش کرنا۔ ڈھونڈنا +

صلہ ۴

بتہ۔ بوتہ۔ درخت۔ جھاڑی +
قشنگ۔ خوبصورت وخوشنما۔ ترکی لفظ ہے +
پیداش نیست۔ اسکا پتہ نہیں +
کمے ہم واے ایستم۔ تھوڑی دیر اور ٹھیرتی ہوں +
خیر۔ جس طرح یہ لفظ ، اچھا ، اور ، بہت اچھا ، کے لئے آتا ہے۔ اسی طرح بسا اوقات نفی کی تاکید بھی کہتا ہے +
نیز بمعنی اجر۔ نفع فائدہ بولا جاتا ہے۔ محسن تاثیر سے

چو گویمش کہ بگیرم دل از تو گوید ، خیر ،
خداش خیر دہد آنکہ خیر مے گوید

بینی باز ... دوچار شد۔ دیکھئے (نہیں معلوم) پھر کس دیوانے اور غافل از خدا سے جا بھڑا +
تابیدن۔ گمراہ کرنا۔ پھسلانا + تابیدند۔ جنہوں نے اسے پھسلایا +
توے۔ اندرون چیزے +

سلمان ساوجی سے

چوں غنچہ بستہ ام سر دل را بصد گرہ
تا بوے راز عشق نیاید ز توے دل

دوستاق۔ قیدخانہ۔ قید۔ مقید۔ محبوس +

مرزا معز فطرت سے

شدم دستاق ترکے روز و شب در خانۂ زینے
تبسم حقۂ لعلے تغافل عشوہ آئینے۔

ص ۴۷ دیگر... نمے شوم۔ (پیئے کسے بلند شدن۔ کسی کا پیچھا کرنا) اس کے پیچھے نہ پڑونگی۔ اس کا خیال نہ کرونگی +
مے نشیند زین۔ زین کے پہلے حرف جار "در" "روئے" یا "بر" محذوف ہے +
پشت بونہ۔ جملہ شرطیہ ہے۔ اور اس کے پہلے حرف شرط محذوف ہے +

ص ۴۸ آہ۔ (ہا) دیکھو نوٹ صفحہ ۴۴ +
رفیقہات۔ (رفیقہایت) دیکھو فرہنگ صفحہ ۴۳ +
گوش بدہ۔ کان لگا کر توجہ سے سُن +

ص ۴۹ جلو اسب گرفتن۔ گھوڑے کی باک پکڑ لینا۔ گھوڑے کو روکنا +
حرفت را بعد بگو۔ باتیں پھر کر لینا۔ حرف بمعنی کلام۔ آجکل بہت مستعمل ہے + "دو پارۂ حرفے داشتم۔ بگویمت" +
دختر۔ اظہار محبت کے لئے لفظ دختر سے مخاطب کرتا ہے +
ایلیت۔ متعلق بہ ایل۔ (ایل۔ گھرانا صحرانشینوں کا قبیلہ) +
پول پیدا کن۔ روپیہ کمانے والا۔ حقارت سے خطاب کر کے کہا ہے + اس لئے "میکرد" صیغۂ واحد غائب

صـ ۴۹ بجائے (واحد حاضر) بولا ہے +
دست ہم گرفتہ۔ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کے۔ خود بخود +
طوی نئے گیرند۔ باقاعدہ نکاح نہیں کرتے +
بے حیا الخ۔ منادا ہے۔ جس کا حرف ندا محذوف ہے
صـ ۵۰ فکر رفتہ۔ بہ فکر رفتہ +
دہ۔ اسے کبھی تو بے صبری اور جلدی کے وقت بولتے ہیں۔ کبھی خبردار اور متنبہ کرنے یا دھمکانے کے موقع
بنشین زمین۔ زمین کے پہلے حرف جار محذوف ہے +
ایہ۔ نفرت کا حرف ہے جو بیزاری اور ناپسندیدگی ظاہر کرتا ہے +
چیت۔ (چھنت) چھینٹ۔ ولایتی چھپا ہوا کپڑا +
قدغن۔ (غدغن) ممانعت۔ حکم امتناعی۔ تاکید +
صـ ۵۱ تومان۔ ایک ایرانی طلائی سکہ ہے۔ جو ساڑھے سات روپیہ کے برابر ہوتا ہے +
بہ اش۔ (با او) حرف با کے ساتھ ضمیر متصل کا لگا محاورہ جدید ہے +
صحبت۔ اختلاط۔ گفتگو + حاجی محمد جان قدسی ؎

بر سر پیمانۂ غم ہرگز آں صحبت نبود
بود غم ہم بیش ازیں اما بدیں لذت نبود

ناخوش۔ بیمار علیل +
چہ چی۔ چہ چیز کا مخفف ہے۔ کیا؟

س ۵١ بچہ کار من مے خورد - بکار خوردن - بکار آمدن - میرے
کس مطلب کی ہے +
ہق ہق - ہن ہن کرنا - چبا چبا کر باتیں کرنا - تامل سے
گفتگو کرنا - ہانپنا +

ص ۵٢ قرض کردن - قرض لینا + سلیم ؎

ایں ہمہ افغاں ندارد گر جفائے دیدۂ
سخت بے صبری سلیم اندک تغافل قرض کن

خیبر - دیکھو فرہنگ صفحہ ۴۷ +

تاجیک - ترکوں اور عربوں کے علاوہ دوسری قوموں کو تاجیک کہتے ہیں۔ اصل میں تاجیک وہ عربی نژاد قومیں ہیں جو عرب کے علاوہ اور ممالک میں بود و باش رکھتی ہیں +

ارس - ایک دریا کا نام ہے جو کوہستان قالیقلا سے نکلکر اردبیل کے نیچے بہتا ہوا بحیرۂ خزر میں جا گرتا ہے ایک سو پچاس فرسنگ لمبا اور جنوب سے شمال کو بہتا ہے اس کا پانی بہت تیز ہے اور سیلاب کے دنوں میں اسے عبور کرنا دشوار ہے +

قزاق - (کاسک) روسی فوج کے سپاہی +

بلدم - بلد ہستم - واقف ہوں - جانتا ہوں +

ص ۵٣ گشنہ - گرسنہ - دیکھو فرہنگ صفحہ ۴۴ لفظ گشنگی +

دیگر چہ طور... ماند - پھر بھوکے کس طرح نہیں رہینگے ؟

صہ ۵۳ چونکہ - جدید محاورے میں بمعنی گو اگرچہ مستعمل ہوتا ہے +
پس کمتر الخ - پھر مجھ سے زیادہ ذلیل اور کمینہ کوئی نہیں +
الآنہ - ابھی - اسوقت - عربی لفظ الآن کے بعد ہا سے
تفنن لگائی گئی ہے +
پاشدن - اُٹھنا - کھڑے ہونا +
دردت بجانم - درد تو بجان من باشد !
خجالت نگذارد - خجل مکن +

صہ ۵۴ دوام نمے کنی - دوامے من نمے کنی + یہ بھی روش - بابام
وغیرہ کی طرح ہے +
آسے - حرف ندا ہے - جس میں زور سے پکارنے کے لئے
اشباع کیا گیا ہے +
ننم - ننۂ من - ماں کو پیار سے ننہ کہتے ہیں - بعض وقت
ماں بھی بچے کو پیار میں وننہ جان، کہ لیتی ہے +
وانایست - چلے جاؤ - بالکل نہ ٹھیرو +
حرفت را برگرداں - اگرنہ الخ - اپنے لفظ بدل لو ایسا
نہ کہو ورنہ الخ +
بغل گرفتہ - در بغل گرفتہ - حرف جار محذوف ہے +

صہ ۵۵ شب خاطرم آمد - اس میں حرف جار محذوف ہے +
رات کو مجھے یاد آیا +
گاوگلبا - چرواہا + گاوگل - گلۂ گاؤ و جانوراں دیگر مثل
شتر وغیرہ +

صـ ۵۵ اول صبح... میشود- اول صبح گاد گلیا ہا وغیرہ دچارے شود +
لنگہ- جوڑے دار چیز کے ہر حصہ کو کہتے ہیں +
لنگۂ کفش- جوتی کے جوڑے کا ایک پاؤں +
بہ جورم- بہ جویم کا بگڑا ہوا ہے + تاریکست... بجورم -
ہنوز شب تاریکست نے توانم بجویم +
پات- دیکھو فرہنگ صفحہ ۴۳ لفظ روش +

صـ ۵۶ قدک- رنگدار سوتی کپڑا + مرزا طاہر وحید سـے
بزیر چرخ ز سرکوب قد دشمن تو
بود برنگ قدک درد کانچۂ دقاق
کرپاس- سفید رنگ کا کپڑا + سیفی سـے
تا عاشق روے مہ کرپاس فروشم
شد چاک مرا پیرہن صبر چہ پوشم
شلّہ- لٹھے وغیرہ کی قسم کا کپڑا +
نیم ذرعے- یائے وحدت ہے +
بے دماغ- غمگین- غصّہ سے بھرا ہوا- جلا بھنا +
بازار- منڈی- بیوپار- لین دین- معاملہ- تجارت +
میر صیدی سـے
نیست سودے کہ زیانش نبود در دنبال
بارے بندم ازاں شہر کہ بازارے نیست
جرباد قانی سـے

صـ ۵۶ فتنہ بازارے بچشمش داشت پرسیدم کہ چیست
گفت آشوبے برائے روز محشر مے خرم

بدہ بستان - لین دین - خرید و فروخت - داد و ستد +

سگ پدر - وہ شخص جس کا باپ کتا ہو - کتے کا بچہ + گالی ہے +

دستنش الخ - یعنے دستش سنگین بودہ - وآں کنایہ از نحوست است +

قلعہ - اردگرد کے دیہاتی لوگ شہر تفلس کو قلعہ کہتے ہیں +

توپ - کپڑے کا تھان جو عموماً چالیس گز کا ہوتا ہے + ملا طغرا ساقی کو مخاطب کر کے کہتے ہیں ؎

ز بزازیت صد کدو گشتہ داغ
کہ شد توپ اطلس نصیب ایاغ

منات - ملک روس کا ایک سکہ ہے - جو تین شاہی ایرانی کے برابر ہوتا ہے - روبل +

قرآن بخورد - قرآن کی قسم کھائی - قرآن فرو خوردن و مصحف خوردن بھی مستعمل ہے + ملا شانی تکلو ؎

شانی بہ ترک عشق تو سوگندے خورد
باور مکن اگر ہمہ قرآن ــــ مے خورد

صـ ۵۷ ناشور - کورا اٹھا - شور عام لوگ شو کی بجائے استعمال کرتے ہیں - مثلاً مردہ شور بجاسے مردہ شو ہے +

خیر - حکم نفی - یعضے نے یا نہ (دیکھو نوٹ صفحہ ۴۷) +

ص۵۷ ابوی - غلط العام ہے (میرا باپ) یہاں مؤذن بوجہ اپنی جہالت
کے "تیرے باپ" کے معنی میں استعمال کرتا ہے +
میخواہی چہ بکنی - چہ مے خواہی کہ مے کنی - جدید محاورہ
میں یہ ترکیب عام +
عباسی - ایک تانبے کا قلیل قیمت سکہ ہے جو شاہ
عباس نے مروج کیا تھا +
دیوانہ الخ کہ - جدید محاورے میں لفظ کہ تنبیہ کے موقعہ
پر تاکید اور خبردار کرنے کے لئے بولا جاتا ہے +
(یعنے تو دیوانہ تو نہیں ہوگیا؟) +
ص۵۸ بہ پدر من - ب بمعنے برائے +
مردکہ - ک تصغیر برائے حقارت ہے +
سرخود - آپ ہی آپ - خود بخود +
نگفتہ باشی - جملہ شرطیہ ہے - حرف شرط محذوف ہے +
ہم نقلے ندارد - کچھ پرواہ نہیں - کیا مضائقہ +
شما را مے گفت - تمہارے متعلق ہی کہتا تھا +
مشتبہ شدن - غلطی کھانا - دھوکا کھانا +
پیداش کن - اسے ڈھونڈلے - اس کی تلاش کرلے +
شاہی - تانبے کا سکہ ہوتا ہے - جو قران (صاحب قران)
کا بیسواں حصہ ہوتا ہے +
دشت کردن - صبح کو پہلا نقد سودا بیچنا - بوہنی کرنا -
جب صبح کسی دوکاندار سے اودھار سودا مانگا جائے تو

صـ ۵۸ وہ کہتا ہے "ہنوز دشت نہ کردہ ام" اور جب بوہنی کر لیتا ہے تو پیسیوں کو دانتوں کہتا ہے "دشت از دست حلال زادہ" + میر نجات ؎

رنگیں نہ گشتہ دامن صحرا ز خون ما
دشتے نہ کردہ است بہار از جنون ما

محسن تاثیر ؎

در محبت نسیہ دل بردن فراوان است ولیں
ہست گر دشتے دریں سودا بیابان است وبس

ترا بخدا الخ۔ تمہیں خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ دوکان کے سامنے نہ کھڑے ہو +

صـ ۵۹ چپوق۔ (چپوق) چرٹ۔ پایپ +

غلیان۔ (قلیان) حُقّہ + محسن تاثیر ؎

پُر ز دست خویش چوں غلیاں کدورت می کنم
ہمدمے کو تا ز خود دود دلے خالی کنم

حاضر۔ یعنے تیار "حاضر جواب" میں بھی انہی معنوں میں ہے +

چاق مے کنم۔ تازہ کر دیتا ہوں۔ تیار کر دیتا ہوں۔ چاق تروتازہ۔ اصحیح وتندرست + ملا طغرا ؎

شود ز حاصل خود ہر کسے دماغش چاق

ایضاً ؎

ز بوئے خامۂ نرگس دماغ من چاق است
شکستن دل من ہم چو گل باوراق است

ص۵۹ ہاں کہ خوب الخ - یہاں کاف حرف شرط ہے +
قلعہ پیغام کردم - بہ قلعہ پیغام کردم - قلعہ کے لئے
دیکھو نوٹ صفحہ ۵۶ +
غلام بچۂ شما - حاجی انکسار سے اپنے بیٹے کو "غلام بچہ
شما" سے تعبیر کرتا ہے - گویا حاجی خود ان کا غلام ہے +
رو اکنید - فرمائش کرو +
جور - قسم - طرح + احمد چہ جور پسرے بود +
ہیچ جا -
دو کان ہیچ کسے } ہر دو کے پہلے حرف جار محذوف ہے +
قماش - قماش اوّل بمعنے جنس و سرمایہ - قماش دوم بہ
معنے وضع - طرز - ساخت +
ازیں سر الخ - اِدھر لایا اور اُدھر خرید کے لے گئے +
ص۶۰ تدارک دیدن - انتظام کرنا +
چہ چیز است - یہ کیسا نیک کام ہے - کتنا مفید ہے
خیر تو ہے ؟
جواب کردن - انکار کرنا + کمال اسماعیل سے
آساں بود سوال چنیں را جواب کرد
چہ طور آدمی - چہ طور آدم ہستی ؟ آجکل آدم بمعنی انسان
اکثر بولتے ہیں - مثلاً احمد آدم خوبے است +
بِرَم - مخفف بروم +
ص۶۱ ایں چہ .... داری - کاف بیانیہ محذوف ہے +

ص ۶۱ جواب کہ نکردم - کاف تاکیدی معنوں میں ہے - انکار تو نہیں کیا +

ہفت وہشت دہ - ہفتدہ وہشتدہ +

اینکہ فائدہ ندارد - اس سے تو کچھ کام نہیں نکلتا +

غلیان دیگر - حُقّہ کا ایک اَور دَور +

ہمہ اش الخ - اش کا مرجع تمباکو ہے +

تکان دادن - ہلانا - جھاڑنا +

نتوانستۂ بفروشی - نتوانستۂ کہ بفروشی + کاف بیانیہ محذوف ہے +

یک عالم الخ - بہت نقصان اٹھا رہا ہے +

در سر پانزدہ روز برسانیم - پندرھویں دن تمہیں تنلو منات کا فائدہ پہنچاویں +

ص ۶۲ بیرون مال مے کنی - مارا بیروں مے کنی - محاورہ جدیدہ

پائیں - نیچے + حرف جر ہے زیر کے معنوں میں آجکل عام طور پر استعمال کرتے ہیں +

بدرک - بدرکِ جہنّم - (یعنی آج کی بکری بھی فضول اور برباد ہی گئی) +

اگرنہ الخ - صد تو ماں سے پہلے وخواہ، یا دا گر، محذوف ہے دبرویدہ، گفتم کا مقولہ ہے +

خیر برساں - (خیر رسانندہ - برساں - صیغۂ امر حاضر از رسانیدن) اسم اور امر ملکر اسم فاعل ترکیبی ہے +

ص ۶۲
خیر رساں - فائدہ پہنچانے والا +
قرش - (قروش) ترکی سکہ ہے جو اڑھائی آنے کے برابر ہوتا ہے +

ص ۶۳
بزن بہادر - دلیر - من چلا +
مرغ پر مے اندازد - (خوف سے) پرندے کے پر بھی جھڑ جاتے ہیں - پرندے بھی سہم جاتے ہیں +
تا - یہاں بمعنی (از اں کہ) +
رواج - بمعنی مروج استعمال کیا گیا ہے +
ذرعے یک عباسی - ایک عباسی فی گز - عباسی کیلئے دیکھو نوٹ صفحہ ۵۷ +
چہارے گر دانگہ - مولانا آزاد مرحوم ایک جگہ گر دانگ کا وزن ۸۰ مثقال لکھتے ہیں +
نمے گذارند الخ - زمین پر پڑنے نہیں دیتے - فوراً خرید لیتے ہیں +
گمرکخانہ - چونگی خانہ - وہ دفتر جہاں مال درآمد پر محصول لیا جاتا ہے +

ص ۶۴
ہر گاہ - کلمہ شرط ہے - بمعنی اگر +
ماہے دو ہفتہ - مہینے میں دو بار +
مے ترکد - ترکیدن و ترقیدن - پھٹنا - شق ہونا

صـ ۶۴ زیں ترکید و پیدا شد سر خر

مجلس استنطاق - باز پرس کی مجلس - مراد - کچہری - عدالت - سیشن - جوری +

ایہ - کلمہ تنبیہ ہے +

گرد رو - رو رفتن سے حاصل مصدر ہے -

جز اینکہ پشہ الخ - سوائے اس کے تمہاری آنکھوں اور منہ پر مچھر بیٹھیں تمہیں اور کچھ آمدنی نہیں +

روت - روے تو +

واسہ - واسطہ کو بگاڑا ہوا ہے - اور برائے کے معنی میں ہے +

سر در بردن - علم ہونا - واقفیت ہونا +

صـ ۶۵ دزد مزد - چور چکار - مزد تابع مہمل ہے +

پونزدہ - پانزدہ - پندرہ - ۱۵ - عوام الناس اکثر الف کا امالہ واو سے کر لیتے ہیں - جیسے قربانت سے قربونت +

پوش - ایک قسم کی گھاس ہوتی ہے - یہاں بمعنے پرکاہ ہے نہایت کم قیمت چیز کو بھی پوش کہتے ہیں +

دعوائے - دیکھو صفحہ +

صد الخ - جملہ شرطیہ ہے - اگر صد الخ +

بروی بیائی - بروی و بیائی - حرف عطف محذوف ہے + ماکہ الخ کہ تاکید کے لئے استعمال ہوا ہے +

ص٦٥ رشادت - بمعنے جرأت - دلیری - خوبی +
نفرے - فی کس - ہر ایک آدمی کو +
صد تومان الخ - جملہ شرطیہ ہے اور حرف شرط محذوف +
صد تومان پنج تومان - پانچ فیصدی - سو تومان پر
پانچ تومان +
ص٦٦ طرف شب - رات کے وقت - طرف بمعنے وقت -
و ہنگام (بہار عجم) +
بے وقت نیائید - دیر کرکے نہ آنا +
پدر سوختہ - وہ شخص جس کا باپ (آتش جہنم میں) جلنے
کے قابل ہو - دوزخی کا بیٹا +
سوداگری الخ - جملہ شرطیہ - اگر حرف محذوف ہے +
چہ خاک بہ سر بزنم - رنج اور بیتابی کی حالت میں
حسرت اور افسوس سے کہتا ہے کہ دوئیں اپنے سر
میں خاک ڈالوں ؟" +
ہمچو کارے - ایسا کام، مال ممنوعہ کی درآمد کی طرف
اشارہ ہے +
ضرر ... بیارم - یہ خسارہ پورا کروں +
غصہ مرگ - ضد شادی مرگ +
در سیا - دروازہ ڈھکنا +
سوا سوا - برابر - ترتیب سے علیحدہ علیحدہ +
در این بین - اسی اثناء میں +

صک۶ | مے خواہی چہ کنی - چہ مے خواہی بکنی +

دزدی کہ الخ - کوی چوری ہے جو مجھ سے چھپاتے ہو ؟

یک ہیچو چیزے - کچھ ایسی ہی بات ہے +

مگر - حرف استفہام ہے +

چارۂ سر خودم را بکنم - میں اپنا انتظام کروں - مگر تکذبان مذکورہ بالا فقرے کو اصلی معنوں میں وہ میں اپنے سر کا علاج کروں " لیتی ہے اور پوچھتی ہے کہ تمہارے سر کو کیا تکلیف ہے جس کا علاج میں نہیں کرنے دیتی +

دیگر مے خواہی چہ بشود - (غصے کی حالت میں کہتا ہے کہ تیری نحوست سے جو مصیبت آنی تھی وہ تو آچکی) اب تو کیا چاہتی ہے کہ وہ ہو جاے +

گلوم - گلویم
گلوت - گلویت } دیکھو نوٹ صفحہ ۴۳ لفظ روش +

قاب - اصل میں تو گول رکابی یا پلیٹ کو کہتے ہیں - مگر اسجگہ ٹھیکریوں کے وہ گول گول گٹے مراد ہیں جو بچے گھر گھر کے بہت سے جمع کر لیتے ہیں - یا کعب کا بگڑا ہوا لفظ ہے - (ٹِبیا) + قاب سیدر - سکریٹ لیسر

جمع کنند - اس فاعل بچہ ہا جمع ہے - مگر فعل واحد استعمال ہوا ہے +

صد سال الخ - جملہ شرطیہ ہے یعنی اگر صد سال الخ +

صـ۶۷ ہمہ اش - ضمیر کا مرجع پول ہے +

صـ۶۸ زنکہ - تصغیر زن - حقارت کے لئے +

تخمتاں الخ - تمہاری نسل جل جاوے + تخم - بیج - بچہ - انڈا +

ہئے شو - چلی جا - دور ہو + دیکھو فرہنگ صفحہ ۴۳ +

کولی - ایران میں ایک آوارہ گرد گروہ ہے - جس کی عورتیں عموماً بدچلن ہوتی ہیں - بے حیا اور بدکار عورت (اصل میں کابلی کا بگاڑا ہوا ہے) +

گور سیاہ - تاریک قبر جس میں روشنی نہ آوے مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ نیک کردار لوگوں کی قبروں میں روشنی ہوگی +

راہ عزرائیل بند شود الخ - خدا کرے کہ عزرائیل کو دنیا میں آنا نصیب نہ ہو کہ اس نے تجھ جیسے خسیس کو اب تک زندہ چھوڑ رکھا ہے وغیرہ +

خودتی - خودت ہستی +

ہیچ نباشد - جملہ شرطیہ ہے - اور کچھ نہیں تو +

صـ۶۹ خانۂ تو - در خانۂ تو - حرف ظرفیت محذوف ہے +

حاضری - حاضر ہستی - حاضر بمعنے تیار - دیکھو نوٹ صفحہ ۵۹ +

سوا کردن - نکالنا - علیحدہ کرنا

مے سپارم دست تاں - بدست تاں مے سپارم -

صـ ۶۹ تمہارے سپرد کر دوں گا +

آں طور - اُسی طرح +

باشد - یونہی سہی +

صـ ۷۰

نوکرہ - تصغیر نوکر +

آدم ناشناسے - یائے تنکیر ہے - کوئی ناواقف آدمی +

زہرہ ترک شدن - بہت دہشت زدہ اور خوفزدہ ہونا +

ذرع ذرع کن - گزوں سے ناپنے والا - بزاز - دوکاندار +

جا آوردن - خیال کرنا - جاننا +

نرسو - محاورۂ جدید میں نرساں - کے معنوں میں استعمال کرتے ہیں +

بے جہتے - بے وجہ +

مال بگیرہا - مال گیر - مال کو پکڑنے والا +

ناقولا - بدمعاش - شریر +

اسپ پالانی - باربرداری کا ٹٹو جس پر پالان پڑا ہو +

الاغ - گدھا +

تو ہم چہ مے دانی الخ - تمہیں کیا معلوم - تم کہو گے کہ وہ رہگذر فقیر ہے +

لخت کردن - کپڑے اتار لینا - سب مال متاع چھین لینا +

صا۷ | دربہر...باشد۔ خواہ کسی لباس میں ہی کیوں نہ ہو +
توبہ دادن ۔ توبہ کرانا + کمال اسماعیل ؎
پارسا از لب ساغر بدہاں آب آورد
دیگرے راز مے ونقل چرا توبہ دہد
گردۂ یابو ۔ برگردۂ یابو ۔ ٹٹو کی پیٹھ پر +
تذکرہ ۔ پروانۂ راہداری ۔ غیر علاقے میں جانے کیلئے
اپنی حکومت کی اجازت کا پروانہ ۔ پاسپورٹ ۔
پاسپورت +

ص۲۷ | سالیان ۔ ایک شہر کا نام ہے +
بلیط ۔ فرانسیسی و بلیت ، ٹکٹ ۔ پروانہ ۔ راہداری +
کوتک ۔ (کتک) ۔ بید ۔ تازیانہ +
وعدۂ من ۔ معلوم ہوتا ہے کہ نوکر نے حاجی کے
ساتھ کسی خاص مدت کے لئے ملازمت کا معاہدہ
کیا ہوّا تھا +
مواجب ۔ نوکروں کی ماہواری تنخواہ ۔ تنخواہ آجکل
وہاں ، کے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے +
منکہ نمی روم ۔ کاف تاکید ہے ۔ میں تو نہیں جاؤنگا +
ہر چہ شکمت الخ ۔ جتنا تمہارے پیٹ میں آسکتا ہے
کھانے کو دیں گے +
یکے یک توب الخ ۔ فی کس ایک تھان چھینٹ کا بھی
تمہیں دیں گے +

صـ۴۲ بارم را الخ - جملہ شرطیہ ہے +

تلاش مے کنم - فکر مے کنم تلاش بمعنی فکر و خیال +

ظہوری ؎ باین طالع سست وارم تلاشے
کہ خود را بآں طرہ محکم بہ بندم

باشد الخ - اچھا یونہی سہی - اگر یہ بھی کرو و پھر بھی اچھا ہے - غنیمت ہے +

خانتاں - خانہ تاں - خانۂ شما +

شوہرکہ - تصغیر شوہر +

کارے بسرش بیاید - جملہ شرطیہ ہے - اگر اس پر کوئی مصیبت آئے گی تو الخ +

بچہ ہام - بچہ ہایم +

صـ۴۳ غرشا غرش - اصل ترکی میں قرشا قرش ہے - پانی کے چلنے کی آواز کی نقل +

یمہ - بادل - کہر - (برہان) +

نمے شود گذشت - گذشتن نمے شود - پار ہونا ناممکن ہے +

ہاے وہو - شور و غوغا +

بارہا - اسباب کی گٹھڑیاں +

صـ۴۴ قاچاقچی - مال ممنوعہ کی تجارت کرنے والا - قاچاق - مال ممنوعہ - قاچاق چور کو بھی کہتے ہیں +

ص۴ ہر کس کہ مے خواہد باشد۔ خواہ کوئی ہو +
دنبالہ الخ۔ قزاق سب چلے جاتے ہیں +
سکندری خوردن۔ گھوڑے کا ٹھوکر کھا کر گرنا +
داد زدن۔ فریاد کرنا شور کرنا +
آ۔ حرف ندبہ ہے +
ہرائے۔ آواز مہیب مانند سباع و وحوش۔ یا یہ لفظ "برائے" ہے۔ اور اسکے بعد حاجی کی زبان بند ہو جاتی ہے شاید برائے خدا کہنا چاہتا تھا +
گود۔ گہرا۔ عمیق +
بابام۔ بابائے من۔ میرا باپ +
بچہ دردت الخ۔ تمہاری کس مرض کی دوا ہے کہ تمہیں اس کا فکر ہے +
جفنگ گفتن۔ بیہودہ بکواس کرنا +
ص۵ مے بردم۔ مرا مے برد +
دل تنگ۔ غمگین۔ ملول +
یکدفعہ مے ریزند... کنارہ بکشیم۔ قزاق ہم پر ایک دم لوٹ پڑیں گے اور ذلیل کریں گے + ہم کو دریا کے کنارے سے جلد علیحدہ ہو جانا چاہئے + (پریشانی کے موقعہ پر جو بے ڈھنگے جملے بولے جاتے ہیں۔ اس کو مترجم نے کس خوبی سے دکھایا ہے) +
ارامنہ۔ ارمنی کی جمع ہے +

ص ۷۵ شیرم۔ شیر من۔ میرے شیر۔ حوصلہ بڑھانے کے لئے اس کو شیر کہتا ہے +
ہر وقت گفتم۔ جو نہی میں کہوں +

ص ۷۶ بخش۔ حصہ +
اہل ولایت حساب مے شوند۔ آخر اہل وطن ہیں +
نفریں مال الخ۔ ہمیں بدنام نہ کریں۔ برا نہ کہیں +
خدمت دیوان۔ سرکاری نوکری +

ص ۷۷ سر حساب باشید۔ خیال رکھو توجہ کرو +
بگو تو بمیری۔ قسم کھاؤ۔ اپنی زندگی کی قسم کھاؤ۔ کہو۔ (اگر جھوٹ ہو تو خدا کرے) میں مر جاؤں +
سر تو۔ تیرے سر کی قسم۔ بائے قسمیہ محذوف ہے +
لوری۔ صحرا نشینوں کا ایک آوارہ گرد گروہ ہے +
ہیچ .... نمی خواہد۔ ڈرنا اور خوف کرنا ضروری نہیں۔ کوئی خطرے کی بات نہیں +
یک صفہ۔ لائن باندھ کر۔ ایک قطار میں +
بہ۔ حرف انبساط ہے۔ یہاں بطور تحقیر کے استعمال کیا گیا ہے +

ص ۷۸ قرشمال۔ ڈوم۔ بھانڈ جو طوائف کے ساتھ ہوتے ہیں۔ ایک گالی ہے +

ص ۷۸ قراسورن - فوجی گارد جو ڈاک کے ساتھ ہوتی ہے - وہ
فوجی سپاہی جو راستہ کی حفاظت کے لئے متعین ہوتے
ہیں + محسن تاثیر ؎

آخر آں چہرہ قراسورن خط خواہد شد
بسکہ خالِ تو رہِ قافلۂ مور زند

راہ دار محافظ راہ +
مے خواہی الخ - مے خواہی کہ الخ + کیا تو چاہتا ہے کہ تجھے
مار کر کتوں کی خوراک بناؤں ؟
ہار شدن - دیوانہ ہونا - سر چڑھنا +
آموختہ شدہ - سیکھے ہوئے - اسم مفعول کا یہ استعمال
محاورہ جدید میں عام ہے +
وِلت نخواہم کرد - ترا وِل نخواہم کرد + وِل کردن -
چھوڑ دینا +
مارا بکشید الخ - اگر مارا بکشید - جملہ شرطیہ ہے - اور حرف
شرط محذوف +

ص ۷۹ بچم - بچہ من +
قاچاقچیئے الخ - مال ممنوعہ کی خرید و فروخت کرنے والے
تو اس طرح نہیں ہوتے - فاعل واحد کے لئے فعل
جمع استعمال ہوا ہے +
سیاہی - دور سے کسی چیز کا دھندلا سا نظر آنا جس

ص ۷۹ سے یہ معلوم نہ ہو سکے کہ وہ چیز کیا ہے + جیسے پنجابی
میں دا آیرا کہتے ہیں +
ماچاپچی - تابع مہمل ہے +
شتر دیدی ندیدی - اونٹ دیکھا نہ دیکھا +
ضرب المثل ہے +

ص ۸۰ پا پے شدن - کسی کا تعاقب کرنا - پیچھا کرنا +
از حوصلہ در رفتہ - عاجز ہو کر - جھلا کر +
جہنم - حرف ظرفیت محذوف ہے +
ارواح پدرم - روح کی بجائے ارواح کا استعمال ہوا
ہے + (عامی)
بروز دادن - ظاہر کرنا - بتانا +
بشنوم - اس کے پہلے حرف عاطفہ محذوف ہے +
خود بدانید - اب تم جانو - (اور تمہارا کام) +
روبروے الخ - کیا ہم ایک دوسرے کے سامنے نہ
ہونگے +
دروغگی - جھوٹ موٹ +

ص ۸۱ بادروت
شاہسوند } - قبائل کے نام ہیں +
معاملۂ ماں سرنگرفت - ہمارا سودا نہ ہو سکا +

صہ ۸۱ | بال ۔ بازو +
چہ لازم کردہ الخ ۔ انہیں کیا ضرورت پڑی ہے کہ الخ +

صہ ۸۲ | ازیں قبیل ۔ ایسے ۔ ان جیسے +
نادرست ۔ بدمعاش ۔ بدروش +
قارقا بازار ۔ ایک قصبہ کا نام ہے +
جمعہ بازار ۔ وہ بازار جو جمعہ کے دن لگتا ہے +
آں طرف تر ۔ ذرا ادہر ۔ صفت کے علاوہ دوسرے کلمات
کے ساتھ علامت تفضیل کو استعمال کرنا محاورۂ
جدید ہے +
مزاق ۔ تابع مہمل ہے +
برنخورم ۔ برخورم ۔ برخوردن دوچار ہونا ۔ ملنا ۔ ملاقات کرنا ۔
صائب ؎

از تو تا دوریم از ما دور ہے گرد حیات
با تو چوں بر مے خوریم از زندگی بر مے خوریم

صہ ۸۳ | اگر می شد ۔ کاش کہ یہی ہوتا +
درۂ خوناشین ۔ کوہستان قفقاز میں ایک درہ ہے +
روئے الاغ ۔ گدھے پر سوار +
چاہ انبار ۔ کھتے ۔ وہ گڑھے جو غلہ کی حفاظت کیلئے
کھودتے ہیں +

صـ۸۳ تاپو - غلہ رکھنے کا کھتہ - پنجابی (گہی - کوٹھی) +
محال دیزاق - علاقہ دیزاق (جو ایک شہر کا نام بھی ہے) +

صـ۸۴ بے خود - اکیلا - تن تنہا +
رو - طنزاً کہا گیا ہے +
دست و پا زدن - کوشش وسعی کرنا + سعید اشرف سہ
برائے پردہ پوشی کسی چہ دست و پا زند اشرف
بدیوانے کہ از اعضائے خود باشد گوا آنجا
نیفت - باید کہ نیفتی - ہمت نہ ہاریو - گھبرا کر دل نہ چھوڑیو
اپنی جگہ سے نہ ہلیو +
جلو گرفتن - سامنے اور روک کر کھڑے ہو جانا +
ایں درہ بمانند - دریں درہ بمانند + حرف جار
محذوف ہے +
تا چشم شاں کور شود - جب تک کہ انکی آنکھیں اندھی نہ
ہو جاویں - یعنی وہ مر نہ جاویں +
کوبیدہ شدہ - تھکا ہوا - دیکھو نوٹ صفحہ +

صـ۸۵ میزنم تاں ہا - شما را مے زنم ہا تنبیہ کے لئے ہے +
دیگر ما کہ الخ - کہ تاکید کے لئے ہے - اب ہم نے تمہارے
خلاف تو کوئی بات کی نہیں ہے + (دیکھو فرہنگ صفحہ ۱۴)
راستش را بگو - سچ سچ بات کہو +

ص ۸۵ طوغ - ایک جگہ کا نام ہے - وہاں کے باشندوں کو
طوغی کہتے ہیں +
درو کردن - فصل کاٹنا +
دروِ ماں - ہماری کٹائی +
نمے رویم خانۂ ماں - بہ خانۂ ما مے رویم +
سرِ ما مے پیچانید - مجھے دھوکا دینا چاہتے ہو - میرے
خیال کو بدلنا چاہتے ہو +
کہ چہ - یعنی چہ - اس کا مطلب کیا ہے ؟
شل و گول - شل - دست و پائے فالج زدہ +

ص ۸۶ داس - درانتی +
ایں - مشار الیہ محذوف ہے +
ہیچ سرم نمے شود - میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا +
سر در بردن - سمجھنا - معلوم کرنا +
باج بدہ - باج دہ - باج گذار - محصول ادا کرنے والے +
توجیہ بدہ - توجیہ دہ - توجیہ - مالیہ - محصول زرع +
بیگار - بے اجرت کام کرنا +
حول و حوش - گرد و نواح +
کسے گفتہ باشد الخ - اگر کسے گفتہ باشد و تو شنیدہ باشی +
قوروش - قرش ایک عثمانی سکہ ہے +

صہ۸۷ پشیمانباشد - جملہ شرطیہ ہے - اور حرفِ شرط اگر محذوف +
گیر آمدن - حاصل شدن +
مے خواہید... باور کنم - مے خواہید کہ الخ +
مات ماندہ ام - حیران ماندہ ام +

صہ۸۸ ایں راہ ... باشد - یہ راستہ تمہارا ہی سہی - آجکل مال عموماً حرف اضافت کے طور پر استعمال ہوتا ہے "مال فرانسہ" فرانس کا +
ہرگز - نفی کی تاکید کے واسطے مستعمل ہوتا ہے +
خوب ... کردہ اید - طنزاً کہتا ہے +
حساب ... مے کنی - خیال مے کنی حساب بمعنے خیال +
ملا ہاتفی ؎
بمردن کن امروز آنساں حساب
کہ فردا تو اینشں گفتن جواب
خانۂ مردم خراب کن - لوگوں کے گھر لوٹنے والا +
چوبِ دار - پھانسی +

صہ۸۹ بیک پول نمے ارزد - بے قیمت ہے فضول ہے +
از یراق ... بروید - اپنے ہتھیار ڈال دو +
بُرّندہ - کاٹنے والا - ہتھیار وغیرہ +

صـ۸۹ | آتش کردن - انگریزی فعل "فایر" کا ترجمہ ہے بندوق وغیرہ کا چلانا - یہ محاورہ پہلے مطلق آگ لگانے کے معنوں میں استعمال ہوتا تھا - سلمان ؎

ز آب رز در مجلس باغ آتشے کن کیں زماں
شاخ عریان است و سرما بر متابد بیش ازیں

خود بداں - تمہاری مرضی +

غلط خوردن - بمعنے غلطیدن - لیٹ جانا - گر پڑنا - عموماً غلطیدن آتا ہے - خوردن کا استعمال یہاں غلط ہے - دیکھو بہار عجم (غلط) +

صـ۹۰ | بدو - دویدن سے امر حاضر ہے +

ہے ہے - کلمہ تنبیہ ہے +

فوہ - حقارت آمیز کلمۂ تعجب ہے +

جار - ترکی لفظ ہے بمعنے دستہ - نادرشاہ کی فوج میں ایک دستہ کا نام "جارچی" تھا - جس کا کام بادشاہ کے احکام کا فوجوں میں اعلان کرنا تھا - (بہار) +

بریم - بر دویم - گھبراہٹ اور پریشانی میں واو حذف کر دی گئی ہے +

صـ۹۱ | مو و را و ... گیرند - مطابق قواعد گیرد ہونا چاہئے تھا لیکن محاورۂ جدید میں یہ عام ہے +

ص۹۱ مقصر۔ قصور دار +

ص۹۲ چانہ (ٹھوڑی) زدن ۔ بکواس کرنا۔ فضول گفتگو کرنا۔ چانہ
بے جا زدن بھی آتا ہے + محسن تاثیر سے
واعظ ایں سنت تحت الحنکت دانی چیست
چانہ بندی است کہ ہر چانۂ بیجا نہ زنی
رفیقہات را بگو ۔ اپنے ساتھیوں کا پتہ دے +
دزدان ارامنۂ اکلیس ۔ وہ چور جنہوں نے اکلیس
کے ارمنیوں کو لوٹا ہے۔ اکلیس ایک شہر کا نام ہے۔
جس میں ارمنی بستے ہیں۔ اور ریشم کی تجارت میں مشہور
ہیں +
ازم ۔ ازمن ۔ جار کے ساتھ ضمیر منفصل کا استعمال
محاورہ جدید میں عام ہے +
آنہا کیست ۔ دیکھو ضمیر جمع کے لئے وہ کلمہ ربط،،
(قائم مقام فعل) واحد آیا ہے +
دروگر ۔ کسان ۔ کھیت کاٹنے والے +

ص۹۳ دست ایں الخ ۔ دست کے پہلے حرف جار محذوف ہے +
وانمود شے کردند ۔ وانمودند ۔ ظاہر کردند +
التماس التجا ۔ واو عاطفہ محذوف ہے +
ہمیں حالا ۔ ابھی ۔ اسی وقت ۔ فوراً +

ص ۹۳ سر در بردن - سمجھنا - معلوم کرنا +
ہر سہ تاش - تینوں کو - تش کا مرجع حاجی و زراعین طورغ ہے +

ص ۹۴ از سرِ مو تا نوکِ ناخنِ پا - مو بہ مو - من وعن + کچا چٹھا +
دف و دائرہ - دف و چنبر +
خواندن - گانا +

ص ۹۵ گردش گردیدن سے حاصل مصدر ہے - یہاں بمعنے آوارہ گردی - بے راہ روی - اور لوٹ مار استعمال ہوا ہے +
دست بنفتی ... بگیرندت - تو سرکاری افسروں کے ہاتھ میں پڑ جائے - اور وہ تمہیں گرفتار کریں +
مِن بعد - اس کے بعد +
دزدی مزدی - چوری چکاری - مزدی تابع مہمل ہے +
چنداں نقلے ہم ندارد ابع - اتنا مشکل و اہم کام نہیں کہ تو بھی رضا سے اجازت نہ دیوے + دیکھو فرہنگ صفحہ ۵۸ لفظ ہم نقلے ندارد +
مایہ - راس المال - اصل و مادۂ چیزے (بہارِ عجم) +
قسمت - حصہ +

ص ۹۵ گوش مے دادم نے رفتم - حرف عاطفہ محذوف ہے
گوش مے دادم و نمے رفتم +

ص ۹۷ تنبیہ دارد - جرم کی بات ہے +
راستش (راستش این است) - سچی بات تو یہ ہے +
ماچ کردن - چومنا - بوسہ لینا - ماچیدن بھی آتا ہے +
فوقی یزدی سے فوقیا مے ماچمت بہا کہ غیر از تو کرا
درمزخرف نشأ صات حقیقت دادہ اند
قربانت برم - قربانت بروم - دیکھو نوٹ صفحہ ۹۰ +
تو کار نداشتہ باش - تم اس کی پرواہ نہ کرو - تم اس
بارے میں کچھ نہ کرو +
بگوید الخ - بگوید الخ +
احتیاط کردن - ڈرنا - فکر کرنا +
برات - برائے تو +
سیہ روز - ماتمی و مصیبت زدہ + ابوطالب کلیم سے
چشمت غم آں زلف سیہ روز ندارد
از ماتم ہمسایہ دریں خانہ خبر نیست
منکہ - کاف تاکید کے لئے ہے +

ص ۹۸ کدام دہ گیر کردہ - کسی گاؤں میں کسی کام کے لئے
رُک گیا ہوگا +
محصل - تحصیلدار - مالیہ و ٹیکس وصول کرنیوالا افسر

ص ۹۸ | جو عموماً سخت گیر واقع ہوتا ہے +
سرما... تیار - ہمارا مغز نہ کھپا +
دور تا دور - گرداگرد +

ص ۹۹ | تخفیف تنبیہ خود الخ - اپنے جرم کی تخفیف کے لئے بہتر ہے کہ اپنے ساتھیوں کا پتہ بتا دیوے +

ص ۱۰۰ | کاغذ رضامندی - خوشنودی مزاج کا پروانہ سرٹیفکیٹ +
مدال - میڈل - تمغہ +
سرتیپ - کپتان +
برات - حصہ - بخرا - وہ چٹھی جو خزانچی و گودامی کے نام روپے وغیرہ دینے کے واسطے لکھی جائے - بل +
شہادت نامہ - سرٹیفکیٹ - سند +
درین دفتر نفوس - مردم شماری کے رجسٹر میں +
حالا... پامال - اب یہ شخص میری شرافت کو بٹا لگانا چاہتا ہے - پامال کرنا چاہتا ہے +
بالمرہ - فوراً - دفعتہً +

ص ۱۰۱ | از ما کہ گذشتہ اند - ہمیں چھوڑ کر +

ص ۱۰۲ | تر اکہ - کاف تاکید کے لئے ہے +
لنگ کردن - ٹھیرنا - قیام کرنا - لنگ جائے مقام کردن در سفر + صائب ـــ ۵

ص۱۰۲ اشکم بہ سرکوے تو پیوستہ روان است
این قافلہ تا روز جزا لنگ ندارد
لیکن یہاں متعدی معنوں میں ہے + یعنی ٹھہرانا۔ روکنا +
قربون سرت - قربان سرت۔ سوقی لہجہ ہے +

ص۱۰۳ **گمرک خانہ** - چونگی خانہ۔ حاجی اپنی خدمات کا اظہار کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ میں پنجاہ تومان ہر سال چونگی کا محصول ادا کرتا ہوں۔ گویا حکومت پر یہ احسان کرتا ہوں +
بلے الخ - طنزاً کہا گیا ہے +
بلے بادشاہ - یہ بات بھی بجا لنگ طنزاً کہتا ہے +

ص۱۰۵ **قربون سرت** - دیکھو نوٹ صفحہ ۱۰۲ +
سر بار - سر بمعنئے بر +
سر اسب - بر اسب +

ص۱۰۶ **گیر آمدن** - پکڑا جانا +
بفرست... بیاورند - بفرست کہ الخ +
خجالت کشیدن - خجالت (بمعنے شرم وحیا) غلط العام ہے۔ صحیح خجلت ہے (بہار) فارسی میں کشیدن کے ساتھ بھی مستعمل ہے + مرزا صائب ؎

ص۱۰۶ اگرچہ سرو دارد از ازل منشور رعنائی
بجاے خود خجالت میکشد از نخل بالایش
خواجہ سلمان ؎
گرچنیں نرگس مست تو بہ بیند درخواب
چہ خجالت کہ کشد نرگس مخمور از تو
بہ سرِ خودت - تیرے سر کی قسم +

ص۱۰۷ گیر آوردن - حاصل کردن +
قول - وعدہ + قول دادن - وعدہ کرنا +
سر بادشاہ تصدق کن - بادشاہ کے سر کا صدقہ +

ص۱۰۸ کاغذ مے دہم - ضمانت مے دہم + کاغذ - ضمانت نامہ
تمسک +
بالا - حکام بالا - افسران بالا دست +
زاکون - روسی لفظ بمعنے قاعدہ وضابطہ قوانین +
روے پا - بر پا - پاؤں پر - "روے" بمعنی "بر"، محاورہ
جدید ہے +
شمار ادعا الخ - براے شما دعا الخ +

ص۱۰۹ مالم نرسد مے میرم - حرف شرط محذوف ہے - اگر مالم
(مال من) ملے نرسد مے میرم +

ص۱۰۹ | مے خواہی بمیر الخ۔ خواہ مرو خواہ زندہ رہو +

ص۱۱۰ | فرماں بردن۔ حکم ماننا +
صداقت اندیش۔ خیراندیش۔ خیرخواہ +
از و خوب متوجہ مے شوی۔ اس کی طرف اچھی طرح خیال رکھنا +
نمے گذارم الخ۔ نمے گذارم کہ الخ۔ فعل حال بمعنے فعل مستقبل ہے +

ص۱۱۱ | دَلہ۔ مکار۔ حیلہ گر۔ عیار۔ منافق۔ چور۔ اچکا +
بے عرضگی۔ بے انتظامی +

تمام شد

{بقلم محمد صادق۔ صدیقی۔ منشی فاضل
بتاریخ ۷۔ نومبر ۱۹۲۱ء باتمام رسید}

مکتبۂ ابراہیمیہ حیدرآباد دکن (اسٹیشن روڈ)